e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 347 Sunday , September 20 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۴۷) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۰-ستمبر ۲۰۲۶ء مطابق ۷/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ریجی نگر ضمنی انتخاب: ربیع العالم چودھری کا یو-ٹرن

مرشد آباد (ایجنسی) مغربی بنگال کے مرشد آباد ضلع کی ریجی نگر اسمبلی سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب سے قبل کافی ہلچل دیکھنے کو ملی۔ ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس کے امیدوار ربیع العالم چودھری نے نامزدگی واپس لینے کا اپنا فیصلہ بدل لیا ہے۔ پہلے کچھ میڈیا رپورٹس میں پرچۂ نامزدگی واپس لینے کی خبر شائع کی گئی تھی، لیکن وہ پرچہ 3 بجے واپس لینے والے تھے۔ پھر اچانک انہوں نے ممتا بنرجی کی ہدایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نام واپس نہ لینے کا فیصلہ کیا۔ انتخاب لڑنے کے فیصلے کے بعد ربیع العالم چودھری نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "یو ٹرن لینے کی صرف ایک وجہ ہے، ہماری لیڈر ممتا بنرجی نے ہمیں انتخاب لڑنے کی ہدایت دی ہے۔ ہم ممتا بنرجی کے سپاہی ہیں، اس لیے ہم انتخاب لڑیں گے..." واضح رہے کہ اس سے قبل نندی گرام سے سنچیتا پردھان نے اپنا نامزدگی فارم واپس لے کر ممتا بنرجی کو جھٹکا دیا تھا۔

ڈی یو طلبہ یونین پر اے بی وی پی کا قبضہ، تین عہدوں پر کامیابی

نئی دہلی۔ دہلی یونیورسٹی طلبہ یونین (DUSU) کے انتخابات میں اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے تین اہم عہدوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اے بی وی پی کے ٹیش ڈباس صدر منتخب ہوئے ہیں، جبکہ ریا چھاوڑی نے سکریٹری اور لکش راج سنگھ نے جوائنٹ سکریٹری کے عہدے پر کامیابی حاصل کی ہے۔ نائب صدر کے عہدے پر آزاد امیدوار دیپانشو شوقین نے کامیابی حاصل کی۔ انہیں 30 ہزار سے زائد ووٹ ملے۔ گزشتہ 17 برس میں یہ پہلی مرتبہ ہے جب ڈی یو ایس یو کے مرکزی پینل میں کسی آزاد امیدوار نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے قبل 2009 میں آزاد امیدوار منوج چودھری اور 1991 میں راجیو گوسوامی ڈی یو ایس یو کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ کانگریس کی طلبہ تنظیم این ایس یو آئی (NSUI) کو انتخابات میں ایک بھی عہدہ حاصل نہیں ہوا۔ ڈی یو ایس یو انتخابات کے لیے جمعہ کو دہلی یونیورسٹی کے 52 کالجوں میں ووٹنگ ہوئی تھی۔

موسمیاتی انصاف کیلئے عالمی تعاون ناگزیر: سی جے آئی

سپریم کورٹ نے آلودگی سے پاک ماحول کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا ہے: سوریہ کانت، ہندوستان نے ترقی کے ساتھ ماحولیات کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا: پی ایم مودی

نئی دہلی، (یو این آئی) چیف جسٹس جسٹس سوریہ کانت نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان کی سپریم کورٹ نے گزشتہ چند دہائیوں میں آلودگی سے پاک ماحول کے حق کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا ہے اور ماحولیاتی صحت سے متعلق احتیاطی تدابیر کا اصول، آلودگی پھیلانے والے پر ادائیگی کی ذمہ داری کا اصول، مطلق ذمہ داری اور پبلک ٹرسٹ کے اصول جیسے اہم اصول وضع کیے ہیں۔ وہ یہاں نیشنل گرین ٹربیونل (این جی ٹی) کی جانب سے منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ ماحولیات اور آب وہوا کی رفتار کے مستقبل کے موضوع پر منعقدہ اس کانفرنس کے افتتاحی سیشن میں وزیراعظم نریندر مودی مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے ماحولیات، جنگلات و موسمیاتی تبدیلی کے وزیر بھوپیندر یادو، اٹارنی جنرل آر وینکٹا رمانی اور این جی ٹی کے چیئرمین جسٹس پرکاش شریواستو نے بھی خطاب کیا۔ وزیراعظم نے این جی ٹی ایپ کا بٹن دبا کر افتتاح کیا جس میں صارف این جی ٹی کے تمام معاملات کی صورتحال اور پیشرفت وغیرہ کی معلومات اپنے موبائل پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کانفرنس میں سپریم کورٹ کے ججز، 17 ممالک کے جج، عدالتی حکام، گرین ٹربیونلز کے عدالتی حکام، وکلا، ماہرین ماحولیات اور ماہرین شرکت کر رہے ہیں۔ جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ موسمیات کے حوالے سے ہندوستان کے عدالتی فلسفے نے لوگوں کے موسمیات سے متعلق حقوق کو آئینی نقطہ نظر سے مزید وضاحت فراہم کی ہے۔ قانون کے تحت عدالت نے تسلیم کیا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کے منفی اثرات مساوات، روزی روٹی اور صحت سے متعلق بنیادی حقوق کو متاثر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے عالمی ماحولیاتی تحفظ کو مضبوط بنانے کے لیے عدالتی اجتماعی ضمیر، سائنسی علم اور بین الاقوامی تعاون کی اپیل کی۔

وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان نے اپنی اقتصادی ترقی کو رفتار دینے کے ساتھ ساتھ فطرت کی صحت کا بھی پورا خیال رکھا ہے۔ ماحولیات اور آب وہوا کی رفتار کے مستقبل پر منعقدہ اس کانفرنس میں 17 ممالک کے جج، عدالتی حکام، وکلا، ماہرین ماحولیات اور ماہرین شرکت کر رہے ہیں۔ افتتاح میں چیف جسٹس سوریہ کانت، ماحولیات و جنگلات کے وزیر بھوپیندر یادو اور این جی ٹی کے چیئرمین پرکاش شریواستو کی موجودگی میں

نیشنل گرین ٹربیونل کی جانب سے دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ

وزیراعظم نے این جی ٹی ایپ کا بٹن دبا کر افتتاح کیا جس میں صارف این جی ٹی کے تمام معاملات کی صورتحال اور پیشرفت وغیرہ کی معلومات اپنے موبائل پر حاصل کر سکتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا، "ہماری ترقی تیز رفتار بھی ہے اور صحت مند بھی۔" انہوں نے کہا کہ گزشتہ 12 سال میں ان کی حکومت نے شمسی توانائی اور گرین انرجی کے شعبے میں بے مثال کام کیے ہیں، آبی گزرگاہوں اور ریلوے لائنوں کی ترقی اور برق کاری، میٹرو ریلوے نیٹ ورک کی توسیع اور الیکٹرک گاڑیوں کے تیز تر استعمال سے کاربن کے اخراج میں کمی آئی ہے۔ گھنے جنگلاتی علاقوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے اتھرو وید کے منتر "ماتا بھومی: پترو اہم پرتھویا:" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی تہذیب میں زمین کو ماں کے روپ میں دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان، جی-20 میں واحد ایسا ملک ہے جس نے پیرس موسمیاتی کانفرنس (کاپ-21) میں کیے گئے تمام وعدوں (قومی عہد بستگیوں) کو وقت سے پہلے پورا کر کے دکھایا ہے۔" انہوں نے کہا، "گزشتہ 12 سال میں ماحولیات سے جڑے ہر شعبے میں... ہندوستان نے غیر معمولی پیشرفت کی ہے۔ ہندوستان یہ دکھا رہا ہے کہ ترقی اور ماحولیاتی استحکام ساتھ ساتھ کیسے چل سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے قابل تجدید توانائی کے ذرائع کی ترقی پر بڑی توجہ دی ہے اور اس سمت میں اٹھائے گئے اقدامات نے ماحولیاتی تحفظ میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔

افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر بھوپیندر یادو نے وزیراعظم مودی کی قیادت میں موسمیات سے متعلق ہندوستان کے وعدوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ایک پائیدار، مضبوط اور منصفانہ مستقبل کے لیے اجتماعی کارروائی کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 12 سال میں رکازی ایندھن کے علاوہ دیگر ذرائع سے بجلی کی پیداوار کی قائم شدہ صلاحیت 54.18 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جو 2030 تک کے لیے مقررہ 50 فیصد کے ہدف سے زیادہ ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ہندوستان قابل تجدید توانائی کی قائم شدہ صلاحیت کے معاملے میں عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر ہے اور شمسی توانائی کے شعبے میں دنیا کی دوسری سب سے بڑی ترقی پذیر مارکیٹ ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اقتصادی ترقی اور موسمیاتی اقدام ایک ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ انہوں نے جنگلی حیات اور ماحولیاتی نظام کے تحفظ میں ہندوستان کی کامیابیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ ان میں چیتا کی بحالی کا پروگرام، گریٹ انڈین بسٹرڈ کے تحفظ کے لیے تحفظ و افزائش نسل کا پروگرام نیز جنگلات، گھاس کے میدانوں اور دلدلی زمینوں کے تحفظ اور ان کی بحالی جیسی کوششیں شامل ہیں۔

اندور میں پانچواں 'چھاتروں کی گونج'

'ملک پر سسٹم کا قبضہ، یہ اندھ بھکت پیدا کر رہے ہیں'

راہل گاندھی کا برسراقتدار طبقہ پر سنگین الزام، سرِ ہم سسٹم سے ہار گئے، طلبا نے کانگریس لیڈر کے سامنے بے بسی کا کیا اظہار

اندور (ایجنسی) اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران راہل گاندھی نے برسراقتدار طبقہ پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ "ملک پر سسٹم کا قبضہ ہے، جس کے ٹاپ پر 6 لوگ بیٹھے ہیں۔" انھوں نے ان 6 لوگوں کی تفصیل بھی بیان کی اور بتایا کہ سب سے پہلے مقام پر نریندر مودی ہیں، جو سسٹم کو چلاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر امت شاہ کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ ملک کو بھڑکاتے ہیں اور اسٹوڈنٹس کی پٹائی کرواتے ہیں۔ اجیت ڈوول سے متعلق انھوں نے کہا کہ وہ نریندر مودی اور امت شاہ کو ہر طرح کی جانکاری دیتے ہیں۔ چوتھے مقام پر انھوں نے آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا نام لیا، جو نظریات کی باتیں کرتے ہیں۔ پانچویں اور چھٹے مقام پر اڈانی-امبانی کا نام لیا، جن کے بارے میں کہا کہ وہ پورے سسٹم کو فائنانس کرتے ہیں۔

راہل گاندھی نے اندور میں 'سسٹم' پر زوردار حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سسٹم میں بیٹھے لوگ اپنے بچوں کو باہر پڑھانے بھیج رہے ہیں اور ہندوستان کے نوجوانوں کو 'اندھ بھکت' بنا رہے ہیں۔ انھوں نے مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ سچن تندولکر اور کپل دیو جیسی کرکٹ کی ہستیوں کے ہوتے ہوئے امت شاہ نے اپنے بیٹے (جے شاہ) کو پورے ہندوستان کا کرکٹ سونپ دیا ہے۔ یہی مودی کا سسٹم ہے، اور سسٹم نے امت شاہ کے بیٹے کو کرکٹ کا پورا ٹھیکہ دے دیا ہے۔

"اسٹوڈنٹس ہندوستان کے مستقبل ہیں، ان کے بغیر ملک مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اسٹوڈنٹس کے اندر تجسس ہوتا ہے، وہ نفرت نہیں کرتے، نرم گفتار ہوتے ہیں، بے خوف ہوتے ہیں، صابر ہوتے ہیں، ایماندار ہوتے ہیں۔ لیکن آج ہندوستان کے اسٹوڈنٹس خوش نہیں ہیں، کیونکہ وہ پریشان ہیں، ان کے اوپر بہت دباؤ ہے، انھیں مستقبل روشن دکھائی نہیں دے رہا۔" یہ تبصرہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج مدھیہ پردیش کے اندور میں 'چھاتروں کی گونج' تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے ہزاروں طلبا و نوجوانوں کی موجودگی میں سسٹم کے ذریعہ طلبا کو ہراساں کیے جانے کی تفصیل بیان کی۔

آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے بارے میں بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "موہن بھاگوت جی نظریات اور آئیڈیولوجی کی بات کرتے ہیں۔ ان کی تنظیم کو ہزاروں کروڑ روپے دیے جاتے ہیں جس سے وہ اسکول، کالجز اور دیگر انسٹی ٹیوشن چلاتے ہیں۔" صنعت کاروں گوتم اڈانی اور انل امبانی سے متعلق انھوں نے کہا کہ یہ لوگ فائنانس کرتے ہیں۔ جو بھی پیسہ کانٹریکٹ وغیرہ سے یہ کماتے ہیں، سبھی گھما کر بی جے پی کو دے دیا جاتا ہے، جس سے نریندر مودی کی مارکیٹنگ ہوتی ہے اور پورا سسٹم چلتا ہے۔ راہل گاندھی یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس لیئر کے نیچے الگ الگ لوگ ہیں اور مختلف اداروں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ مثلاً بزنس، عدلیہ، بیوروکریسی، ایجوکیشن، میڈیا، انٹرٹینمنٹ، اسپورٹس... ہر ادارہ پر سسٹم نے اپنا ایک نہ ایک آدمی بیٹھا رکھا ہے۔ مثال پیش کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں سچن تندولکر، کپل دیو اور دیگر کرکٹرس کے ہوتے ہوئے سسٹم نے امت شاہ کے بیٹے کو کرکٹ کا پورا ٹھیکہ دے دیا ہے۔

مدھیہ پردیش کے آگر مالوا میں خوفناک حادثہ

عقیدت مندوں سے بھری کار برساتی نالے میں بہہ گئی، 8 افراد کی موت

آگر مالوا (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے آگر مالوا ضلع میں ایک دردناک حادثہ پیش آیا ہے۔ جس میں ہفتے کے روز نل کھیڑا میں واقع 'ماں بگلامکھی مندر' کے قریب برساتی نالے میں عقیدت مندوں سے بھری ایک کار بہہ گئی۔ حادثے میں کار سوار 8 افراد کی موت ہو گئی۔ مہلوکین میں 3 بچے، 2 خواتین اور 3 مرد بتائے جا رہے ہیں۔ فی الحال مہلوکین کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ کار میں سوار عقیدت مند نل کھیڑا واقع 'ماں بگلامکھی مندر' میں درشن کے لیے پہنچے تھے۔ اسی دوران مندر کے قریب موجود برساتی نالے کو عبور کرتے وقت ان کی کار اچانک پانی کے تیز بہاؤ کی زد میں آ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پانی کا بہاؤ اتنا تیز ہو گیا کہ کار نالے میں بہہ گئی۔

بتایا جا رہا ہے کہ بارش کے بعد برساتی نالے میں پانی کا بہاؤ کافی تیز تھا۔ اسی دوران کار ڈرائیور نے نالے کو پار کرنے کی کوشش کی۔ پانی کی تیز دھار میں گاڑی بے قابو ہو گئی اور بہہ گئی۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ حادثے کا شکار ہونے والی کار کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ اس کا نمبر مدھیہ پردیش کا ہی ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی انتظامیہ کے افسران اور ریسکیو ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ نالے میں بہہ جانے والی کار اور اس میں سوار افراد کی تلاش کے لیے فوری طور پر امدادی کارروائی شروع کی گئی۔ ریسکیو ٹیم نے نالے کے آس پاس کے علاقے میں بھی تلاشی مہم چلائی۔ ایک آفیسر نے بتایا کہ لاشوں کو باہر نکال لیا گیا ہے، لاشوں کی شناخت کی جا رہی ہے، اور سبھی لاشوں کا پوسٹ مارٹم بھی کرایا جائے گا۔ انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ نالے کے قریب نہ جائیں۔ حادثے کی خبر پھیلتے ہی بڑی تعداد میں مقامی افراد جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ موقع پر عوام کے جم غفیر کی وجہ سے افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ انتظامیہ کی جانب سے حالات پر قابو پانے اور راحت رسانی مہم کو بہتر طریقے سے چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مشن روزگار کے تحت یوپی پبلک سروس کمیشن کا افتتاح

818 نوجوانوں کو تقرری خطوط تقسیم، اگلے 6 ماہ میں ایک لاکھ سے زائد نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دیں گے: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جب ریاست کے نوجوانوں کو نوکریاں ملتی ہیں تو ریاست ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ 2017 سے پہلے اور آج کے حالات میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اتر پردیش حکومت کے مختلف محکموں میں اب تک 9.5 لاکھ نوجوانوں کو شفاف طریقے سے تعینات کیا گیا ہے۔ تقرری خطوط کی تقسیم کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم اگلے چھ مہینوں میں اتر پردیش میں ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے جا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں مشن روزگار کے تحت اتر پردیش پبلک سروس کمیشن اور اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کی طرف سے منصفانہ اور شفاف عمل کے ذریعے مختلف محکموں میں منتخب کیے گئے 818 امیدواروں کو تقرری خط تقسیم کرنے کے بعد منعقدہ ایک پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ ان میں ووکیشنل ایجوکیشن، اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ ڈیپارٹمنٹ، مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیپارٹمنٹ، آیوش ڈیپارٹمنٹ اور میڈیکل، ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں مختلف آسامیوں کے لیے منتخب امیدوار شامل ہیں۔

پروگرام میں مشن روزگار کے تحت منصفانہ، شفاف، فراڈ سے پاک اور مقررہ وقت پر بھرتی کے عمل کے ذریعے امیدواروں کو دی جانے والی ملازمتوں سے متعلق ایک مختصر فلم دکھائی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج مشن روزگار کے تحت 818 نوجوان اپنی محنت کا صلہ تقرری خطوط کی صورت میں حاصل کر رہے ہیں۔ اگلے دن تقرری خطوط کی تقسیم کے پروگرام کے دوران تقریباً 1000 افراد میں تقرری خط تقسیم کیے جائیں گے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ آج وزیر اعظم 51000 نوجوانوں کو تقرری نامہ تقسیم کرنے کا پروگرام بھی منعقد کر رہے ہیں۔ اتر پردیش حکومت کا براہ راست حصہ بن کر، نومنتخب نوجوان اپنی صلاحیتوں اور خدمات کا فائدہ ریاست کے 250 ملین لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ باصلاحیت نوجوانوں کو مواقع فراہم کرنے سے ریاست مزید مضبوط ہوگی۔ جب باصلاحیت نوجوان ریاست کی طاقت بنیں گے تو اتر پردیش خود کو ہندوستان کی نمبر ایک معیشت کے طور پر قائم کرے گا اور ہر میدان میں نئی شناخت بنائے گا۔

منصفانہ اور شفاف بھرتی کے عمل کے لیے اتر پردیش پبلک سروس کمیشن اور اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کے چیئرپرسنز اور تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب بھرتی بورڈ اور کمیشن حکومت کی کسی سیاسی پالیسی کا شکار نہیں ہوتے ہیں اور شفاف اور صاف ستھرے عمل کے ذریعے امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں، تو وہ مثبت نتائج حاصل کرتے ہیں۔ آج کا تقرری خط تقسیم پروگرام اس کی واضح مثال ہے۔

محکمہ پولیس میں 31 ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کا تبادلہ

لکھنؤ۔ اتر پردیش پولیس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک بڑے انتظامی ردوبدل میں، 31 ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایڈیشنل ایس پیز) کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ جاری لسٹ کے مطابق اکھلیش سنگھ کو اناؤ سے ہردوئی، سبھاش چندر گنگوار کو مراد آباد ٹریفک سے پی ٹی سی مراد آباد، مکیش چندر مشرا کو بریلی سے گورکھپور اور نتیش سنگھ کو مرزا پور سے گونڈا ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ رادھے شیام رائے کو ایودھیا، ایودھیا پرساد سنگھ گورکھپور (کرائم)، یوگیندر سنگھ اول مرزا پور، سدھیر جیسوال ایودھیا (ٹریفک) اور پون گوتم کاس گنج کے ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ جتیندر کمار دوبے کو یو پی سی ایل ہیڈ کوارٹر، لکھنؤ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ جوگیندر لال کو UP-112 ہیڈ کوارٹر، لکھنؤ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ راگھویندر سنگھ کو اے ٹی ایس، لکھنؤ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس مقرر کیا گیا ہے۔

نندی گرام ضمنی انتخاب

کانگریس امیدوار کو عدالت نے 14 دنوں کیلئے جیل بھیجا

ملن پردھان کی گرفتاری جمہوریت کا قتل: راہل، کھرگے، نندی گرام میں بی جے پی پر ووٹ چوری کا الزام

کولکاتہ (ایجنسی) ہلدیا سب-ڈسٹرکٹ کورٹ نے نندی گرام اسمبلی ضمنی انتخاب سے قبل گرفتار کیے گئے کانگریس امیدوار ملن پردھان کو 14 دن کی تحویل میں جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ جمعہ کو پولیس نے ملن پردھان کو قتل اور قتل کی کوشش سمیت 4 پرانے مقدمات میں گرفتار کیا تھا۔ اس گرفتاری کے بعد بنگال کی سیاست گرم ہو گئی تھی۔ کانگریس نے الزام لگایا تھا کہ ممتا بنرجی کی جانب سے حمایت کے اعلان کے بعد یہ گرفتاری عمل میں آئی ہے اور یہ مکمل طور پر سیاسی انتقام کا معاملہ ہے۔ بہرحال، ہفتہ کو عدالت میں پیشی کے دوران گرفتار کانگریس امیدوار ملن پردھان نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی خوف زدہ ہے، اس لیے اچانک اس طرح کی کارروائی ہوئی ہے۔ ملن کی گرفتاری کے خلاف ہفتہ کو ہلدیا سب-ڈسٹرکٹ کورٹ کے احاطہ میں کانگریس کارکنوں اور حامیوں نے احتجاج بھی کیا اور بی جے پی کے خلاف نعرے بازی کی۔ اب جبکہ عدالت نے ملن پردھان کو 14 دنوں کے لیے جیل بھیج دیا ہے، تو ان کے لیے انتخابی تشہیر کرنا ممکن دکھائی نہیں دے رہا۔ حالانکہ وہ جیل میں رہ کر انتخاب لڑ سکتے ہیں اور ان کے ساتھ انتخابی تشہیر کا عمل انجام دے سکیں گے۔

کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے ہفتہ کو نندی گرام اسمبلی ضمنی انتخاب کے سلسلے میں کانگریس امیدوار ملن پردھان کی گرفتاری پر بھارتیہ جنتا پارٹی پر شدید حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ یہ کارروائی "ووٹ چوری" اور "چناو چوری" کی ایک کھلی کوشش کا حصہ ہے اور انہوں نے حکمراں جماعت پر مغربی بنگال میں جمہوریت کے قتل کا الزام لگایا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک سخت پوسٹ میں، کھرگے نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپوزیشن امیدوار کو نشانہ بنانے کے لیے ایجنسیوں کا غلط استعمال کر رہی ہے، اور دعویٰ کیا کہ حکمراں جماعت اتنی غیر محفوظ ہو چکی ہے کہ وہ ضمنی انتخاب میں بھی اس طرح کے ہتھکنڈوں کا سہارا لے رہی ہے۔ کھرگے نے کہا، "نندی گرام میں کانگریس امیدوار ملن پردھان کی گرفتاری ووٹ چوری اور چناو چوری کی ایک کھلی کوشش ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "بی جے پی اتنی غیر محفوظ ہے کہ ضمنی انتخاب میں بھی وہ اپوزیشن امیدوار کو نشانہ بنانے اور گرفتار کرنے کے لیے ایجنسیوں کا غلط استعمال کر رہی ہے۔" کھرگے نے وزیراعظم نریندر مودی پر بھی ہندوستان کو "جمہوریت کی ماں" کے طور پر بیان کرنے پر نشانہ بنایا، اور اس جملے کا موازنہ اس سے کیا جو انہوں نے الزام لگایا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کا طرز عمل ہے۔ کانگریس صدر نے کہا، "وزیراعظم ہندوستان کے جمہوریت کی ماں ہونے کی ڈینگ مارتے ہیں۔ بی جے پی مغربی بنگال میں جو کر رہی ہے وہ جمہوریت کا قتل ہے۔"

مرکزی حکومت نے 14 نئے ججوں کی تقرری کو دی منظوری

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی حکومت نے ہفتہ کے روز مختلف ہائی کورٹ میں 14 ججوں کی تقرری کو منظوری دی ہے۔ مرکزی وزیر قانون و انصاف (آزادانہ چارج) ارجن رام میگھوال نے اس کی اطلاع دی۔ ارجن رام میگھوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ججوں کی فہرست جاری کرتے ہوئے لکھا کہ ہندوستانی آئین کے ذریعہ عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور ہندوستان کے چیف جسٹس سے مشورہ کے بعد صدر جمہوریہ عدالتی افسران کو ہائی کورٹس میں جج/ایڈیشنل جج کے طور پر مقرر کرتی ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ میں کل 7 ججوں کی تقرری کی گئی ہے۔ نودیتا انل شرما اور نشا سہائے سکسینہ کو مستقل جج مقرر کیا گیا ہے۔ وہیں سنجے شرما، بھرت پراشر، ادیتی چودھری، دنیش بھٹ اور ارون بھاردواج کو ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔ ارون بھاردواج فی الحال دہلی ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل ہیں۔ اس سے قبل 10 ستمبر کو سپریم کورٹ کالجیم نے دہلی ہائی کورٹ کے ججوں کے لیے 8 عدالتی افسران کے ناموں کی سفارش بھیجی تھی۔ حالانکہ مرکزی حکومت نے ان میں سے صرف 7 ناموں کو منظوری دی ہے۔

یمن میں حوثیوں اور حکومتی فورسز میں جھڑپیں، 48ہلاک

حوثی حملوں کے بعد سعودی عرب میں تشویش برقرار☆ریاض میں دھماکوں کی آوازیں، کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب دھوئیں کا بڑا بادل

یمن (ایجنسی)۔یمن کے جنوبی علاقوں میں سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسز اور حوثی باغیوں کے درمیان شدید جھڑپوں کے نتیجے میں کم ازکم 48افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔یہ لڑائی ایسے وقت میں شدت اختیار کررہی ہے، جب حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان کشیدگی پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔دونوں فریقوں نے تصدیق کی ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مجموعی طور پر کم ازکم 48افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔حکومتی فوجی ذرائع کے مطابق جھڑپوں میں 17سرکاری اہلکار مارے گئے، جبکہ حوثیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے 31 جنگجو ہلاک ہوئے ہیں۔ حالیہ ہلاکتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یمن میں محاذ آرائی بدستور شدید ہے اور لڑائی کے خاتمے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے۔حوثی تحریک نے حالیہ ہفتوں میں اپنی عسکری سرگرمیاں نمایاں طور پر تیز کر دی ہیں۔ اس ماہ حوثیوں نے یمن کے بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں پر اپنا کنٹرول مزید مضبوط کیا ہے، جس سے خطے میں طاقت کے توازن پر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔یمن میں حوثی گروہ، جو ملک کے شمالی اور گنجان آباد علاقوں پر قابض ہے، سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کے خلاف کئی برسوں سے برسرپیکار ہے۔ حوثیوں کو ایران کے قریب سمجھا جاتا ہے، جبکہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کو سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کی حمایت حاصل ہے۔یمن، صنعاء، 9 مئی 2025 صنعاء میں حوثی تحریک کے حامی امریکہ اور اسرائیل کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں شریک ہیں۔ مظاہرین نعرے لگا رہے ہیں اور ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں۔یمن، صنعاء، 9 مئی 2025 صنعاء میں حوثی تحریک کے حامی امریکہ اور اسرائیل کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں شریک ہیں۔ مظاہرین نعرے لگا رہے ہیں اور ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں۔جولائی میں حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی کے اعلان کے بعد سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔حوثیوں نے بحیرہ احمر میں سعودی مفادات اور جہاز رانی کے راستوں کو نشانہ بنانا شروع کیا، جبکہ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ اس نے حوثیوں کے خلاف متعدد فضائی کارروائیاں کی ہیں۔حوثیوں کا دعویٰ ہے کہ حالیہ دنوں میں ان کے زیر کنٹرول علاقوں پر سینکڑوں فضائی حملے کیے گئے ہیں۔دوسری جانب سعودی عرب حوثیوں پر خطے کے امن، توانائی تنصیبات اور بحری تجارت کو خطرات سے دوچار کرنے کا الزام عائد کرتا ہے۔یمن کی موجودہ کشیدگی صرف مقامی مسئلہ نہیں رہی بلکہ اس کے اثرات عالمی سطح پر بھی محسوس کیے جارہے ہیں۔بحیرہ احمر کا شمار دنیا کی اہم ترین تجارتی گزرگاہوں میں ہوتا ہے۔حوثیوں کی سرگرمیوں اور خطے میں جاری جنگ نے بین الاقوامی بحری تجارت اور تیل کی سپلائی کے حوالے سے خدشات پیدا کردیے ہیں۔

☆سعودی عرب کے محکمہ شہری دفاع نے ہفتے کے روز ریاض اور دارالحکومت کے مشرق میں واقع شہر الخرج میں ممکنہ خطرے کے حوالے سے جاری کردہ الرٹ واپس لے کر خطرہ ٹل جانے کا اعلان کیا ہے۔جمعہ اور ہفتے کی علی الصبح یہ انتباہات ایسے وقت میں جاری کیے گئے، جب ایران نواز حوثی گروپ کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ریاض کے لیے جاری کیے گئے یہ انتباہات حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں حالیہ شدت آنے کے بعد پہلی بار جاری کیے گئے تھے۔روئٹرز کے ایک صحافی نے ریاض کے علاقے العلیا میں دو دھماکوں جیسی آوازیں سننے کی اطلاع بھی دی ہے۔یہ پیش رفت اس بیان کے چند گھنٹے بعد سامنے آئی، جس میں حوثیوں کے فوجی ترجمان نے دعویٰ کیا تھا کہ گروپ نے یمن کے دارالحکومت صنعاء میں بعض "مجرمانہ کوششوں" کو ناکام بنادیا ہے۔انہوں نے ان واقعات کا ذمہ دار سعودی عرب کو ٹھہرایا اور جواب دینے کا عزم ظاہر کیا۔یمن، صنعاء، 12 ستمبر 2026: صنعاء میں رہائی پانے والے قیدیوں کی آمد کے موقع پر حوثی فورسز کے اہلکار گشت کررہے ہیں۔ قیدیوں کو یمن کے مغربی ساحلی علاقے میں سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسز کی تحویل سے رہا کیا گیا تھا۔یمن، صنعاء، 12 ستمبر 2026: صنعاء میں رہائی پانے والے قیدیوں کی آمد کے موقع پر حوثی فورسز کے اہلکار گشت کررہے ہیں۔قیدیوں کو یمن کے مغربی ساحلی علاقے میں سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسز کی تحویل سے رہا کیا گیا تھا۔سعودی حکومت کے میڈیا دفتر کی جانب سے حوثیوں کے اس بیان پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔حوثی، جو یمن کے شمالی اور گنجان آباد علاقوں پر کنٹرول رکھتے ہیں، جولائی میں سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی کا اعلان کرنے کے بعد سے سعودی مفادات کو نشانہ بنارہے ہیں۔ ان حملوں میں بحیرہ احمر میں سعودی بحری جہازوں پر حملے بھی شامل ہیں۔ایران کے حمایت یافتہ اس گروپ نے رواں ماہ ایک تیز رفتار کارروائی میں بحیرہ احمر کے پورے یمنی ساحلی علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔حوثیوں کا الزام ہے کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران سعودی فضائیہ نے ان کے خلاف سینکڑوں فضائی حملے کیے ہیں۔دریں اثنا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جمعے کے روز ایک بیان میں سعودی عرب کے خلاف حوثیوں کے مسلسل حملوں کی "شدید ترین الفاظ میں" مذمت کی۔کونسل نے کہا کہ ان حملوں سے شہری اور توانائی کا بنیادی ڈھانچا متاثر ہوا ہے اور خواتین و بچوں سمیت عام شہری زخمی ہوئے ہیں۔سلامتی کونسل نے اپنے بیان میں یمن میں حوثیوں کی فوجی سرگرمیوں میں اضافے کی بھی مذمت کی۔

☆سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے مرکزی ہوائی اڈے کے قریب ہفتے کے روز سیاہ دھوئیں کا ایک بڑا بادل دیکھا گیا، جبکہ اس سے قبل رات کے دوران دھماکوں جیسی آوازیں سنائی دینے اور ممکنہ خطرے کے پیش نظر حکام کی جانب سے الرٹ جاری کیا گیا تھا۔روئٹرز کی ویڈیو اور تصاویر میں کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب سیاہ دھوئیں کے بادل بلند ہوتے دکھائی دیے۔تصاویر میں ایئرپورٹ جانے والی شاہراہ، مرکزی ٹرمینل اور دیگر تنصیبات بھی نظر آرہی تھیں۔سعودی حکومت کے میڈیا دفتر نے دھوئیں یا رات کے وقت جاری کیے گئے الرٹس کے بارے میں فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔سعودی شہری دفاع نے رات کے وقت موبائل فونز کے ذریعے ریاض اور دارالحکومت کے مشرق میں واقع شہر الخرج کے لیے ممکنہ خطرے کا انتباہ جاری کیا تھا، تاہم ہفتے کی صبح خطرہ ٹل جانے کا اعلان کر دیا گیا۔ ریاض کے علاقے العلیا میں موجود روئٹرز کے صحافی نے الرٹ ختم ہونے سے قبل دھماکوں جیسی آوازیں سننے کی اطلاع دی۔اگرچہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد رواں سال ریاض میں بعض اوقات انتباہات جاری کیے گئے تھے، لیکن جولائی سے حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان کشیدگی میں اضافے کے بعد یہ پہلا بڑا الرٹ تھا۔یمن کے ایران نواز حوثی، جو ملک کے بیشتر شمالی اور گنجان آباد علاقوں پر کنٹرول رکھتے ہیں، جولائی میں سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی کا اعلان کرنے کے بعد سے متعدد حملے کرچکے ہیں۔ان حملوں میں بحیرہ احمر میں سعودی جہازوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔

عراقچی کی عسکریت پسندی سے پائیدار امن کی جانب بڑھنے کی اپیل

بین الاقوامی قانون کے منصفانہ نفاذ پر زور

تہران، 19 ستمبر (یو این آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بین الاقوامی قانون کے بلاامتیاز نفاذ پر زور دیتے ہوئے عالمی برادری سے عسکریت پسندی اور مداخلت پسندی سے پائیدار ترقی، قومی خودمختاری کے احترام اور دیرپا امن کی جانب بڑھنے کی اپیل کی ہے۔ہفتہ کو ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ دنیا کو "حقیقی، مؤثر اور منصفانہ کثیرالجہتی نظام" کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔انہوں نے کہا، "اگر بڑی طاقتوں کے مفادات کے مطابق جب بھی ضرورت ہو بین الاقوامی قانون کو نظرانداز کیا جائے تو اسے قانون کی حکمرانی نہیں کہا جاسکتا۔اگر انسانی حقوق کچھ قوموں کا پیدائشی حق اور دوسروں کے لیے مشروط رعایت بن جائیں تو انہیں عالمگیر حقوق نہیں کہا جاسکتا۔""عالمی سطح پر بنیادی سمت کی تبدیلی کا مطالبہ، ترقی کو مرکز میں لانا، انسانیت کا مقام بحال کرنا اور ایک مزید جنوبی دنیا میں انصاف بحال کرنا" کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عراقچی نے کہا کہ عالمی برادری کو بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے، کیونکہ جنگ، مداخلت، پابندیاں اور طاقت کا استعمال تیزی سے پالیسی کے معمول کے ذرائع بنتے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا، "ہمیں عسکریت پسندی اور مداخلت پسندی سے دور ہوکر پائیدار ترقی، قومی خودمختاری کے احترام، شہریوں کے تحفظ اور دیرپا امن کی جانب بڑھنا چاہیے۔"مغربی ایشیا کی صورتحال کے حوالے سے عراقچی نے کہا کہ پائیدار سیکیورٹی خطے سے باہر سے مسلط نہیں کی جاسکتی اور خطے کے ممالک کو بات چیت اور تعاون کے ذریعے اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا، "پائیدار سیکیورٹی خطے سے باہر سے مسلط نہیں کی جاسکتی۔خطے کے ممالک کو غیرملکی طاقتوں کی مداخلت کے بغیر اپنے حل خود تلاش کرنا ہوں گے۔"انہوں نے کہا کہ ایران خطے کے ممالک کے درمیان بات چیت، اعتماد سازی، تعاون اور باہمی احترام کو پائیدار سیکیورٹی کی بنیاد سمجھتا ہے، نہ کہ غیرملکی طاقتوں کی فوجی موجودگی کو۔عراقچی نے کہا، "ہم جس دنیا میں رہتے ہیں اسے پہلے سے کہیں زیادہ بنیادی سمت کی تبدیلی کی ضرورت ہے، کیونکہ جنگ، مداخلت، پابندیاں اور طاقت کا استعمال استثنا کے بجائے معمول کی پالیسی کے ذرائع بن چکے ہیں۔"ایرانی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ مشرق وسطیٰ میں کئی دہائیوں سے جاری غیرملکی مداخلت، فوجی دباؤ اور طویل تنازعات نے، ایران کے نقطہ نظر سے، یہ ثابت کیا ہے کہ فوجی مداخلت دیرپا سیکیورٹی قائم نہیں کرسکتی اور دباؤ و جبر کے ذریعے امن حاصل نہیں کیا جاسکتا۔عراقچی نے ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی فوجی جارحیت اور ایرانی حکام کو نشانہ بنا کر قتل کیے جانے کی مذمت کی۔انہوں نے خبردار کیا کہ اگر عالمی برادری نے ایسے اقدامات کے خلاف مؤثر ردعمل ظاہر نہ کیا تو بین الاقوامی قانون کی جانب سے قائم کردہ حدود بتدریج کمزور ہوتی جائیں گی۔انہوں نے مزید کہا کہ اگر اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی ادارے جارحیت کا جواب دینے اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جواب دہ ٹھہرانے میں ناکام رہے تو ان کی ساکھ اور قانونی حیثیت کمزور ہوگی۔عراقچی نے کہا، "آج کی دنیا کو پہلے سے کہیں زیادہ حقیقی کثیرالجہتی نظام کی ضرورت ہے۔"انہوں نے عسکریت پسندی سے پائیدار ترقی، مداخلت پسندی سے قومی خودمختاری کے احترام اور طویل تنازعات سے دیرپا امن کی جانب منتقلی کے مطالبے کو دہرایا۔

یورپ میں تعلیمی بحران: پیسا کے نتائج تاریخ کی کم ترین سطح پر

برسلز، 19 ستمبر (یو این آئی) اسکول میں سیکھی گئی معلومات روزمرہ زندگی میں کتنی لاگو ہوتی ہیں کے حوالے سے حالیہ پیسا (PISA) رپورٹ کے مطابق، فرانس، جرمنی، ہالینڈ اور فن لینڈ میں بنیادی خواندگی اور ریاضی کی صلاحیتوں سے محروم نوجوانوں کی شرح تقریباً ایک تہائی تک پہنچ گئی ہے۔جب کہ برطانیہ اس عمومی کمی کے رجحان سے باہر رہا، رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ براعظم بھر میں دیکھا جانے والا یہ تنزل وبائی دور کے سیکھنے کے نقصان سے کہیں زیادہ ہے اور اس کے پیچھے ساختی مسائل ہیں، مثلاً مستقل اساتذہ کی کمی، نصاب کے مسائل اور اسمارٹ فونز کی وجہ سے توجہ کے دورانیہ میں کمی۔جرمنی میں طلبہ کی سب سے کمزور کارکردگی نے ایک بار پھر واضح کیا کہ تعلیمی کامیابی کا تعلق خاندانوں کے سماجی و اقتصادی حالات سے ہے اور خاص طور پر کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں میں ناکامی کی شرح میں اضافہ نمایاں رہا۔ہالینڈ میں ان صلاحیتوں میں تاریخی کمی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نوجوانوں کے ایک تہائی سے زائد روزمرہ زندگی کے لیے ضروری بنیادی مہارتوں سے محروم ہیں، اور ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ گراوٹ مستقل ساختی بحران میں بدل رہی ہے۔روایتی تعلیمی چیمپیئنز جیسے فن لینڈ اور سویڈن میں اسی قسم کی کمی دیکھنے میں آنے پر حکام اور تعلیمی یونینز فوری اصلاحی اقدامات کرنے اور کلاسوں میں ڈیجیٹل توجہ بٹانے والے عوامل سے نمٹنے کی طرف مائل ہوگئی ہیں۔

ٹرمپ نے روس کے خلاف نیا پابندی پیکیج نافذ کردیا

قانون میں بھارت اور چین پر محصولات کا اختیار

واشنگٹن، 19 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین میں جاری جنگ کے سلسلے میں روس کو ہدف بنانے والے وسیع پابندیوں کے پیکیج پر دستخط کرکے اسے قانون کی شکل دے دی ہے۔ کانگریس کی جانب سے نادر دوطرفہ حمایت کے ساتھ بل وائٹ ہاؤس بھیجے جانے کے چند روز بعد جمعہ کو صدر نے اس پر دستخط کیے۔یہ قانون، جسے لنڈسی اوگراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ 2026 کا نام دیا گیا ہے، آنجہانی ریپبلکن سینیٹر لنڈسی گراہم کے نام سے منسوب ہے، جنہوں نے جولائی میں اچانک انتقال سے قبل ایک سال سے زیادہ عرصے تک اس قانون پر مذاکرات کیے تھے۔اس قانون کو ڈیموکریٹک سینیٹر رچرڈ بلومینتھل نے بھی مشترکہ طور پر تیار کیا تھا۔قانون کے تحت روسی صدر ولادیمیر پوتن، اعلیٰ حکام اور اہم کاروباری شخصیات کے علاوہ روسی بینکوں اور مالیاتی اداروں پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔اس میں روس کے توانائی اور دفاعی شعبوں کے ساتھ ساتھ نام نہاد شیڈو فلیٹ میں شامل ان ٹینکروں کو بھی ہدف بنایا گیا ہے جو مغربی پابندیوں سے بچتے ہوئے روسی تیل کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔قانون کی ایک اہم شق کے تحت ٹرمپ کو روسی تیل اور گیس کے پانچ بڑے خریدار ممالک کی درآمدات پر 100 فیصد تک محصولات عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔توقع ہے کہ اس اقدام کا سب سے زیادہ اثر روسی خام تیل کے دو بڑے درآمد کنندگان چین اور بھارت پر پڑسکتا ہے۔قانون میں ایران کے توانائی اور ہتھیاروں کے شعبوں پر عائد پابندیوں میں بھی توسیع کی گئی ہے۔یہ بل گزشتہ ماہ سینیٹ اور بدھ کو ایوان نمائندگان سے منظور ہوا تھا، جہاں 58 ڈیموکریٹک ارکان نے پارٹی پالیسی سے ہٹ کر اس کے حق میں ووٹ دیا۔یہ دو سال سے زائد عرصے میں یوکرین سے متعلق کانگریس سے منظور ہونے والا پہلا بڑا قانون ہے۔حمایت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد روسی حکومت کو جنگی اخراجات پورے کرنے کے لیے درکار مالی وسائل سے محروم کرنا اور صدر ولادیمیر پوتن کو مذاکرات کی طرف لانا ہے۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی، جنہوں نے ووٹنگ سے قبل ارکانِ کانگریس سے قانون کی حمایت کے لیے رابطہ کیا تھا، نے اسے "انتہائی طاقتور ہتھیار" قرار دیا۔ایوان نمائندگان کے اسپیکر مائیک جانسن نے کہا کہ اس قانون کے ذریعے ان کے بقول "روسی جنگی مشین" پر "زیادہ سے زیادہ دباؤ" ڈالا گیا ہے، جبکہ سینیٹر رچرڈ بلومینتھل نے امید ظاہر کی کہ اس سے ماسکو کو مذاکرات کی میز پر لانے میں مدد ملے گی۔انہوں نے پوتن سے مخاطب ہوکر کہا، "ہم آپ کو جانتے ہیں۔" تاہم تمام ڈیموکریٹس نے قانون کی حمایت نہیں کی۔ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک اقلیتی رہنما حکیم جیفریز نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ محصولات عائد کرنے کے اختیارات سے امریکی خاندانوں کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔انہوں نے پابندیوں کی شقوں میں "بہت سے رخنے" ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔روس کے شیڈو فلیٹ میں شامل ایک تیل بردار جہاز کو 15 جون 2026 کو انگلش چینل میں برطانوی فورسز کی جانب سے روکے جانے کی تصویر بھی جاری کی گئی ہے۔نئی محصولات کی دھمکی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہندوستان نے اس ہفتے کہا کہ وہ اپنے 4.1 ارب عوام کی توانائی سلامتی یقینی بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔ٹرمپ کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب تقریباً ایک ہفتے بعد وہ چینی صدر شی جن پنگ کی وائٹ ہاؤس میں میزبانی کرنے والے ہیں۔

غزہ سٹی میں موٹر سائیکل پر اسرائیلی حملے میں ایک فلسطینی جاں بحق، بچہ زخمی

اسرائیلی فوج کو تین سالہ جنگوں کے بعد عسکری سازوسامان میں 'شدید کمی کا سامنا ہے: رپورٹ

غزہ سٹی، 19 ستمبر (یو این آئی) فلسطینی میڈیا رپورٹس کے مطابق غزہ سٹی میں ایک موٹر سائیکل پر اسرائیلی فضائی حملے میں ایک فلسطینی جاں بحق اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے جس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔وفا نیوز ایجنسی کے مطابق جمعہ کو غزہ سٹی کے مغرب میں واقع شیخ رضوان محلے میں موٹر سائیکل کو نشانہ بنا کر حملہ کیا گیا۔اکتوبر 2025 میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کا اعلان ہونے کے بعد سے محصور غزہ پٹی پر جاری اسرائیلی حملوں میں کم ازکم 381،1 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔اکتوبر 2023 میں غزہ میں اسرائیلی جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیل کے حملوں میں کم ازکم 795,73 فلسطینی جاں بحق اور 869,174 زخمی ہوچکے ہیں۔وفا کے مطابق جمعہ کو اسرائیلی فوج نے وسطی غزہ پٹی کے نصیرات اور البریج پناہ گزین کیمپوں میں بھی فائرنگ کی۔ بے گھر فلسطینیوں کو پناہ دینے والے خیموں کو نشانہ بنانے والے ان حملوں میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔رواں ہفتے کے اوائل میں غزہ سٹی میں اسرائیلی 'ڈبل ٹیپ' فضائی حملے میں ایک طبی امدادی کارکن اور 15 سالہ طالب علم جاں بحق ہوگئے تھے۔اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کا ہدف حماس کے ارکان تھے۔یونیسیف نے گزشتہ ماہ اپنی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ جنگ بندی کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں اوسطاً روزانہ ایک بچہ جاں بحق ہورہا ہے۔ادارے کے مطابق غزہ کے خاندان اب محصور علاقے کے تقریباً ایک تہائی حصے تک محدود ہوگئے ہیں اور تباہ شدہ عمارتوں، ملبے اور صاف نہ کیے گئے کچرے کے درمیان پناہ لینے پر مجبور ہیں۔بدھ کو غزہ سٹی میں ایک پہلے سے متاثرہ عمارت منہدم ہوگئی تھی، جس کے نتیجے میں کم ازکم 21 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں 12 بچے بھی شامل تھے۔غزہ کی فلسطینی سول ڈیفنس ایجنسی کو ملبے تلے دبے افراد کی لاشیں نکالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ اسرائیل کی جانب سے بھاری امدادی آلات کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد ہیں۔غزہ کی وزارت صحت نے بدھ کو خبردار کیا کہ اسرائیل کی جانب سے علاقے میں طبی امداد اور ایندھن کی رسد محدود کیے جانے کے باعث غزہ کا صحت کا نظام "مکمل تباہی" کے قریب پہنچ گیا ہے۔

☆اسرائیلی اخبار ماریف کے مطابق اسرائیلی فوج کو تین سالہ جنگ کے بعد فوجی اہلکاروں اور عسکری سازوسامان کی "شدید کمی" کا سامنا ہے اور وہ فوجیوں کی چھٹیاں معطل کرنے کی تیاری میں ہے۔اخبار نے کہا، "اسرائیلی فوج میں فوجیوں کی تعداد میں شدید کمی کے نتیجے میں وہ ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرنے اور انہیں چھٹی دینے سے انکار کرنے کے لیے تیار ہے۔" اہلکاروں کی کمی کے باوجود ماریف نے اکتوبر 2023 میں غزہ ڈویژن کے انٹیلی جنس افسر کے طور پر خدمات انجام دینے والے لیفٹیننٹ کرنل اے۔ کی برطرفی کی اطلاع دی ہے۔اخبار نے لکھا ہے کہ "اسرائیلی فوج کے پاس مطلوبہ حد تک ٹینک اور بکتر بند اہلکار لے جانے والی گاڑیاں موجود نہیں"، اور مزید کہا کہ تین سالہ جنگ نے ان کی تعداد میں کافی کمی لائی ہے جبکہ باقی ماندہ خراب ہوچکی ہیں۔

روس نے کیف کو بڑھتی ہوئی ہتھیار کی فراہمی پر برطانوی سفارت کار کو طلب کرلیا

ماسکو، 19 ستمبر (یو این آئی) روسی وزارتِ خارجہ نے برطانیہ کے چارج ڈی افیئرز کو طلب کرتے ہوئے یوکرین کو ڈرونز اور دیگر ہتھیاروں کے نظام کی فراہمی میں اضافے پر احتجاج کیا۔جمعہ کو جاری ایک بیان میں وزارت نے لندن پر الزام لگایا کہ وہ جنگ کو طول دینے اور بڑھانے کے مقصد سے ایک متصادم پالیسی اپنا رہا ہے اور اس سے سیاسی حل کے امکانات میں تاخیر ہورہی ہے۔وزارت نے کہا کہ طویل فاصلے کے حملہ آور ہتھیاروں کی برطانوی فراہمی لندن کو یوکرین کے خونریز مظالم میں شریک دار بناتی ہے اور ان مبینہ کارروائیوں کو دہشت گردی اور جنگی جرائم قرار دیا۔اس نے برطانیہ پر الزام لگایا کہ وہ کیف کی حمایت کے ذریعے بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کررہا ہے اور لندن کی تباہ کن کارروائیوں سے پیدا ہونے والے خطرات کے بارے میں خبردار کیا۔وزارت نے برطانوی کوششوں کو بے سود قرار دے دیا اور دعویٰ کیا کہ یوکرین کے معرکے میں روسی افواج میدانِ جنگ میں اسٹریٹجک برتری کی پوزیشن رکھتی ہیں۔وزارت نے کہا کہ روس نے خود دفاع کے حق کے تحت ضروری جوابی اقدامات کرنے کا حق محفوظ رکھا ہے اور خبردار کیا کہ یوکرین میں موجود کوئی بھی برطانوی عسکری سہولتیں جو روسی علاقے پر حملے کے لیے استعمال ہوں گی، جائز اہداف تصور کی جائیں گی۔اس نے لندن سے کہا کہ وہ جسے وہ تناؤ بڑھانے والی پالیسی قرار دے رہا ہے ترک کردے اور اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کرے۔

شیخ حسینہ نے بنگلہ دیش واپسی کی خواہش ظاہر کردی

حکومت پر واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام

ڈھاکہ، 19 ستمبر (یو این آئی) بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے کہا ہے کہ وہ بنگلہ دیش واپس آنا چاہتی ہیں، تاہم ان کے بقول بی این پی حکومت ان کی واپسی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کررہی ہے۔اپنی عوامی لیگ پارٹی کے آن لائن اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے شیخ حسینہ نے کہا، "میں ملک واپس آنے کے لیے بے تاب ہوں، لیکن حکومت رکاوٹیں پیدا کررہی ہے۔" یہ بات پارٹی کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہی گئی۔شیخ حسینہ نے کہا کہ ملک کی صورتحال مسلسل خراب ہوتی جارہی ہے اور ہر شعبہ "تباہی کے دہانے پر" ہے۔انہوں نے موجودہ صورتحال سے ملک کو محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔جمعہ کو اپنے خطاب میں شیخ حسینہ نے کہا کہ انہوں نے پارٹی کی 83 ضلعی شاخوں اور 160 انتخابی حلقوں کے رہنماؤں اور کارکنوں سے مشاورت کی ہے تاکہ زمینی صورتحال اور عوامی لیگ کی تنظیمی حالت کا جائزہ لیا جا سکے۔بنگلہ دیش عوامی لیگ کی مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کا ورچوئل اجلاس پریزیڈیم رکن شیخ فضل الکریم سلیم کی صدارت میں ہوا، جس میں پارٹی صدر شیخ حسینہ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کیا۔پارٹی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق شیخ حسینہ نے تنظیمی امور کے ذمہ دار پارٹی رہنماؤں کو ہدایت دی کہ قیادت کی خالی آسامیوں کو پُر کرتے وقت ان لوگوں کو ترجیح دی جائے جنہیں مبینہ طور پر ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔انہوں نے کہا کہ عوامی لیگ کی طاقت عوام اور اس کے نچلی سطح کے کارکنوں اور رہنماؤں میں ہے۔انہوں نے گزشتہ دو برس کے دوران مبینہ طور پر ظلم وجبر کا سامنا کرنے والے افراد کے بارے میں، ان کی سیاسی وابستگی سے قطع نظر، معلومات جمع کرنے اور مبینہ طور پر ذمہ دار افراد کی شناخت اور ان کے اقدامات کو منظر عام پر لانے کا بھی مطالبہ کیا۔شیخ حسینہ نے ان فوجی اور سول حکام کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا جنہیں ان کے بقول جھوٹے مقدمات میں گرفتار کیا گیا ہے۔

سلامتی کونسل کی سعودی عرب پر حوثی حملوں کی سخت مذمت، فوجی کشیدگی فوری روکنے کا مطالبہ

اقوام متحدہ، 19 ستمبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) نے سعودی عرب پر حوثی ملیشیا کے جاری حملوں کی ہفتہ کو سخت مذمت کی ہے۔ان حملوں میں عام شہریوں اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا بھی شامل ہے۔سلامتی کونسل نے حوثی گروپ سے "فوجی کشیدگی فوری طور پر بند کرنے" کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ عالمی ادارے نے بین الاقوامی قانون کے تحت سعودی عرب کے اپنے دفاع کے بنیادی حق کی توثیق کرتے ہوئے اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔سلامتی کونسل کے ارکان نے بحیرہ احمر اور باب المندب آبنائے میں تجارتی جہازوں پر حوثیوں کے حملوں اور دھمکیوں کی اپنی سابقہ مذمت بھی دہرائی۔یو این ایس سی نے ایک بیان میں مطالبہ کیا کہ حوثی باغی "اپنی فوجی کشیدگی فوری طور پر روکیں"۔یو این ایس سی نے جہازوں اور ان کے عملے کی سلامتی یقینی بنانے اور بین الاقوامی قانون، بالخصوص "سمندر کے قانون سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن" کے تحت جہاز رانی کی آزادی اور بحری حقوق کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔کونسل نے حوثیوں سے عام شہریوں کو متاثر کرنے والے حملے روکنے کی اپیل کی اور 2015 کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2216 اور اس کے بعد منظور کی گئی متعلقہ قراردادوں پر مکمل عمل درآمد کی اہمیت پر زور دیا۔اس کے علاوہ کونسل نے یمن کی وحدت، خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

امریکہ اور جنوبی کوریا نے جنگی حالات میں آپریشنل کنٹرول کی منتقلی تیز کرنے کا عزم کیا

واشنگٹن، 19 ستمبر (یو این آئی) امریکہ اور جنوبی کوریا نے جنوبی کوریا کی مسلح افواج کے جنگی حالات میں آپریشنل کنٹرول (او پی سی او این) کی منتقلی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے تعاون مضبوط بنانے کا عزم کیا ہے۔دونوں اتحادی ممالک نے بدلتے ہوئے سکیورٹی ماحول کے درمیان اپنے اتحاد کو جدید بنانے کی کوششوں کا جائزہ لیا۔امریکی محکمہ جنگ اور جنوبی کوریا کی وزارت قومی دفاع کی جانب سے جاری مشترکہ بیان کے مطابق یہ عزم 16 سے 18 ستمبر تک بوسان میں منعقد ہونے والے 29ویں کوریا-امریکہ مربوط دفاعی مذاکرات (کے آئی ڈی ڈی) کے دوران کیا گیا۔امریکی وفد کی قیادت مشرقی ایشیا کے لیے نائب معاون وزیر جنگ جارج لی میورنے کی، جبکہ جنوبی کوریا کے وفد کی سربراہی قومی دفاعی پالیسی کے نائب وزیر ڈاکٹر کم ہونگ چول نے کی۔ مذاکرات میں امریکہ اور جنوبی کوریا کے اعلیٰ دفاعی اور خارجہ امور کے حکام نے بھی شرکت کی۔دونوں فریقوں نے گزشتہ سال امریکی اور جنوبی کوریا کے صدور کے درمیان طے پانے والے مشترکہ فیکٹ شیٹ اور 57ویں سکیورٹی مشاورتی اجلاس (ایس سی ایم) کے جاری کردہ مشترکہ اعلامیے میں دفاعی تعاون سے متعلق اقدامات پر عمل درآمد میں پیش رفت کا جائزہ لیا۔انہوں نے بدلتے ہوئے سکیورٹی ماحول کے تناظر میں اتحاد کو جدید بنانے کی کوششوں کا بھی جائزہ لیا اور حالات پر مبنی جنگی آپریشنل کنٹرول (او پی سی او این) منتقلی منصوبے (سی وٹی پی) پر پیش رفت کا جائزہ لیا۔مشترکہ بیان میں کہا گیا۔

جنیوا: کارکن نے پاکستان میں شیعہ اور احمدی برادریوں کے حقوق کے تحفظ پر تشویش ظاہر کی

جنیوا، 19 ستمبر (یو این آئی) انسانی حقوق کے کارکن خلیل الرحمن نے جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 63ویں اجلاس کے دوران پاکستان میں شیعہ اور احمدی برادریوں کے حقوق کے تحفظ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔کونسل سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر رحمن نے کہا کہ دونوں برادریوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک سے متعلق خدشات انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی دفعات 2، 7 اور 18 کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں سے متعلق ہیں، جو مساوات، عدم امتیاز اور فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی سے متعلق ہیں۔انہوں نے اقوام متحدہ کے "قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق کے اعلامیے" کا بھی حوالہ دیا اور پاکستان میں اقلیتوں کی مذہبی آزادی اور انہیں مساوی قانونی تحفظ فراہم کیے جانے سے متعلق خدشات کو اجاگر کیا۔اپنے الزامات کی حمایت میں مسٹر رحمن نے کراچی میں عید کی تقریبات کے دوران پرتشدد حملوں اور کراچی و لاہور سمیت بڑے شہروں میں احمدی عبادت گاہوں کو سیل کیے جانے یا انہیں زبردستی بند کرائے جانے سے متعلق رپورٹس کا حوالہ دیا۔انہوں نے انسانی حقوق کونسل اور اس کے متعلقہ میکانزم پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام مذہبی برادریوں کے ارکان کو قانون کے تحت مساوی تحفظ حاصل ہو اور انہیں تشدد، دھمکیوں اور من مانی حراست سے محفوظ رکھا جائے۔

چیلنجوں کو مواقع میں بدلیں، وقت کی قدر کریں: یوگی

طلبہ ٹیکنالوجی اپنائیں، مگر اس کے غلام نہ بنیں

وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھارت درشن پروگرام کے تحت اتراکھنڈ کے دیوپریاگ سے تعلیمی دورے پر اتر پردیش آئے ذہین طلبہ سے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ انہوں نے تمام طلبہ کا خیرمقدم کرتے ہوئے ان کا تعارف حاصل کیا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ نے بچوں کے خود اعتمادی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ خود اعتمادی ہمیشہ مشکل چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے حوصلہ فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے بچوں سے کہا کہ چیلنج کو مسئلہ سمجھ کر ٹالیں نہیں، بلکہ اسے حل کی جانب لے جانے کی کوشش کریں۔ نوجوانوں کی زندگی میں چیلنج آتے رہتے ہیں، اس سے بالکل پریشان نہ ہوں۔ اگر مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو کوئی بھی چیلنج مشکل نہیں بن سکتا، بلکہ یہ زندگی کی رفتار کو ترقی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ اتراکھنڈ سے آئے بچوں کو گومتی بک فیسٹیول لے جائیں اور انہیں وزیراعظم نریندر مودی کی تحریر کردہ کتاب 'ایگزام واریرز' فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے بچوں کی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ عملی علم ہی حقیقی علم ہے۔ انہوں نے سائنس کے نظریے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر لیبارٹری میں اس کا عملی تجربہ کیا جائے اور ریاضی کے فارمولوں پر جتنی زیادہ مشق اور وضاحت کی جائے گی، چیزیں اتنی ہی بہتر طور پر سمجھ میں آئیں گی۔ تعلیمی دورے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ایسے دورے ملک، ریاست، معاشرے، ورثے اور دنیا کی حقیقی صورتحال کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تجربات انتہائی مفید ہوتے ہیں۔ انہوں نے نصاب کے ساتھ دیگر معلوماتی اور دلچسپ ادب کے مطالعے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ عظیم شخصیات کی سوانح حیات اور مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ یہ زندگی میں تحریک فراہم کریں گی۔ وزیراعلیٰ نے ٹیکنالوجی پر زور دیتے ہوئے اسے آج کی ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ خود کو مسابقت کے قابل بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کو اپنانا چاہیے۔ انہوں نے سوشل میڈیا اور مصنوعی ذہانت کے استعمال وغلط استعمال پر بھی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا استعمال کریں، لیکن اس پر منحصر نہ رہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ٹیکنالوجی ہمارے ذریعے چلائی جائے، ہم ٹیکنالوجی کے ذریعے نہیں۔ وزیراعلیٰ نے نوجوانوں کی جانب سے اسمارٹ فون پر ضرورت سے زیادہ وقت صرف کیے جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت کا ضیاع ہے۔ اسمارٹ فون کا استعمال اہم پیغامات، خبروں، ڈیجیٹل لائبریری، مصنوعی ذہانت، چیٹ جی پی ٹی، انٹرنیٹ آف تھنگز، روبوٹکس، ڈرون اور خلائی ٹیکنالوجی وغیرہ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے اور اسے کیریئر کی تعمیر سے بھی جوڑا جا سکتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے وقت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر منٹ قیمتی ہے، اس لیے زندگی میں وقت کا نظم و نسق ضرور کریں۔ نصاب، خاندان اور خود کو وقت دیں۔ مذہبی اور اپنی دلچسپی کے مطابق اچھی کتابوں کا مطالعہ کریں اور بک بینک بنائیں۔ ناسازگار حالات میں کتابیں سہارا فراہم کرتی ہیں۔ وزیراعلیٰ نے بچوں کو لکھنؤ، ایودھیا اور کاشی کا دورہ کرانے کی ہدایت دیتے ہوئے گزشتہ 10 برس کے دوران یہاں ہونے والی تبدیلیوں سے بھی انہیں واقف کرانے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ ایودھیا میں اب عظیم الشان رام مندر تعمیر ہو چکا ہے۔ ہوائی اڈہ، چار لین سڑکیں، ریل رابطہ سمیت دیگر سہولیات بہتر ہو چکی ہیں۔ ہری دوار کی 'ہری کی پیڑی' کی طرز پر ایودھیا میں 'رام کی پیڑی' کو بھی ترقی دی گئی ہے۔ وزیراعظم کے پارلیمانی حلقے کاشی میں عظیم الشان شری کاشی وشوناتھ دھام تعمیر کیا جا چکا ہے۔ 10 برس قبل یہاں محض 10 افراد جا سکتے تھے، لیکن کوریڈور کی تعمیر کے بعد اب ایک وقت میں 50 ہزار افراد درشن کے لیے جا سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے بچوں سے گاؤں، شہر، تیرتھ، اسکول اور کالج وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنے پر زور دیتے ہوئے اسے معاشرے کی ذمہ داری قرار دیا۔ پروگرام کی نظامت پانچویں جماعت کی طالبہ مشتی راوت نے کی۔ دیوپریاگ کے رکن اسمبلی ونود کنڈاری نے اس دورے کا سہرا وزیراعلیٰ کو دیتے ہوئے کہا کہ انہی کی ترغیب سے وہ تیسری بار اتر پردیش میں بچوں کو بھارت درشن تعلیمی دورے پر لے کر آئے ہیں۔ اس موقع پر اساتذہ، طلبہ اور وفد کے دیگر ارکان موجود تھے۔

مقصد حسینی کے تحت ہفتہ وار خواتین کے درس کا اہتمام

لکھنؤ (پریس ریلیز) (19 ستمبر، 2026) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہفتہ وار خواتین درس کا اہتمام شہر کے مختلف مراکز پر کیا گیا ہے۔ ادارہ کے سربراہ مولانا سید رضا حسین رضوی نے بتایا کہ خواتین میں دینی تعلیمی بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ادارہ کے تحت ہر سنیچر کو شہر کے مختلف محلوں میں مراکز قائم کر کے ہفتہ وار خواتین درس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں آج 19 ستمبر بروز سنیچر کشمیری محلہ واقع امامباڑہ سرکار حسینی المعروف پیارے جانی میں سہ پہر 3 بجے خواتین کلاسیز کا اہتمام کیا گیا۔ کلاسیز کے آغاز سے قبل تعلیمی بیداری کی یادگار کے طور پر شجرکاری کی گئی۔ اس کے بعد دعائے توسل کے بعد باقاعدہ مدرسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا نذر عباس، مولانا سرکار حسین، مولانا اختر حسین، حیدر مہدی، شاذ رضوی، ایس ایم امن، کوثر مرزا، احسن مرزا وغیرہ خصوصی طور سے موجود رہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب یہ کلاسیز ہر سنیچر کو شہر کے مختلف مراکز پر جاری رہیں گے جس سے خواتین دینی تعلیم سے مستفید ہو سکیں گی۔ درس دو گھنٹے سہ پہر 3 بجے سے شام پانچ بجے تک چلے گا۔ اس موقع پر مولانا نے خواتین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان کلاسیز میں شریک ہو کر دینی تعلیم سے بیدار ہوں۔

روضۂ حضرت مسلم میں مجلس آج

لکھنؤ۔ مولانا سید محمد علی حیدر نقوی کی برسی کی مجلس کا انعقاد اتوار کو روضۂ حضرت مسلم، رئیس منزل، حسین آباد میں شام 7:30 بجے کیا جائے گا۔ مرحوم کے بیٹے مولانا رضوان حیدر نے بتایا کہ تلاوتِ قرآنِ پاک کے بعد شروع ہونے والی مجلس کو مولانا کلب جواد نقوی خطاب کریں گے۔

نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے راہ گیر کی موت

لکھنؤ: 19 ستمبر (پی این ایس) صبح کی سیر پر نکلے ایک طالب علم کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی، جس کی وجہ سے اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اکلوتے بیٹے کی موت سے کینسر متاثرہ باپ کا رو رو کر برا حال ہے۔ ملیح آباد تھانہ علاقے کے گاؤں بدی گڑھی کا عارف (19) گاؤں سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع صفا پبلک اسکول میں 11 ویں جماعت کا طالب علم تھا۔ وہ ہفتے کی صبح اپنے گھر سے صبح کی سیر کے لیے نکلا تھا اور این ایچ 731 پر واقع مجاسہ فلائی اوور پر پہنچا تھا کہ ایک نامعلوم گاڑی نے اسے ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ عارف کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ملیح آباد پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ حنیف نے کہا کہ عارف ان کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ اس کی موت سے شدید طور سے ٹوٹ گئے ہیں۔

ایرا یونیورسٹی میں عالمی یومِ مریض سلامتی منایا گیا

محفوظ، معیاری اور مریض مرکز نگہداشت پر زور

لکھنؤ۔ ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ میں ہفتہ 19 ستمبر 2026 کو عالمی یومِ مریض سلامتی 2026 منایا گیا۔ اس موقع پر عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے موضوع "غیر متعدی بیماریوں کے لیے محفوظ نگہداشت" اور پیغام "زندگی بھر محفوظ نگہداشت" کے تحت پروگرام کا انعقاد یونیورسٹی بلڈنگ کے منی آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ پروگرام میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (AIIMS)، رائے بریلی (اتر پردیش) کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر و سی ای او پروفیسر (ڈاکٹر) امیتا جین نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز رسمی افتتاح، مہمان خصوصی کے تعارف اور شمعوں کے گلدستے کے ذریعے روایتی خیرمقدم سے ہوا۔ ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے خطاب کرتے ہوئے مریضوں کی سلامتی کو معیاری صحت خدمات اور ذمہ دارانہ طبی عمل کا ایک لازمی حصہ قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی پروفیسر (ڈاکٹر) امیتا جین کی منتظمین کی جانب سے پرتپاک پذیرائی کی گئی اور ان کی موجودگی اور قیمتی تعاون کے اعتراف میں انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے محفوظ، مؤثر اور مریض مرکز صحت خدمات کے طریقۂ کار کی ضرورت پر زور دیا، خاص طور پر غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام اور علاج کے سلسلے میں۔ متعلقہ معاملات کی مثالیں پیش کرتے ہوئے انہوں نے ممکنہ خطرات کی نشاندہی، باخبر طبی فیصلے کرنے اور بہتر مریض نگہداشت کو یقینی بنانے کے لیے شواہد پر مبنی طریقۂ کار اپنانے کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے صحت خدمات کے نظام کو مضبوط بنانے اور ایسے طریقۂ کار اپنانے کی ضرورت پر زور دیا، جن سے قابلِ تدارک خطرات کم ہوں اور مریضوں کے نتائج بہتر ہوں۔ پروگرام کے تحت شعبۂ بایوکیمسٹری کی پروفیسر پروفیسر (ڈاکٹر) سوچیتا ڈینڈلکر نے "ایرا یونیورسٹی میں مریضوں کی سلامتی کے لیے اقدامات" کے موضوع پر پریزنٹیشن پیش کی، جس میں مریضوں کی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے یونیورسٹی کی جانب سے کیے گئے مختلف اقدامات اور کوششوں پر روشنی ڈالی گئی۔ پروگرام میں مریضوں کی سلامتی سے متعلق مختلف اقدامات کو معلوماتی ویڈیوز کے ذریعے بھی پیش کیا گیا۔ یہ ویڈیوز شعبۂ طب کے ڈاکٹر وابھو شکلا، شعبۂ اطفال کی ڈاکٹر گیتیکا سریواستو، ڈاکٹر انوجا بھارگو، شعبۂ ناک، کان اور گلا اور شعبۂ چشم کی ڈاکٹر بھارتی نگم نے پیش کیں۔ پریزنٹیشنز میں مریضوں کی سلامتی کو مضبوط بنانے، محفوظ طبی طریقوں پر عمل درآمد، قابلِ تدارک خطرات کو کم کرنے اور مریضوں کی نگہداشت کے مجموعی معیار و اثر پذیری کو بہتر بنانے کے لیے متعلقہ شعبوں کی جانب سے جاری کوششوں کو اجاگر کیا گیا۔ مریضوں کی سلامتی کے حوالے سے نرسنگ کے نقطۂ نظر کو ایرا کالج آف نرسنگ کی پرنسپل پروفیسر (ڈاکٹر) پرسکیلا سیمسن نے پیش کیا۔ انہوں نے محفوظ اور مؤثر مریض نگہداشت کو یقینی بنانے میں نرسوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کا اختتام ایرا یونیورسٹی کی پرو وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) فرزانہ مہدی کے اختتامی خطاب کے ساتھ ہوا۔

رسہ کشی جیسے روایتی کھیل ہماری ثقافتی وتہذیبی وراثت کی عکاسی کرتے ہیں: ڈاکٹر نیرج شکلا

لینگویج یونیورسٹی میں سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت رسہ کشی مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ، 19 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں سیوا سنکلپ ابھیان کی مناسبت سے رسہ کشی (خواتین و مرد) ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلوں میں یونیورسٹی کے مختلف فیکلٹیز کی طلبہ و طالبات کی ٹیموں نے بھرپور جوش، جذبے اور کھیل کے جذبۂ مسابقت کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے پراکٹر ڈاکٹر نیرج شکلا نے میچ کے آغاز سے قبل طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کھیلوں کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کھیل صرف جسمانی صحت کو بہتر بنانے کا ذریعہ نہیں بلکہ طلبہ میں نظم وضبط، خود اعتمادی، قیادت، باہمی تعاون اور ٹیم اسپرٹ کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ کو تعلیم کے ساتھ کھیلوں میں بھی فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر نیرج شکلا نے رسہ کشی جیسے روایتی کھیلوں کی ثقافتی اور تہذیبی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے کھیل ہماری اجتماعی زندگی، باہمی تعاون اور اتحاد کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔ رسہ کشی میں کامیابی کے لیے جس طرح تمام کھلاڑیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تال میل اور یکجہتی ضروری ہے، اسی طرح معاشرے کی ترقی کے لیے بھی اتحاد، تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کا جذبہ ناگزیر ہے۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی میں اس طرح کے کھیلوں کے انعقاد کا مقصد طلبہ کو صحت مند اور مثبت سرگرمیوں سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ ان میں صحت مند طرزِ زندگی، سماجی ذمہ داری اور مثبت سوچ کو فروغ دینا بھی ہے۔ انھوں نے طلبہ کو نشے سے دور رہنے اور صحت مند زندگی اختیار کرنے کا پیغام بھی دیا۔ مقابلوں کے دوران کھلاڑیوں نے جوش و خروش، نظم وضبط، باہمی تال میل اور ٹیم اسپرٹ کا شاندار مظاہرہ کیا۔ سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت منعقد اس کھیلوں کی سرگرمی نے طلبہ کو جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ اتحاد، تعاون اور ذمہ داری کا عملی پیغام بھی دیا۔ خواتین کے زمرے کے فائنل مقابلے میں سماجی علوم فیکلٹی نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فارمیسی فیکلٹی کو شکست دے کر فاتح کا اعزاز اپنے نام کر لیا جبکہ فارمیسی فیکلٹی کو رنر اپ سے اکتفا کرنا پڑا۔ وہیں مردوں کے زمرے میں لیگل اسٹڈیز فیکلٹی اور فارمیسی فیکلٹی نے اپنے اپنے مقابلوں میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے فائنل میں جگہ بنائی۔ مردوں کے زمرے کا فائنل مقابلہ 26 ستمبر 2026 کو منعقد کیا جائے گا۔ مقابلے کے دوران کھلاڑیوں نے جوش وخروش، نظم وضبط، باہمی تال میل اور ٹیم اسپرٹ کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر طلبہ کو کھیلوں کی اہمیت سے روشناس کراتے ہوئے نظم و ضبط، قیادت کی صلاحیت، ٹیم ورک، صحت مند طرزِ زندگی اور سماجی ذمہ داری کا پیغام دیا گیا۔ اس کے علاوہ نشہ مکت بھارت ابھیان کے تحت طلبہ کو منشیات سے دور رہنے اور صحت مند و مثبت طرزِ زندگی اپنانے کے لیے بھی بیدار کیا گیا۔ مقابلے کے فیصلے میں مدثر علی، مدیت شکلا، محمد ریحان (چیف ریفری)، وشال، حمید، عارف، آدتیہ ریحان خان اور شاداب علی نے اپنی خدمات انجام دیں۔ مقابلے کے کامیاب انعقاد میں ڈاکٹر محمد شارق، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر حسن مہدی اور ڈاکٹر دیپکا دیالو سمیت یونیورسٹی کے علاوہ اساتذہ اور اسپورٹس کلب کے اراکین نے اہم کردار ادا کیا۔

خاتون جے ای سے بدسلوکی، زبردستی شراب پلانے کی کوشش

سہارنپور: 19 ستمبر (پی این ایس) جنک پوری تھانہ علاقے میں ایک خاتون جونیئر انجینئر (جے ای) کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور زبردستی شراب پلانے کی کوشش کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ خاتون نے نشے کی حالت میں جونیئر انجینئر کے خلاف بدسلوکی، زبانی بدسلوکی، زبردستی شراب نوشی اور دھمکیاں دینے کے سنگین الزامات لگائے ہیں۔ خاتون کی شکایت کی بنیاد پر جنک پوری پولیس نے دونوں ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس کو دی گئی اپنی شکایت میں، متاثرہ خاتون جے ای نے بتایا کہ اس نے 15 ستمبر کو انجینئرز ڈے کے موقع پر منعقدہ خون عطیہ کیمپ میں شرکت کی تھی۔ اسی دوران جونیئر انجینئر نشے کی حالت میں وہاں پہنچا اور بدتمیزی کرنے لگا۔ ملزم شراب سے بھری 200 گرام پانی کی بوتل لے کر جا رہا تھا۔ الزام ہے کہ اس نے اچانک اس کی گردن پکڑی اور زبردستی اس کے منہ میں بوتل ٹھونسنے کی کوشش کی۔ جب اس نے مزاحمت کی تو ملزم جے ای نے اسے زبردستی شراب پینے کی کوشش کی۔ متاثرہ لڑکی نے پولیس کو بتایا کہ یہ واقعہ جسمانی طاقت کا اچانک عمل تھا، جس سے وہ شدید زخمی اور غیر محفوظ محسوس کر رہی تھی۔ خاتون جے ای کے مطابق ملزم نے واقعے کے بعد نشے کی حالت میں خون کا عطیہ دیا۔ اپنی شکایت میں متاثرہ نے کہا کہ جائے وقوعہ پر محکمہ کے دیگر اہلکار موجود تھے۔

تہبیب کے زیر اہتمام لکھنؤ میں شاندار شعری شام

معروف شعراء نے کلام پیش کیا، لٹریری فیسٹیول کا اعلان

لکھنؤ: ادبی، ثقافتی اور تہذیبی پروگراموں کے لیے عالمی سطح پر پہچان رکھنے والی تنظیم تہبیب ※ کی جانب سے حضرت گنج میں واقع رائل کیفے میں ایک شاندار شعری شام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ محفل تہبیب کے منتظم، معروف دانشور اور صحافی جناب طارق فیضی کی لکھنؤ آمد کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ پروگرام کی میزبانی معروف مصنفہ و شاعرہ ماہِ طلعت صدیقی نے کی۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر ڈاکٹر طارق قمر نے پروگرام کی صدارت کی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر و صحافی معین علوی نے اپنے مخصوص اور سنجیدہ انداز میں انجام دیے۔ اس ادبی شام میں لکھنؤ کے علاوہ دہلی، رائے بریلی، اعظم گڑھ اور کانپور سے آئے ہوئے نامور فنکاروں اور شعراء نے شرکت کی۔ تقریب میں خصوصی مقرر کے طور پر جناب طارق فیضی نے کہا کہ تہبیب نے ہمیشہ ادبی وقار اور اعلیٰ معیار کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے بدلتے دور کی شاعری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ڈاکٹر طارق قمر جیسے علمی قابلیت اور مضبوط کردار والے شعراء ادبی افق پر موجود ہیں، تب تک ادبی مستقبل سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ شعری شام کے دوران "دلیل پختہ نہ تھی، معتبر حوالہ نہ تھا / چراغ جل تو رہے تھے مگر اجالا نہ تھا" جیسے عمدہ اشعار پیش کیے گئے۔ محفل میں ڈاکٹر طارق قمر، شاہد کمال، معین علوی، ڈاکٹر احمد ایاز، تارا اقبال، بھاونا شریواستو، ماہِ طلعت، افق اعظمی، محمد حفیظ، ایس ایم افضل، شاداب احمد اور منوج شرما نے اپنے کلام سے سماں باندھ دیا۔ اس موقع پر منتظمین کی جانب سے آئندہ ماہ لکھنؤ میں منعقد ہونے والے لٹریری فیسٹیول ※ کا اعلان بھی کیا گیا۔ پروگرام میں عاطف خان، نکہت پروین، صباحت آفرین، الحمرہ خان، سحر بانو، مہناز خان، یاسمین علوی، راج اسمرتی اور خالد عالم سمیت متعدد ادب دوست شخصیات موجود تھیں۔ آخر میں ماہِ طلعت صدیقی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، جس کے بعد عشائیے (ڈنر) کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

درگاہ شاہ مینا میں جشن غوث الوریٰ کا تیسرا جلسہ منعقد

درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جشن غوث الوریٰ درگاہ کے سجادہ نشین ومتولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز قاری معین الدین نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مولانا وجیہ الدین قادری دارالعلوم فیضان مصطفیٰ کھدرا نے حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی حیات مبارکہ و دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپؒ تمام اولیاء کے سرتاج ہیں اور آپ کی وہ ذاتِ گرامی ہے کہ آپ جب مادرِ شکم میں جلوہ افروز ہوئے تو اس کے بعد جتنے پارے آپ کی والدہ محترمہ نے تلاوت فرمائی اتنے کے آپ حافظ ہو کر دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے اپنی پوری حیات مبارکہ میں احکام خداوندی اور سنت رسول نیز تعلیمات رسول اکرم ﷺ کو عام کیا ہے۔ بے دین کو اپنی نگاہ کرم سے دائرہ اسلام میں داخل کر اس کا نہ صرف قلوب منور کر دیا بلکہ اس کی دنیا و آخرت میں کامیابی کا راستہ ہموار کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت غوث اعظمؒ والدہ سے اجازت لینے کے بعد جب بغداد شریف پڑھنے گئے تو آپ اپنی والدہ کی نصیحت کے مطابق سچ بولنے پر قائم ودائم رہے۔ آپ نے جھوٹ سے پرہیز کیا اس سے یہ نصیحت ملتی ہے کہ اگر ہم غوثِ اعظم کے ماننے والے ہیں تو حالات کیسے بھی ہوں ہمیں سچائی کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اور آپس میں اتحاد واتفاق کے ساتھ برائیوں سے دور رہ کر زندگی گزارنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غوثِ اعظمؒ کو دونوں جگہ کامیابی نصیب ہوگی۔ بارگاہِ غوثِ اعظمؒ میں قاری محمد اجمل، حافظ محمد گلفام، عبدالغنی، امیر حمزہ کے علاوہ دیگر نعت خواں نے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

یونانی کالج لکھنؤ کے 30 سے زائد طلبہ کامیاب

ابوالقاسم ساتویں، خالدہ نے آل انڈیا آٹھویں پوزیشن حاصل کی

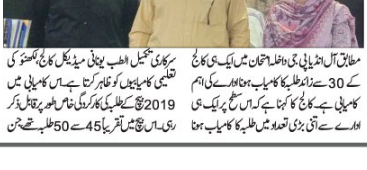

لکھنؤ۔ یونانی طبی تعلیم کے شعبے میں سرکاری تکمیل الطب یونانی میڈیکل کالج واسپتال، لکھنؤ نے آل انڈیا پوسٹ گریجویٹ داخلہ امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کالج کے 30 سے زائد طلبہ نے ایم ڈی/ایم ایس یونانی میں داخلے کے لیے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کامیابی کی خاص بات یہ ہے کہ آل انڈیا سطح پر کالج کے طالب علم ابوالقاسم نے ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ کالج کی طالبہ خالدہ نے آٹھویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ ایک ہی ادارے کے دو طلبہ کا ملک گیر سطح پر ٹاپ پوزیشن میں آنا کالج کے لیے خصوصی فخر کا موضوع ہے۔ کالج انتظامیہ کے مطابق آل انڈیا پی جی داخلہ امتحان میں ایک ہی کالج کے 30 سے زائد طلبہ کا کامیاب ہونا ادارے کی اہم کامیابی ہے۔ کالج کا کہنا ہے کہ اس سطح پر ایک ہی ادارے سے اتنی بڑی تعداد میں طلبہ کا کامیاب ہونا سرکاری تکمیل الطب یونانی میڈیکل کالج، لکھنؤ کی تعلیمی کامیابیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کامیابی میں 2019 بیچ کے طلبہ کی کارکردگی خاص طور پر قابل ذکر رہی۔ اس بیچ میں تقریباً 45 سے 50 طلبہ تھے، جن میں سے تقریباً 30 طلبہ نے پی جی داخلہ امتحان میں شرکت کی اور تقریباً 20 طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔ طلبہ کی اس کامیابی کو ان کی سخت محنت، اساتذہ کی رہنمائی اور کالج میں دستیاب تعلیمی سہولیات کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالقوی کے گزشتہ تقریباً ڈھائی سالہ دور میں ادارے میں مختلف تعلیمی اور انتظامی امور کو آگے بڑھانے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے، تعلیمی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے اور ادارے کے کام کاج کو بہتر بنانے کے لیے کئی اہم کوششیں کی گئی ہیں۔ آل انڈیا پی جی امتحان میں طلبہ کی یہ کارکردگی انہی کوششوں اور طلبہ کی محنت کا اہم نتیجہ مانی جا رہی ہے۔ کالج انتظامیہ نے طلبہ کی اس کامیابی میں ریاستی حکومت اور حکومت کی جانب سے ملنے والے تعاون کو بھی اہم قرار دیا ہے۔ پرنسپل سکریٹری جناب رنجن کمار کی سطح سے فراہم کی گئی سہولیات اور تعاون سے طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے میں مدد ملی ہے۔ کالج انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حکومت کی سہولیات، اساتذہ کی رہنمائی اور طلبہ کی محنت مل کر ادارے کو قومی سطح پر نئی کامیابیاں حاصل کرنے کی سمت آگے لے جا رہی ہیں۔ سرکاری تکمیل الطب یونانی میڈیکل کالج واسپتال، لکھنؤ میں یونانی طب کی گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ تعلیم دی جاتی ہے۔

کیمرہ مین سے لوٹ کا ماسٹر مائنڈ گرفتار

جعلی سٹے بکنگ کا جھانسہ دے کر لوٹا تھا کیمرا

لکھنؤ۔ دبگہ تھانہ علاقے میں کیمرہ مین کے ساتھ ہوئی لوٹ کی واردات میں شامل ماسٹر مائنڈ ملزم کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس معاملے میں پہلے ہی چار بدمعاشوں کو جیل بھیجا جا چکا تھا، لیکن پوری سازش رچنے والا یہ ملزم اب تک فرار چل رہا تھا۔ ہفتہ کے روز پولیس نے اسے کوڑا چوراہے کے قریب سے گرفتار کر لیا۔ معاملہ گزشتہ ماہ کا ہے، جب ایک کیمرہ مین کو کچھ لوگوں نے جعلی سٹے کی بکنگ کرانے کا جھانسہ دیا اور اسے جلا پور روڈ واقع جیہٹا کے سنسان علاقے میں لے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی موٹر سائیکل سوار بدمعاشوں نے کیمرہ مین کو گھیر لیا اور اس کا قیمتی کیمرا چھین کر فرار ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی متاثرہ شخص آمرپالی تھانہ علاقے میں واقع اپنے گھر سے دبگہ تھانے پہنچا اور پوری روداد سنائی، جس کی بنیاد پر پولیس نے نامعلوم بدمعاشوں کے خلاف لوٹ کا مقدمہ درج کیا۔ واقعے کے انکشاف کے لیے پولیس افسران کی ہدایت پر دبگہ تھانہ پولیس اور سرویلانس ٹیم نے مل کر کام شروع کیا۔ سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگالی گئی، مخبروں سے معلومات حاصل کی گئیں اور تکنیکی سرویلانس کی مدد لی گئی۔ اسی محنت کا نتیجہ رہا کہ تفتیش شروع ہونے کے چند ہی دن بعد پولیس نے چار ملزمان کو ملہا انڈر پاس کے قریب سے گرفتار کر لیا تھا۔

پوروتّر ریلوے
کھلا ای-ٹینڈر نوٹس:
NER-LJN-2026-248
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر/انجینئرنگ/شمال مشرقی ریلوے/لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کاموں کیلئے آن لائن "کھلا" ای-ٹینڈرس طلب کئے جاتے ہیں جس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:-
ای-ٹینڈر نمبر: NER-LJN-2026-248، کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے۔ لکھنؤ ڈویژن: گورکھپور۔ لکھنؤ سیکشن: سبھی ریل سیکشن (نیو/ایس ایچ.) کے 20 ریل پینل/فری ریل/ 2 ریل پینل/ 3 ریل پینل کی سائٹ پر (حسب جگہ یا سیس) ٹھیکیدار کے موبائل فلیش - بٹ ویلڈنگ پلانٹ کے ذریعہ فلیش - بٹ ویلڈنگ کا کام۔ (سینئر ڈویژنل انجینئر - اوّل - سوئم کے اختیاری حلقہ میں سال 26-2025 کے ایل.ڈبلیو.پی. کے منظور کام کے تحت)۔ تخمینی لاگت: -/₹-4,85,61,588، پیشگی رقم: -/₹-9,71,200، اختتامیہ مدت: 12 ماہ۔
نوٹ:- (1) درج بالا ای-ٹینڈر نمبر: -NER-LJN-2026-248 کیلئے ای-ٹینڈر بتاریخ 13-10-2026 کو 15:00 بجے تک اپلوڈ کئے جاسکتے ہیں اور اُسی دن وقت 15:00 بجے کے بعد ای-ٹینڈر کھولے جائیں گے۔ (2) مذکورہ بالا ای-ٹینڈر سے متعلق سبھی اطلاعات، کم از کم اہلیت، ضابطے وشرائط کی پوری تفصیلات شمال مشرقی ریلوے کے ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ ٹینڈر دہندہ ای-ٹینڈر فارم کو اپلوڈ کرنے سے قبل اس ای-ٹینڈر نوٹس سے متعلق ویب سائٹ پر دستیاب تصحیح نامہ (اگر کوئی ہو تو) کو بھی جانکاری میں لینا یقینی بنائیں۔
ڈویژنل ریل منیجر/ انجینئرنگ،
لکھنؤ
CPRO/W-342
ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان ہرگز سفر نہ کریں۔

بشریٰ بانو کا قصور یہ ہے

معصوم مرادآبادی

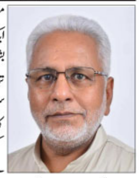

مغربی بنگال کیڈر کی ایک مسلم پولیس آفیسر بشریٰ بانو آج کل اپنے تبادلے کی وجہ سے سرخیوں میں ہیں۔ان کا تبادلہ محض اس لیے کردیا گیا ہے کہ انھوں نے ایک نجی گفتگو میں ''السلام علیکم، ماشاء اللہ اور جزاک اللہ'' جیسے دعائیہ کلمات ادا کئے تھے۔بس اسی سے فرقہ پرست اور مسلم دشمن عناصر کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگی اور انھوں نے بشریٰ بیگم کے اس 'اسلامی طرزعمل' کی شکایت بنگال کے ہوم سیکریٹری سے کردی۔نتیجہ یہ ہوکہ اگلے ہی دن ڈپٹی ایس پی کے عہدے سے ہٹا کر انھیں ایک غیراہم عہدے پر بھیج دیا گیا۔بنگال میں مسلم افسران کے ساتھ امتیازی سلوک کا یہ کوئی اکلوتا واقعہ نہیں ہے۔اس سے قبل یہ خبر منظر عام پر آئی تھی کہ گزشتہ دنوں جب وزیرداخلہ امت شاہ ایک سرکاری پروگرام میں شرکت کے لیے بنگال گئے تھے تو ان کے پروگرام سے مسلم افسران کو دور رکھا گیا تھا۔مسلم افسران کے ساتھ اس امتیازی سلوک کی شکایت ترنمول کانگریس کی ایم پی مہوا موئترا نے اقوام متحدہ کے کمشنر برائے انسانی حقوق سے تحریری طور پر کی ہے۔اس پر ہم آگے چل کر روشنی ڈالیں گے، آیئے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ بشریٰ بانو کا معاملہ کیا ہے۔

بشریٰ بانو انڈین پولیس سروس کی ایک فرض شناس اور دیانتدار آفیسر ہیں اور وہ اس عہدے تک بڑی محنت اور مشقت کے بعد پہنچی ہیں۔2021 میں ان کا تقرر مغربی بنگال کیڈر کے لیے ہوا اور وہ تب سے وہاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے۔اس حوالے سے انھوں نے گزشتہ دنوں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ریزیڈنشل کوچنگ اکیڈمی کے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک ویڈیو ریکارڈ کی اور اس کا آغاز 'السلام علیکم' سے کیا۔درمیان میں 'ماشاء اللہ' کہا اور اپنی ویڈیو کا اختتام 'جزاک اللہ' پر کیا۔یہ ویڈیو ہندو لیگل ایڈ نامی کسی انتہاپسند تنظیم کے ہاتھ لگی جس نے اسے خطرناک قرار دیتے ہوئے بنگال کے ہوم سیکریٹری کو بھیجا اور وہاں سے یہ سدرشن ٹی وی جیسے زہریلے چینل تک پہنچی جس نے اسے ''سول سروس جہاد'' سے جوڑ کر ہنگامہ شروع کردیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے ہی دن بشریٰ بانو کو ایڈیشنل ایس پی کے عہدے سے ہٹا کر ڈپٹی کمانڈنٹ بنا دیا گیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ واقعہ نئی دہلی میں منعقد برکس اجلاس کے دوروز بعد منظر عام پر آیا ہے جس میں حکومت نے مسلم ملکوں کے سربراہوں کا ریڈ کارپٹ استقبال کیا تھا اور اس اجلاس میں شریک مسلم نمائندوں اور ان کے عملہ کے لیے باقاعدہ عارضی مسجد قائم کی تھی۔اس انتظام وانصرام کا مقصد مسلم ملکوں کو یہ باور کرانا تھا کہ ہندوستان مذہبی رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا نقیب ہے، جبکہ زمینی حقیقت قطعی مختلف ہے کیونکہ ملک میں مذہبی رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں اور المیہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ حاکمان وقت کی سرپرستی میں ہورہا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے ایک نظر بشریٰ بانو کے کیریر پر ڈالتے ہیں جو خاصا متاثر کن ہے۔ بشریٰ بانو کی پیدائش اترپردیش کے ضلع قنوج کی ہے جو اپنی عطریات اور خوشبوؤں کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ بشریٰ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے مینجمنٹ اسٹڈیز میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔بعد کو وہ اسسٹنٹ پروفیسر کی ملازمت کرنے سعودی عرب چلی گئیں اور کچھ عرصہ بعد وطن واپس آکر انھوں نے یوپی ایس سی کا امتحان دوبار امتیازی نمبروں سے پاس کیا جس کے نتیجے میں وہ انڈین پولیس سروس کے لیے چنی گئیں۔وہ مغربی بنگال کیڈر کی 2021 کی آئی پی ایس آفیسر ہیں اور نہایت فرض شناس بھی ہیں۔انہی حصولیابیوں سے متاثر ہوکر انھیں علی گڑھ کے طلبہ کو خطاب کرنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ان کے جس ویڈیو پر تنازعہ کھڑا کیا گیا، اس میں انھوں نے طلباء اور طالبات کے ایک گروپ کی حوصلہ افزائی کی تاکہ وہ ملک کی تعمیروترقی میں اپنا حصہ ادا کرسکیں۔بشریٰ نے اس ویڈیو میں سعودی عرب سے ہندوستان کے انتہائی باوقار سرکاری عہدوں میں سے ایک تک پہنچنے کا اپنا سفر بیان کیا۔بشریٰ بانو نے اس ویڈیو میں یہ بھی بتایا کہ شادی اور گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود ان کے عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ان کی اس گفتگو کا مقصد طلباء اور خاص طور پر طالبات کو یہ باور کرانا تھا کہ اگر ان کے اندر حوصلہ اور لگن ہوتو وہ بھی زندگی کی جدوجہد میں بہت کچھ حاصل کرسکتی ہیں۔

ان سے 'غلطی' یہ ہوئی کہ انھوں نے علی گڑھ کی روایات کے مطابق طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے ''السلام علیکم، انشاء اللہ اور جزاک اللہ'' جیسے دعائیہ کلمات استعمال کئے جو ہر مسلمان اپنی گفتگو میں عام طور پر استعمال کرتا ہے۔بس ان ہی کلمات کی ادائیگی کو ان کا سب سے بڑا جرم قرار دے دیا گیا اور ایک شرپسند ٹی وی چینل نے اسے براہ راست 'یوپی ایس سی جہاد' سے جوڑ دیا۔کہا گیا کہ انھوں نے 'وندے ماترم' اور 'جے ہند' جیسے الفاظ کیوں استعمال نہیں کئے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندو مذہب کو ماننے والے پولیس افسران نجی گفتگو میں اپنی مذہبی اصطلاحات استعمال نہیں کرتے ہیں۔اصطلاحات کو تو چھوڑ دیجئے وہ پولیس کا اعلیٰ عہدہ سنبھالتے وقت باقاعدہ پنڈتوں کو بلاکر پوجا تک کراتے ہیں۔اس کا تازہ ثبوت تلنگانہ کے ڈی جی پی کا عہدہ سنبھالنے والے سینئر آئی پی ایس آفیسر مسٹر سی وی آنند ہیں جن کی ایک ویڈیو اس وقت سوشل میڈیا پر وائرل ہے۔اس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مسٹر آنند عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے دفتر میں اپنے اہل خانہ کی موجودگی میں پنڈتوں سے باقاعدہ پوجا کرارہے ہیں۔اس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض درج نہیں کرایا گیا جبکہ اس طرح کا طرزعمل پولیس مینول اور سیکولر کردار کے منافی ہے۔آپ کو یاد ہوگا کہ اترپردیش کے ایک پولیس افسر انوج چودھری کی ایک ایسی تصویر وائرل ہوئی تھی جس میں وردی پہنے ہوئے گدا لے کر مذہبی جلوس میں شامل ہوئے تھے۔اس کے علاوہ کانوڑ یاترا کے دوران جب پولیس افسران کانوڑیوں پر ہیلی کاپٹروں سے پھول برساتے ہیں یا ان کی سیوا کے نام پر ان کے پاؤں دباتے ہیں تو کسی کو اعتراض نہیں ہوتا مگر جب ایک مسلم خاتون پولیس آفیسر نجی گفتگو میں اپنے تہذیبی کلمات استعمال کرتی ہے تو اس پر طوفان برپا ہوجاتا ہے اور حکومت راتوں رات اس کا تبادلہ کردیتی ہے۔آپ کو یاد ہوگا کہ پولیس پہلے ہی اپنے روزمرہ کے کام کاج میں اردو، عربی اور فارسی کے الفاظ کا استعمال ترک کرچکی ہے اور ان الفاظ کی جگہ سنسکرت اور ہندی کے مشکل الفاظ بروئے کار لائے جارہے ہیں اور اب ''السلام علیکم، انشاء اللہ اور جزاک اللہ'' جیسے دعائیہ کلمات پر بھی گاج گررہی ہے۔اس کا واحد مقصد سرکاری نظام سے وابستہ ہر شئے کو اکثریتی تہذیب کا پابند بنانا اور مسلم تہذیب اور تمدن کو ملیامیٹ کرنا ہے۔

> سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندو مذہب کو ماننے والے پولیس افسران نجی گفتگو میں اپنی مذہبی اصطلاحات استعمال نہیں کرتے ہیں۔ اصطلاحات کو تو چھوڑ دیجئے وہ پولیس کا اعلیٰ عہدہ سنبھالتے وقت باقاعدہ پنڈتوں کو بلاکر پوجا تک کراتے ہیں۔اس کا تازہ ثبوت تلنگانہ کے ڈی جی پی کا عہدہ سنبھالنے والے سینئر آئی پی ایس آفیسر مسٹر سی وی آنند ہیں جن کی ایک ویڈیو اس وقت سوشل میڈیا پر وائرل ہے۔ اس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مسٹر آنند عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے دفتر میں اپنے اہل خانہ کی موجودگی میں پنڈتوں سے باقاعدہ پوجا کرارہے ہیں۔اس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض درج نہیں کرایا گیا جبکہ اس طرح کا طرزعمل پولیس مینول اور سیکولر کردار کے منافی ہے۔

اب آیئے مغربی بنگال میں مسلم افسران کے ساتھ برتے جارہے امتیازی سلوک کی بات کرتے ہیں، جس کا انکشاف پچھلے دنوں ترنمول کانگریس کی ممبر پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اپنے ایک ٹوئٹ میں کیا تھا اور اب انھوں نے اس کی شکایت اقلیتی امور کے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے نکولس لیورا سے کی ہے۔اپنے خط میں انھوں نے الزام لگایا ہے کہ تین مواقع پر سینئر مسلم آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسروں کو جولائی اور اگست میں امت شاہ کے بنگال کے دورے کے دوران تقریبات میں شرکت سے دور رکھا گیا جبکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے افسران کو پروگرام میں شامل ہونے دیا گیا۔انھوں نے اس سلسلے میں سلی گوڑی کے پولیس کمشنر وقار رضا، مغربی بنگال پولیس اسپیشل ٹاسک فورس کے سربراہ جاوید شمیم اور ایک سینئر آئی اے ایس افسر خلیل احمد کا ذکر کیا۔انھوں نے ان واقعات کو ''جان بوجھ کر باہر رکھنے'' کی مثال قرار دیا۔موئترا نے لکھا کہ اس طرح کے رویے سے اقلیتی برادریوں کے اعتماد اور سلامتی پر اثر پڑسکتا ہے۔مہوا نے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی سے درخواست کی ہے کہ وہ حکومت ہند سے افسروں کو دور رکھنے کی وجہ بتانے اور اس کے لیے ذمہ دار اتھارٹی کی جانکاری طلب کریں۔مہوا نے امت شاہ کے دوروں سے متعلق سی سی ٹی وی فوٹیج، ٹور ڈائری اور دیگر ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔اپنی شکایت میں موئترا نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ اور شہری وسیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کی دفعات کا حوالہ دیا۔واضح رہے کہ کچھ دن پہلے جب اس معاملے میں مہوا موئترا نے ٹوئٹ کیا تھا تو ان کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرائی گئی اور انھیں پوچھ تاچھ کے لیے ڈائمنڈ ہاربر پولیس اسٹیشن طلب کیا گیا تھا۔اس واقعہ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہندتوا کی نئی لیبارٹری مغربی بنگال میں عام مسلمان ہی نہیں بلکہ اعلیٰ افسران بھی نشانے پر ہیں۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

انصاف کو بندوق پسند ہے!

پرشانت ماتھر

ہر انسان کی اپنی پسند ہوتی ہے اور یہ پسند بالکل ذاتی ہوتی ہے۔اس پسند کے پس پردہ جذبات کارفرما ہوتے ہیں، بچپن کے تجربات ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کچھ پسند موروثی ہوں۔ اس لیے ہمیں لوگوں کی پسند کا موازنہ یا اس کی تنقید کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔کسی کو لال رنگ پسند ہے تو کسی کو ہرا۔کسی کو بھنڈی پسند ہے تو کسی کو کدو۔ہوسکتا ہے کہ کسی کروڑ پتی کو پہناوے میں کوئی دلچسپی نہ ہو، وہیں کسی فقیر کو دن میں آٹھ بار، ہر پہر کپڑے بدلنا پسند ہو۔لیکن کسی بھی قیمت پر ہم ایک کو دوسرے سے بہتر نہیں مان سکتے۔ہاں، لیکن ہم کسی حد تک یہ سمجھنے کی کوشش کرسکتے ہیں کہ فلاں شخص کو یہ خاص چیز پسند کیوں ہے یا اس پسند کے پیچھے کیا وجہ ہے۔

میں یہ سب اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ مجھے حال ہی میں ایسا محسوس ہوا کہ انصاف کو بلیٹ پسند ہے۔بریلی میں کچھ دن پہلے ایک صاحب گرفتار ہوئے کیونکہ انہوں نے ایک بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے نعرے لگائے، 'گستاخ نبی کی سزا، سرتن سے جدا، سرتن سے جدا' ان کی ضمانت کی اپیل کو خارج کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ نعرہ 'جے شری رام' یا 'اللہ اکبر' جیسے بے ضرر نعروں کی طرح نہیں ہے۔اس نعرے میں لوگوں کو بھڑکانے کا ارادہ صاف نظر آرہا ہے۔

وہیں، سال 2020 میں کئی بھیڑوں سے خطاب کرتے ہوئے انوراگ ٹھاکر اور پرویش ورما نے نعرہ لگایا تھا، 'دیش کے غداروں کو، گولی مارو #لوں کو' اس پر برندا کرات نے عدالت میں اس نعرے کو اشتعال انگیز قرار دینے کی درخواست دی۔لیکن نچلی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک کسی کو بھی یہ نعرہ لگانے میں کوئی قابل گرفت جرم نظر نہیں آیا۔بہت سے لوگوں کو اس فیصلے میں تعصب نظر آیا۔ان سب سے میری درخواست ہے کہ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے ان فیصلوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ان دونوں نعروں میں دو الگ الگ ہتھیاروں کا استعمال ہوا ہے-ایک میں چاقو یا تلوار اور دوسرے میں پستول یا بندوق۔ گناہ کے نظریے سے تو دونوں ہتھیاروں کو برابر سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ دونوں ہی ہتھیار اپنے اپنے طریقے سے چوٹ پہنچانے یا جان سے مار ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔بحث کے لیے فرق اور امتیاز کے سلسلے میں کئی طرح کے دلائل پیش کیے جاسکتے ہیں۔ چاقو یا تلوار بہت پرانے قسم کے ہتھیار ہیں، جبکہ پستول یا بندوق جدید ہیں۔پستول سے آپ بغیر بتائے، بغیر اپنے جذبات ظاہر کیے، دور سے اور چھپ کر بھی وار کرسکتے ہیں۔اس میں طاقت کا استعمال بھی کم ہے، کیونکہ اس کے استعمال میں صرف ایک گھوڑا دبانا پڑتا ہے؛ جھنجھٹ بھی کم ہے، کیونکہ آپ کے شکار کو جوابی حملہ کرنے کا موقع ہی نہیں مل پاتا۔

اس کے برعکس چاقو سے آپ کو قریب سے ہی وار کرنا پڑتا ہے، الا یہ کہ آپ کسی سرکس میں وہیل آف ڈیتھ کے کھیل میں چاقو پھینکنے کا کام نہ کرتے ہوں۔چاقو کو کسی پر چلانے یا جسم میں داخل کرانے کے لیے بہت طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

> ایک صاحب بھیڑ کے سامنے 'گستاخ نبی کی سزا، سرتن سے جدا' کہنے کی پاداش میں گرفتار ہوئے اور ان کی ضمانت کی اپیل کو خارج کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا کہ اس نعرے میں بھڑکانے کا ارادہ صاف نظر آرہا ہے۔حالاں کہ، اس سے کچھ سال قبل 'دیش کے غداروں کو، گولی مارو #لوں کو' کے نعرے میں نچلی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک کسی کو بھی کوئی قابل گرفت جرم نظر نہیں آیا تھا۔ بہت زیادہ سوچ بچار کے بعد لگتا ہے کہ یہ پسند کا معاملہ ہے اور انصاف کو بندوق پسند ہے۔

چاقو کے معاملے میں یہ امکان بھی بہت زیادہ ہوتا ہے کہ آپ کے شکار کے پاس بھی چاقو ہو۔نہیں بھی ہونے پر آپ کے شکار کے پاس اپنے آپ کو بچانے کا پورا موقع ہوتا ہے، یعنی کاٹ پیٹ، گتھم گتھا، اٹھا پٹخ۔تو چاقو والا طریقہ نسبتاً کافی بھونڈا ہے۔ لیکن کیا ان امتیازات کی بنیاد پر ہم پورے اعتماد کے ساتھ ایک ہتھیار کو دوسرے ہتھیار سے بہتر مان سکتے ہیں؟

اگر جذباتی طور پر دیکھا جائے تو دونوں طریقوں میں درد کی شدت کا پہلے سے اندازہ لگانا مشکل ہے۔کاٹنے یا مارنے والے نے شکار کے جسم کے کس حصے پر، کتنی دور سے، کس زاویے سے اور کتنی طاقت کے ساتھ وار کیا ہے، درد کی شدت ان ویری ایبلو پر منحصر کرتی ہے۔اتنے سارے ویری ایبلو سے ظاہر ہے کہ درد کی شدت کے امکان تقریباً لامحدود ہوسکتے ہیں۔دل میں چاقو یا بلیٹ لگی تو فوراً خاتمہ اور اگر جانگھ پر لگ گئی تو کئی دن تک 'باپ باپ' کرتے رہنا پڑسکتا ہے۔اس پیچیدہ دلیل کی بنیاد پر بھی چاقو اور پستول میں امتیاز کرنا منطقی نہیں لگتا۔اور پھر درد برداشت کرنے کی صلاحیت بھی سب کی الگ الگ ہوتی ہے۔

آخرکار بہت سوچ بچار کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عدالت کے ان فیصلوں کے پسِ پردہ جذبات کی کارفرمائی ہے اور یہ پسند کا معاملہ ہے۔انصاف کو بندوق پسند ہے۔پسند پر سوال تو نہیں اٹھا سکتے، لیکن اس پسند کے پس پردہ وجوہات کو سمجھ سکتے ہیں۔ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ بچپن میں انصاف کے ساتھ چاقو کو لے کر کوئی واقعہ پیش آیا ہو، مثلاً کسی نے چاقو سے ڈرایا ہو اور پھر وہ خوف دل میں بیٹھ گیا ہو۔اس وجہ سے ممکن ہے کہ چاقو کا ذکر آتے ہی انصاف کے دل میں ہلچل ہونے لگتی ہو۔

یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چاقو یا تلوار کے لیے لائسنس کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسی لیے آج کل ملک میں بہت سے گروہ تلواریں لیے سڑکوں پر گھومتے رہتے ہیں۔اسی وجہ سے تلوار کی وقعت میں خاصی کمی آ گئی ہے۔اور وہیں پستول کے لیے لائسنس چاہیے، جو سب کے بس کی بات نہیں۔اسی لیے پستول کا الگ ہی رتبہ ہے۔میرے خیال میں ایک اہم وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ انصاف ترقی پسند ہے۔اس لیے اس کی یہ سوچ ہے کہ تشدد کے طریقے کو بھی جدید ہونا چاہیے۔سماجی تشدد کے طور طریقوں میں ہمیں چاقو اور تلواروں سے یقینی طور پر آگے بڑھ جانا چاہیے۔

تو اب جب یہ صاف ہے کہ انصاف کو بلیٹ پسند ہے، تو مجھے لگتا ہے کہ یہ بات عدالتوں کو سرکاری طور پر پورے ملک کو بتا دینی چاہیے۔اس سے لوگ بلاوجہ چاقو اور تلواروں پر وقت اور توانائی ضائع نہیں کریں گے۔ ایک ہی پسند کے ہتھیار استعمال کرنے پر مقابلہ برابری کا ہوگا۔

آج جب مذہب سے غداری اور ملک سے غداری کو برابر کا جرم مانا جارہا ہے، اس بات کی منادی بہت ضروری ہے۔☆

(پرشانت ماتھر ایڈورٹائزنگ اور مارکیٹنگ کے پیشہ سے وابستہ تھے اور اب ایک ٹریننگ کمپنی چلاتے ہیں جس کی اینالیٹکس اور مصنوعی ذہانت میں مہارت ہے۔)

مسلم پرسنل لاء بورڈ کی مصلحت کے نام پر ناکام قیادت

مدثر احمد، شیموگہ

حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ نے کہا تھا کہ ''وہ احتیاط جو بزدلی کا تحفہ دے، وہ پرہیز جو حالات سے گریز سکھائے، وہ صبر جو ظلمِ مسلسل کی حسین تعبیر تلاش کرے اور وہ برداشت جو بے عملی تک پہنچادے، زندہ افراد اور زندہ اداروں کے لیے ناقابلِ قبول ہے اور نہ گوارا ہے۔''مولانا رحمانیؒ کا یہ قول [illegible]

اجازت نہ ملنے کو احتجاج سے پیچھے ہٹنے کی وجہ بنانا عوام کے لیے قابلِ فہم نہیں۔

ماضی کو چھوڑیے، حالیہ مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ دہلی میں مسلم خواتین پُرامن احتجاج کرتی رہی ہیں، کسانوں نے احتجاج کیا، طلبہ وطالبات نے اپنی آواز بلند کی اور وکلا نے بھی احتجاج کیا۔ایسے میں یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر دوسرے طبقات اپنے مطالبات کے لیے سڑکوں پر آسکتے ہیں تو مسلم پرسنل لا بورڈ اجازت نہ ملنے کو رکاوٹ کیوں سمجھتا [illegible]

تنظیم ہے تو اس سے توقع بھی یہی کی جاتی ہے کہ مشکل وقت میں وہ قوم کو راستہ دکھائے، رکاوٹ کے سامنے رک نہ جائے اور صرف خطوط اور بیانات تک محدود نہ رہے۔

اگر لیٹر پیڈ بورڈ کے ذمہ داران بے باک اور بے خوف ہوکر شعوری طور پر مسلمانوں کی قیادت کرسکتے ہیں تو انہیں یہ ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے تو پھر قیادت سے استعفیٰ دینے کا اعلان کرنا چاہیے۔قوم کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو بات کرنے کے ساتھ عملی میدان میں بھی موجود ہو۔

[illegible]

کرنے کے قابل نظر نہیں آتی۔زمانہ جس تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اس سے نمٹنے کی صلاحیت نئی نسل، خصوصاً Gen Z، میں زیادہ نظر آتی ہے۔عمومی طور پر پرانی قیادت اگر وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو تبدیل نہ کرے تو وہ فرسودہ ہوجاتی ہے۔

ہر دور میں تبدیلی نئے خیالات اور نئی نسل کے ذریعے آتی ہے۔ہندوستان میں امتِ مسلمہ کو بھی ایک تبدیلی اور ایک نئے انقلابی اندازِ فکر کی اشد ضرورت ہے۔اب مسلم پرسنل لا بورڈ کے بارے میں یہ تاثر بڑھ رہا ہے کہ وہ آل انڈیا لیٹر پیڈ بورڈ [illegible]

پوری ملتِ اسلامیہ فرقوں، مسلکوں، گروہوں، اداروں، مسجدوں اور خانقاہوں میں بکھری ہوئی ہے۔متحد ہونے کے آثار بھی بہت کم نظر آتے ہیں۔اس کے باوجود ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہم سب کا اپنا حق ہے۔اتحاد نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ظلم کے خلاف آواز بھی خاموش کردی جائے۔

آج ہندوستانی مسلمانوں کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو موجودہ دور کی رفتار کو سمجھ سکے، نئے حالات کا سامنا کرسکے، بے خوف ہوکر اپنی بات کہہ سکے اور عملی طور پر قوم کی رہنمائی کرسکے۔نئی نسل کو صرف جلسوں میں شریک کرنے یا سوشل میڈیا پر استعمال کرنے کے بجائے قیادت اور فیصلہ سازی میں بھی جگہ دینا ہوگی۔زمانہ بدل چکا ہے، اس لیے قیادت کے انداز بھی بدلنے چاہییں۔ ہر دور اپنی نئی قیادت پیدا کرتا ہے۔آج وقت کا تقاضا ہے کہ نئی نسل آگے آئے، پرانی قیادت اپنی کارکردگی کا جائزہ لے اور مسلم ادارے خود کو موجودہ حالات کے مطابق تبدیل کریں۔ہندوستانی مسلمانوں کو ایک ایسے انقلاب کی اشد ضرورت ہے جو انہیں بے عملی، مصلحت اور خاموشی سے نکال کر عملی جدوجہد، اتحاد اور مؤثر قیادت کی طرف لے جائے۔[illegible] ☆☆☆

9986437327

خدانے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

آزادی کے بعد آپریشن پولو کے نام پر حیدرآباد میں جو کچھ م یں ہوا اب اس کے باہ وزعی نی شاہدین می ں مرکھپ گئے ہوں گے۔لیکن کچھ کتابوں کے اوراق اور کچھ اپنے بزرگوں کی زبانی جو کچھ ہم نے پولیس ایکشن کے نام پر سنا ہے، وہ یقیناً تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔یقیناً ماضی کی غلطیوں اور سانحات سے سبق لے کر ہمیں پہلے حال اور پھر مستقبل کو سدھارنا چاہیے۔۔اس وقت کے اقعات اور آج کے حالات میں کوئی بہت فرق محسوس نہیں ہوتا۔پولیس ایکشن سے پہلے کے جو حالات تھے، وہ اس وقت کے جذباتی، جوشیلے قائدین کی حماقتوں کا نتیجہ تھے، جنہوں نے حالات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کیا اور نہ ہی انھیں حیدرآباد کو ہندوستان میں شامل کرنے والی فوج کی طاقت کا کوئی اندازہ تھا۔جذباتی نعروں نے دوسروں کو مشتعل کیا اور پھر ہم خود اپنی عظمت، شان وشوکت اور یہاں تک کہ حکومت سے محروم ہوگئے۔

اس دوران ہم نے کوشش کی کہ دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔اس میں کامیاب بھی ہوئے، نئے نئے راستے کھلے۔اللہ نے وسائل سے نوازا، مگر ہم نے اس کی قدر نہیں کی۔خود کو ماضی کی بھول بھلیوں میں بھٹکتا چھوڑ دیا، جس کا فائدہ ہماری مذہبی اور سیاسی قیادت نے خوب اٹھایا۔کل کے حلات کا آج کے حالت سے موانہ یا تقابل کیا جائے تو بہت فرق نظر نہیں آتا۔آپ دیکھیں کہ ملک کی تقسیم کے نام پر شمالی ہند کے مسلم فسادات، ایک برس بعد پولیس ایکشن کے نام پر مسلمانوں کا قتلِ عام ہوا، جاگیریں چھین لی گئیں، ملازمتیں ختم کردی گئیں اور پھر آزادی کے سات دہائیوں کے بعد کا جائزہ لیتے ہیں تو لگتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرارہی ہے۔آج ڈنکے کی چوٹ پر کھلے عام ببانگ دہل مسلمانوں کے خلاف ہر شعبہ حیات میں کارروائی کی جارہی ہے۔انہیں غیرملکی قرار دینے کی سازشیں کامیاب ہورہی ہیں اور انہیں پہلے بے گھر اور پھر ملک بدر کیا جارہا ہے۔مذہبی تشخص، تہذیب، زبان کو مٹانے کی طاقت کے زور پر کوشش کی جارہی ہے۔تازہ مثال مغربی بنگال کی مسلم خاتون آئی پی ایس عہدیدار بشریٰ بانو ہیں، جنہیں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے آن لائن خطاب کے دوران ''السلام علیکم'' اور ''جزاک اللہ'' کہنے پر دوسرے مقام پر نہ صرف تبادلہ کردیا گیا بلکہ ان کے عہدے کو گھٹادیا گیا۔یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے۔کیونکہ السلام علیکم، ان شاء اللہ اور جزاک اللہ تو بیشتر غیرمسلم حضرات بھی کہتے ہیں اور یہ مسلمانوں کا مذہبی معاملہ ہے۔ان سے ان کا یہ حق چھینا نہیں جاسکتا، مگر یہ اندھیر نگری، چوپٹ راج کا دور ہے۔چونکہ ہم تعداد اور ملک میں دوسری بڑی اکثریت ہونے کے باوجود بے وزن ہیں، ہماری قیادت بے دم ہے، جس کی سزا پوری قوم بھگت رہی ہے۔

پولیس عہدیدار لاؤڈ اسپیکر پر اذان، نماز، اجتماعات پر پابندی عائد کررہے ہیں۔آج تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو دیش دروہی قرار دے کر مقدمہ چلائے بغیر جیلوں میں سڑایا جارہا ہے۔ایک طرف وزیراعظم عرب اور مسلم دیشوں کا دورہ کرکے وہاں کے حکمرانوں سے اس طرح گرم جوشی سے گلے ملتے ہیں، گویا برسوں پہلے کسی میلے میں بچھڑے ہوئے دو بھائی اچانک مل جاتے ہیں لیکن ان کے اپنے ملک میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم، ناانصافیوں پر خاموش رہتے ہیں۔سب سے برا حال یوپی، آسام، اتراکھنڈ اور بہار کا ہے۔پولیس کی موجودگی میں سابق ایم پی اور ایم ایل اے رہنے والے کو گولی ماردی جاتی ہے اور چیف منسٹر دوسروں کو دھمکی دیتا ہے کہ ان کا حال بھی عتیق احمد جیسا کردیا جائے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کس کے اشارے پر یہ سازش کی گئی ۔اس کے بعد ان لوگوں کو کیا بنا جو ودیشی اسلحہ لے کر آئے تھے ان کو کس نے اتنی معلومات بہم پہونچائی، کچھ پتہ ہی نہیں چل سکا۔ٹائیں ٹائیں فش۔

دہلی میں سوال پوچھنے والی دو مسلم خاتون صحافیوں کو پولیس اسٹیشن لاکر مارپیٹ کی جاتی ہے۔یوگی سے سوال کرنے والی غیرمسلم خاتون صحافی کو اس ٹی وی چینل سے نکال دیا جاتا ہے، جس کے لئے وہ کام کرتی رہی، اسے مسلسل دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں۔غازی آباد کے لونی علاقے کے حاجی سلمان نے لونی کی ایک سڑک کی ویڈیو کلپ سوشل میڈیا پر شیئر کی، جس سے لونی کے ایم ایل اے نند کشور کی بدترین کارکردگی کا ثبوت ملتا ہے۔جس پر حاجی سلمان کے گھر پر غنڈے بھیجے گئے۔پھر ایف آئی آر درج کرواکے جیل بھیج دیا گیا، جیل میں بھی مبینہ طور پر 12 ستمبر کو بعض قیدیوں نے حاجی سلمان پر جان لیوا حملہ کیا۔اندیشہ ہے کہ حاجی سلمان کو جیل میں نقصان پہنچایا جائے گا۔ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے حق میں حالات سازگار نہیں ہیں۔یا پھر کچھ ایسے چاپلوس قسم کے لیڈر اور افسران ہیں جو اپنی سطح سے سب کچھ کررہے ہیں اور حکومت کی بدنامی ہورہی ہے۔ان حالات کے ذمہ دار کون ہیں؟ ایمانداری سے خود کا جائزہ لیں۔ہم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری اور اپنی قبر خود کھودی ہے۔تمام سہولتیں اور مسائل ہونے کے باوجود ہم نے ووٹ کی قدر نہیں کی اور ہر الیکشن کے موقع پر 50 فیصد بالغ مسلم آبادی پولنگ بوتھ سے دور رہی۔بتایا جاتا رہا کہ ہمارے ووٹ، ہمارے دستوری حقوق کے تحفظ کی ضمانت ہے، مگر ہم نے پرواہ نہیں کی۔آج ہم میں سے اکثر اس دستوری حق سے محروم ہو رہے ہیں۔اگر اب بھی اس نقصان کی تلافی کا موقع ہے تو وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ماضی کی عظمت پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ حال کی حقیقتوں کا بھی بے لاگ جائزہ لیں۔صرف اپنے تباہی کا ماتم کرنے سے حالات نہیں بدلیں گے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جو روپ سنوارے آپ کا۔۔۔میک اپ ٹولز کی صفائی پر توجہ دیجیے

میک اپ کے لیے رنگوں کا انتخاب اور پھر ان کا استعمال موقع کی مناسبت سے کرنا ضروری ہے، میک اپ کے لیے برش ایک انتہائی اہم آلہ ہے کہ اس کے بغیر میک اپ ہی نہیں ہوسکتا، اس لیے اس کی صفائی بھی ہر بار ضروری ہے

نرگس ارشد رضا

میک اپ کرنا ایک آرٹ ہے، جس طرح ایک مصور اپنے فن پارے کے لیے مختلف رنگوں کا اس مہارت سے استعمال کرتا ہے کہ تصویر بالکل اصل معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح میک اپ کے لیے بھی رنگوں کا انتخاب اور پھر ان کا استعمال موقع کی مناسبت سے کرنا ضروری ہے۔

گئے وقتوں میں میک اپ کے صرف کاجل، سرمہ، دنداسہ اور پاؤڈر کو ہی سمجھا جاتا تھا یا پھر خواتین گھر کی ہی کچھ اشیا جیسے ملائی، لیموں، دودھ اور اسی قسم کی دیگر قدرتی اشیا کو اپنے حسن و آرائش کے لیے استعمال کرتی تھیں اور ان میں سب سے دل چسپ بات تو یہ ہے کہ ان کو بغیر کسی دوسری چیز کی مدد سے انگلیوں اور ہاتھوں سے لگالیا جاتا تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں میک اپ کی دنیا میں انقلاب برپا ہوا، وہیں میک اپ لگانے کے ٹولز میں بھی بے شمار اقسام سامنے آئیں۔

صرف آنکھوں کے میک اپ کے لیے ہی ایک نہیں، بلکہ تین سے چار قسم کے برش استعمال ہوتے ہیں اسی طرح بلش اون اور لپ اسٹک، فاؤنڈیشن، پرائمر، بیس وغیرہ کے لیے بھی ایک کے بہ جائے کئی قسم کے برش استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن اہم مسئلہ ان برشز اور اشیا کی صفائی کا ہے، جنہیں آپ میک اپ لگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یاد رہے یہ اشیا جتنی صفائی اور حفاظت سے رکھی جائیں گی، اتنے ہی لمبے عرصہ تک کارآمد رہیں گی۔ میک اپ کی مختلف اشیا کی صفائی کیسے کی جائے، اس کے درج ذیل تراکیب پر عمل کرنا ضروری ہے۔

میک اپ کے لیے استعمال ہونے والی سب سے اہم چیز اسفنج ہے، جو فاؤنڈیشن یا دوسرے میک اپ اشیا کو جلد پر لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس کا ہر بار صاف کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ اسفنج کی صفائی کے لیے سب سے پہلے اسے نیم گرم پانی سے دھولیں۔ اس کے بعد اسفنج کے اوپر کسی شیمپو یا لیکوئیڈ سلوشن کے چند قطرے ڈالیں اور اسے اچھی طرح صاف کریں۔

خوب جھاگ بن جائے، تو ٹھنڈے صاف پانی سے اس وقت تک دھوئیں، جب تک اس میں موجود تمام جھاگ مکمل طور پر نہ نکل جائے۔ اب اسے قدرتی ہوا میں خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ اسفنج کی صفائی چند بار کے میک اپ استعمال کے بعد کرلینی چاہیے۔ اس کے علاوہ اگر ہر میک اپ کے بعد اسے صرف گرم پانی سے ہی دھولیا جائے، تو اس پر جراثیم پیدا نہیں ہوں گے اور جلد کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچے گا اور اسفنج لمبے عرصہ تک قابل استعمال رہے گا۔

میک اپ کے لیے برش ایک انتہائی اہم آلہ ہے کہ اس کے بغیر میک اپ ہی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اس کی صفائی بھی ہر بار ضروری ہے۔ میک اپ برشز کی صفائی کے لیے صرف برش والے حصہ کو پانی میں بھگوئیں اور اس میں تھوڑی سی مقدار بے بی شیمپو کی شامل کردیں۔ دس منٹ تک برش کا بالوں یا روئیں والا حصہ اس میں رکھا رہنے دیں، بعد میں ٹھنڈے پانی سے اس وقت رکھ دیں، جب تک کہ اس میں سے شیمپو کا سارا جھاگ ختم نہ ہوجائے۔ اپنے برش کو جراثیم سے دور رکھنے کے لیے دو حصے پانی میں ایک حصہ سفید سرکہ شامل کرکے برشوں کو ایک سے دو منٹ تک اس محلول میں رکھ دیں اور پھر صاف پانی سے دھولیں۔ ایک صاف ستھرے تولیے کی مدد سے ان برشوں کو خشک کرکے رات بھر سوکھنے کے لیے چھوڑ دیں اور پھر استعمال کریں۔ برشوں کی ہر ہفتہ صفائی انہیں اور آپ کی جلد کو جراثیم سے دور رکھے گی۔

ہیئر برش کی صفائی کے لیے سب سے پہلے اس میں سے تمام میل، گندگی اور رہ جانے والے بالوں کو نکالیں۔ اس ضمن میں ٹوتھ پک یا کنگھی سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد کسی اچھے شیمپو کو پانی میں ملاکر اس میں اپنے برشوں کو دس سے پندرہ منٹ تک بھگوکر رکھ دیں، پھر ایک فالتو ٹوتھ برش کی مدد سے اسی محلول میں ہیئر برش کے دانوں کو اچھی طرح صاف کرکے سادے پانی سے دھولیں۔ برش کی صفائی کا یہ عمل مہینے میں ایک بار کرنا ضروری ہے۔

دھات سے بنے ہوئے میک اپ کی دیگر اشیا جیسے کہ ٹوئزر، آئی لیش کرلر، آئی بروٹریمر، نیل کٹر اور نیل فائلر وغیرہ کی صفائی کے لیے اینٹی بیکٹریل صابن اور پانی کا استعمال کریں۔ اس کے بعد انہیں صاف تولیے سے خشک کرلیں۔

دھات سے بنے ہوئے ان ٹولز کی صفائی ہر استعمال کے بعد کرنا ضروری ہے، کیوں کہ ان پر جراثیم بہت جلد پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر انہیں استعمال کے بعد ایسے ہی چھوڑ دیا جائے، تب یہ آپ کی جلد کے لیے انتہائی نقصان دہ ہوسکتے ہیں۔ صفائی کے بعد انہیں اچھی طرح خشک کرکے کسی صاف ستھرے ڈبے میں رکھیں۔

☆☆☆☆

جلد چمکے چندن وار: صندل کے چند آزمودہ ماسک

صندل کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی خوش بو سے فضا بہت دیر تک معطر رہتی ہے، صندل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا ذکر شعروں اور گیتوں میں بھی ملتا ہے

صدف آصف

صندل ایک خوش بودار پیلے رنگ کی لکڑی کا برادہ ہے، جو جلد کی حفاظت اور دل کشی میں بہت معاون ہے۔ اسے چندن کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ صندل کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی خوش بو سے فضا بہت دیر تک معطر رہتی ہے۔ صندل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا ذکر شعروں اور گیتوں میں بھی ملتا ہے۔ خواتین کے استعمال کی بہت ساری آرائشی مصنوعات، جیسے فیشل، تیل اور کریم وغیرہ میں شامل کرکے اسے مزید موثر بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں صندل کے ماسک کی کچھ گھریلو ترکیبیں پیش کی جارہی ہیں، جن کا استعمال نہ صرف جلد کے لیے مفید ہے، بلکہ یہ چہرے کی دل کشی میں اضافے کا باعث بھی بنے گا۔ اگر آپ کے چہرے کی جلد پر کسی قسم کی الرجی ہے، تو ماسک لگانے سے پہلے ہتھیلی کی پشت پر لگا کر ماسک کا اثر دیکھ لیں، اگر کوئی مضر اثر نہ ہو تو بہ آسانی استعمال کریں۔

☆عرق گلاب اور صندل: یہ بہت آسان گھریلو ماسک ہے، ایک پیالے میں دو چمچے صندل کا چورا ڈالیں، اس کے بعد اتنا عرق گلاب ملائیں کہ وہ گاڑھا محلول بن جائے، اس میں کوئی گٹھلی نہیں رہے۔ اب صاف چہرے اور گردن پر یہ ماسک لگائیں اور 20 منٹ بعد ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھے گا۔

☆جو، صندل: ایک بلینڈر میں دو چمچے صندل کا چورا، ایک چمچا دلیہ، چند گلاب کی پتیاں اور پانی ڈال کر بلینڈ کرلیں۔ اس کا ماسک لگانے سے پہلے دودھ سے چہرہ صاف کریں، اس کے بعد روئی میں عرق گلاب لگا کر چہرے پر لگائیں، جب خشک ہوجائے، تو گاڑھا محلول والا ماسک چہرے پر پھیلا کر لگائیں، یہاں تک کہ ماسک خشک ہوجائے۔ اس کے بعد ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں۔ یہ جلد کو صحت منداور چمک دار بناتا ہے۔

☆ہلدی، صندل کا ماسک: ایک شیشے کی پیالی میں، دو چمچے صندل کا برادہ ڈالیں، اس کے بعد ایک چمچا ہلدی ملائیں۔ ان دونوں کو ملانے کے بعد اس میں تین چمچے شہد ملادیں۔ جب تینوں اجزا ایک جان ہوجائیں، تو چہرے پر یہ ماسک لگائیں اور 20 سے 25 منٹ کے لیے لگا رہنے دیں اور پھر دھولیں۔

☆دودھ، صندل کا ماسک: کچے دودھ میں صندل ملاکر چہرے پر ہلکے ہاتھوں سے مساج کریں اور پھر پندرہ منٹ بعد جب خشک ہو جائے، تو منہ دھولیں۔ یہ ماسک موسم گرما میں جلد کے لیے بے حد مفید ہے۔ خاص طور پر دھوپ سے جھلسے ہوئے چہرے کو صاف کرنے میں خاصا معاون ہے۔

☆سیب، صندل ماسک: سیب کا چھلکا اتار کر ایک چمچا گودا نکال لیں اور اس میں ایک چمچا صندل کا برادہ ملانے کے بعد اسے عرق گلاب سے تر کریں۔ اس کے بعد چہرے پر پھیلا کر لگائیں، 20 منٹ بعد چہرہ دھولیں۔ یہ ماسک مردہ اور بے رونق جلد کے لیے اکسیر ہے۔

☆ملتانی مٹی اور صندل: ایک پیالی میں ایک، ایک چمچا ملتانی مٹی اور صندل کا چورا، لے کر اس میں لیموں کا رس اور عرق گلاب ملاکر محلول بنالیں، اس ماسک کو چہرے پر انگلیوں کی مدد سے لگائیں، جب اچھی طرح سے سوکھ جائے، تو منہ دھولیں۔ یہ ماسک جلد پر بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات کو کم کرتا ہے اور جلد پر پڑنے والی لکیروں اور جھریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆کھیرے، صندل ماسک: دو چمچے کھیرے کے رس میں صندل کا چورا ملاکر گاڑھا ماسک چہرے پر پھیلا کر لگائیں، 20 منٹ بعد دھولیں، یہ ماسک چہرے کی جلد کو تازہ کرتا ہے۔ ☆☆☆

سر کے بالوں کی بیماریاں اور اسکا علاج

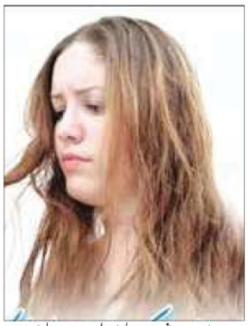

انڈا ایک عدد، روغن بادام 5 ملی لیٹر، لیموں کا رس 5 ملی لیٹر، آملہ دو عدد۔ یہ چاروں اجزا ملالیں، ایک پیسٹ یا مائع کی شکل میں تیار ہوجائے گا۔ پانچ منٹ تک سر میں لگائے رکھیں۔ اس کے بعد سر دھولیں۔ اس کے ساتھ خشکی اور سکری کے خاتمہ والے نسخہ بھی استعمال کریں۔ یہ دونوں نسخے دیکھنے میں بہت سادہ، عام اور سستے محسوس ہوں گے مگر گیارہ دن مسلسل استعمال کرلیں، افاقہ ہوگا۔ بالوں کی حفاظت کے لئے چند تراکیب پیش خدمت ہیں۔ سکری اور خشکی کا علاج: تین چار لیموں کا رس نکال لیں، بالوں کی جڑوں تک اس کا مساج کریں اور کوشش کریں کہ سر کی ساری جلد تک لیموں کا رس پہنچے۔ آدھے گھنٹے کے بعد خالص سرسوں کے تیل سے سر کی مالش کریں، بعد ازاں باریک کنگھی سے ساری سکری اور خشکی باہر نکال دیں۔ اگر بال دومونہے ہوں تو سرسوں کے تیل میں لیموں کا رس ملاکر بالوں کے منہ کو دونوں ہاتھوں سے مالش کریں، اس سے دومونہے بال جلد ہی ٹھیک ہوجائیں گے۔ اس عمل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ سر کی اندرونی جلد میں موجود خون کی باریک شریانوں میں قوت اور سرعت پیدا ہوگی جس سے سر کے تمام بالوں کو خون کی فراہمی شروع ہوجائے گی، جب تازہ خون بالوں کی جڑوں تک پہنچے گا تو خشکی کے خاتمے کے ساتھ ساتھ بالوں میں جان پیدا ہوگی اور یہ بالوں کے ٹوٹنے کا سلسلہ بھی رکے گا۔ قدرتی شیمپو خود بنائیں: بازار میں دستیاب شیمپو کسی نہ کسی لحاظ سے ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کا کم از کم نقصان تو مہنگا ہونا ہے۔ پھر مختلف مضر صحت اجزا، کیمکل اور مختلف جلدی امراض کا سبب بننے والے شیمپو، ان کی کوالٹی، تیاری کا طریقہ کار، اس میں موجود نسخہ کا معیار اور بے شمار سوالات، ویسے بازاروں میں کاسمیٹکس انڈسٹری کا معیار قابل اعتماد نہیں۔ آپ کے سر کے بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ کیونکہ اس میں سو فیصد خالص اجزا ہیں۔ بالوں کا ٹوٹنا، گرنا، کمزور ہونا، لمبے نہ ہونا، دومونہے ہونا اور اس سے متعلقہ تمام مسائل کا حل ہے۔ پانی سے علاج: صبح نہار منہ کم از کم سوا لیٹر پانی پینے کا معمول بنائیں۔ ایک گلاس سے شروع کریں اور آہستہ آہستہ چار پانچ گلاس تک لے جائیں، معدہ، گردہ، مثانہ اور انتڑیاں صاف ہوں گی، تازہ خون پیدا ہوگا اور بالوں کو صاف خون کی فراہمی ہوگی، اس سے آپ کی مجموعی صحت بہتر ہوگی اور بالوں کو قوت ملے گی۔ خواتین اپنے لباس اور خصوصا سر کا پردہ اسلامی احکام کے مطابق کریں اس سے بھی آپ کے بال خوبصورت اور چمکدار ہوجائیں گے۔ ☆......☆......☆

وہ 7 بڑی غلطیاں جو چہرے سے تروتازگی چھین لیتی ہیں

اگر آپ کی جلد بے جان اور روکھی نظر آتی ہے تو ہوسکتا ہے کہ آپ کچھ ایسی غلطیاں کررہے ہوں جن کا اثر آپ کی جلد پر پڑ رہا ہو۔ بظاہر یہ غلطیاں بہت معمولی لگتی ہیں لیکن اگر طویل عرصے تک کی جاتی رہیں تو یہ جلد پر انتہائی برے اثرات مرتب کرسکتی ہیں۔ غور کیجئے کہ کہیں آپ بھی یہ غلطیاں تو نہیں کررہے۔

پانی کی کمی: ہوسکتا ہے کہ آپ کم مقدار میں پانی پی رہے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو جان لیں کہ آپ کی جلد پر وقت سے پہلے جھریاں پڑنے کی ایک وجہ آپ کے جسم میں پانی کی قلت (ڈی ہائیڈریشن) بھی ہوسکتی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ روزانہ 2 سے 3 لیٹر (8 سے 12 گلاس) پانی پئیں۔ اس سے آپ کو صحت کے بہت سے مسائل سے چھٹکارا پانے میں مدد ملے گی اور آپ کی جلد بھی زیادہ ہشاش بشاش نظر آئے گی۔

مٹھاس اور چکنائی سے بھرپور غذائیں: آکسیڈیشن وہ عمل ہے جو ہمارے جسم میں آزاد ریڈیکلز پیدا کرتا ہے اور یہ آزاد ریڈیکلز جلد سمیت ہمارے کئی اعضاء کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ زیادہ مٹھاس والی اور چکنائی سے بھرپور غذائیں آزاد ریڈیکلز کی پیداوار بڑھاتی ہیں اس لیے ان سے پرہیز کریں۔ اچھی صحت اور جلد کے لیے سبز چائے پئیں، شکر کا استعمال کم رکھیں اور تازہ پھل و سبزیاں کھانے کی عادت ڈالیں۔

کیفین کا استعمال: چائے، کافی اور کولا مشروبات میں کیفین کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے اور ان کا زیادہ استعمال آپ کے جسم میں پانی کی قلت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ آکسیڈیشن بڑھانے کا باعث بھی بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں زیادہ استعمال کرنے کے باوجود ان کی طلب کبھی ختم نہیں ہوتی۔ بہتر ہے کہ ان سے چھٹکارا پائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہوسکے تو انہیں کم سے کم مقدار میں استعمال کریں۔

شراب نوشی: اُم الخبائث حرام تو ہے ہی لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ کیفین سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس میں شکر کی مقدار بہت زیادہ ہوتی جو جسم میں آکسیڈیشن بڑھاتی ہے اور ڈی ہائیڈریشن کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہ جگر کو شدید نقصان پہنچانے کے علاوہ چہرے کو بھی تازگی سے محروم کردیتی ہے۔

تمباکو نوشی: تمباکو میں شامل نکوٹین اور دوسرے مرکبات آپ کے جسم میں آزاد ریڈیکلز اور عمر رسیدگی کی رفتار بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ وٹامن سی، جو ہمارے جسم کا قدرتی اینٹی آکسیڈینٹ بھی ہے، سگریٹ نوشی کا پہلا شکار بنتا ہے۔ اپنی جان کو ہزار امراض سے بچائیں اور سگریٹ کی جگہ سبز پتوں والی سبزیوں کے علاوہ رس دار پھلوں کو اپنی روزمرہ غذا کا حصہ بنائیں۔

سبزیوں سے پرہیز: وہ لوگ جو سبزیاں کھاتے وقت ناک منہ بناتے ہیں ان کے لیے سبزیوں کا رس پینا اس سے بھی بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ لیکن یقین رکھیں کہ سبزیوں کا رس آپ کی صحت، بطور خاص آپ کی جلد کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔ سبزیوں کے رس سے بہتر فائدہ اٹھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے 3 کچی سبزیوں کا رس نکال کر جگ میں اکٹھا کرلیں لیکن بچ رہنے والے پھوک (پلپ) میں سے آدھا اس جگ میں (رس کے ساتھ) ملادیں اب اس میں تھوڑا سا پانی اور معمولی مقدار میں کالی مرچ اور نمک بھی ملالیں تاکہ اس کا ذائقہ بہتر ہوجائے۔ اس طرح سے تیار ہونے والے سبزیوں کے رس کا ایک گلاس روزانہ پئیں اور جلد پر اس کے حیرت انگیز اثرات صرف ایک مہینے بعد خود ملاحظہ کریں۔

نیند کی کمی: نیند ہمارے معمولات کا وہ حصہ ہے جس کے دوران ہماری اپنی مرمت خودکار طور پر کرتی ہے۔ اگر آپ کو پوری نیند نہ مل رہی ہو تو آپ کے چہرے پر عمر رسیدگی کے اثرات زیادہ نمایاں ہوں گے۔ پوری نیند سے مراد یہ ہے کہ جب آپ سو کر اٹھیں تو خود کو تازہ دم محسوس کریں نہ کہ تھکا ماندہ ہوا۔ پوری نیند کا دورانیہ مختلف افراد کے لیے مختلف ہوسکتا ہے۔ کچھ لوگ صرف 4 گھنٹے سونے کے بعد بھی تازہ دم ہوجاتے ہیں جب کہ کچھ لوگ جب تک 8 گھنٹے نہ سوئیں، ان پر سستی سوار رہتی ہے۔ ان تمام مشوروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آپ مجموعی طور پر صحت مند رہنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی جلد بھی جوان، پرکشش اور تروتازہ نظر آئے تو اس کے لیے آپ کو اپنے زندگی گزارنے کے انداز میں تبدیلی کرنا ہوگی۔ یعنی آپ کی صحت آپ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

اُف۔۔۔یہ کپڑے!

ملبوسات کی دھلائی آسان بنائیں، کپڑے دھونا سب سے زیادہ دقت اور وقت طلب کام ہے اور یہ ایسا کام ہے جو سوفی صد توجہ چاہتا ہے

عام طور سے گھروں میں کئی کام ایسے ہوتے ہیں، جو ہفتہ وار ترتیب سے کیے جاتے ہیں، اس کے لیے ہفتے کا کوئی ایک دن مقرر کرلیا جاتا ہے، جیسے گھر کی تفصیلی صفائی، سودا سلف کی خریداری یا پھر کپڑوں کی دھلائی وغیرہ۔ یہ وہ کام ہیں جو خواتین ہفتے یا پندرہ دن میں انجام دیتی ہیں۔ ان میں کپڑے دھونا سب سے زیادہ دقت اور وقت طلب کام ہے اور یہ ایسا کام ہے جو سوفی صد توجہ چاہتا ہے۔ بہت سی خواتین کپڑے دھوتے وقت اکثر لاپروائی سے کام لیتی ہیں۔ انہیں اس بات کا بالکل نہیں پتا ہوتا کہ کون سے کپڑے پہلے اور کون سے بعد میں دھونے چاہئیں۔ کپڑوں کو ایک دوسرے کا رنگ لگنے سے بچانے کے لیے کون سے طریقے آزمانے چاہئیں اور کپڑوں پر لگ جانے والے مختلف داغ دھبوں کو کس طرح سے دور کرنا چاہیے۔ کپڑوں کی دھلائی سے پہلے اگر آپ درج ذیل چند باتوں کو ذہن نشین کرلیں گی، تو آپ کسی بھی مشکل سے بچ سکتی ہیں۔

سب سے پہلے کپڑوں کی چھانٹی کا کام کریں، جو کپڑے بہت زیادہ میلے اور گندے ہیں انہیں الگ کرلیں۔ اس کے بعد ان کپڑوں کو الگ کریں، جو ذرا کم میلے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہلکے اور بھاری کپڑوں کو بھی الگ الگ کرلیں۔ یاد رکھیں جینز، تولیے، بیڈ شیٹ اور پردے بھاری کپڑوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح رنگوں کے اعتبار سے بھی کپڑے الگ کریں۔ سب سے پہلے سفید اور اسی سے ملتے جلتے ہلکے رنگ کے کپڑوں کو الگ کریں، جن کپڑوں کا رنگ نکلتا ہو، جیسے نیلا، لال، میرون، کالا اور بعض اوقات ہرا رنگ بھی کچا ہوتا ہے۔ ان رنگوں کے کپڑوں کو دوسروں رنگوں کے کپڑوں کے ساتھ دھونا سراسر بے وقوفی ہے۔

کپڑوں کی چھانٹی کے بعد سب سے پہلے مشین میں ایک مقررہ مقدار تک پانی بھریں پھر اس میں ڈٹرجنٹ پاؤڈر ڈالیں اور آخر میں کپڑے شامل کریں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ مشین کا ڈرائر بھی ہر کپڑے کے لیے مناسب نہیں ہوتا۔ کچھ فیبرکس یا کپڑے کی بناوٹ اس قسم کی ہوتی ہے کہ اسے اگر ڈرائر میں ڈالا جائے تو سلوٹوں سے بھر جاتے ہیں۔ جیسا کہ ٹریک سوٹ یا پیرا شوٹ قسم کا کوئی کپڑا۔ اس قسم کے کپڑوں کو دھونے کے بعد ہینگر پر سوکھنے کے لیے لٹکادیں۔

کپڑے دھوتے ہوئے موزوں کو سب سے آخر میں دھوئیں۔ بالکل اسی طرح زپ اور ہک والے کپڑوں کو ہمیشہ زپ اور ہک بند کر کے مشین میں ڈالیں۔ زپ، ہک یا بٹن کھلے رہ جانے کی صورت میں ان کی رگڑ سے مشین کے اندر لائنیں یا خراشیں پڑ جاتی ہیں یا یہ بھی ممکن ہے کہ زپ وغیرہ مشین کے ڈرم میں پھنس جائیں، جسے نکالنا آپ کے لیے مشکل ہو جائے اور کپڑے آپس میں بھی الجھ سکتے ہیں۔

دھات سے بنی ہوئی کوئی بھی چیز اگر کپڑوں کے ساتھ مشین میں چلی گئی ہے، تو یہ کسی نہ کسی طرح مشین کو نقصان پہنچائے گی۔ مثال کے طور کپڑے مشین میں ڈالنے سے پہلے اگر ان میں موجود پاکٹ یا جیب وغیرہ خالی کرلیں اور ان میں موجود سکے نکال دیں، تو یہ بہتر عمل ہوگا کیوں کہ سکے بھی مشین میں زپ جیسا عمل کرسکتے ہیں۔ اس لیے کپڑے دھونے سے پہلے شرٹس اور پینٹس کی تمام جیبیں خالی کرلیں۔

کپڑوں کو دھونے سے پہلے یہ پلان کرلینا ضروری ہے کہ اگر آپ ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد دھلائی کررہی ہیں، تو ان کا ایک ٹائم ٹیبل بنالیں جیسے ایک بار میں سارے گھر کے پہننے یا استعمال ہونے والے کپڑوں کی دھلائی کی جائے گی اس کے اگلی باری میں بھاری کپڑے جیسے بیڈ شیٹ، تکیوں کے غلاف، پردے، کشن تولیے اور میٹس وغیرہ۔ اس تقسیم سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک ساتھ اتنے سارے کپڑوں کی دھلائی کے بہ جائے اگر آپ اسے وقفوں سے دھوئیں گی، تو نہ صرف تھکاوٹ سے بچیں گی، بلکہ آپ کا وقت بھی بچے گا۔

کپڑے دھوتے وقت ان باتوں پر عمل کریں تو کسی بھی مشکل سے بچا جاسکتا ہے۔

☆ کپڑوں کا رنگ ہلکا ہونے سے بچانے کے لیے انہیں الٹا کرکے دھوئیں اور سوکھنے کے لیے بھی الٹا ہی لٹکائیں۔ ایسا کرنے سے جن کپڑوں کا رنگ کچا ہوگا، وہ دھونے کے بعد کم نکلے گا اور ماند بھی نہیں پڑے گا۔

☆ گہرے رنگ کا کوئی بھی کپڑا جسے آپ پہلی بار دھورہی ہیں، تو اس کے لیے ٹھنڈے پانی میں نمک ملاکر دھوئیں اور گہرے رنگ کے وہ کپڑے جنہیں آپ پہلے کئی بار دھو چکی ہیں، ان میں چمک لانے کے لیے بھی یہ ہی عمل کریں۔ نمک ملا ٹھنڈا پانی ڈارک رنگ کے کپڑوں کی دھلائی کے لیے موزوں ہوتا ہے۔

☆بہت ساری دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کالے رنگ کے کپڑے مسلسل دھونے کے بعد براؤن رنگ کے ہونے لگتے ہیں۔ کالے رنگ کی چمک برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کپڑوں کو دھونے کے بعد ایک بالٹی پانی میں کافی یا تیز چائے ڈال کر اسے کچھ دیر کے لیے بھگودیں اور پھر سکھالیں۔

☆عموماً شرٹس وغیرہ کی کالر بہت زیادہ میلی ہوتی ہیں، ایسی شرٹوں کو مشین میں ڈالنے سے پہلے ان کے کالر پر واشنگ پاؤڈر ڈال کر انہیں کسی فالتو ٹوتھ برش سے رگڑ کر صاف کرلیں پھر مشین میں ڈالیں۔

☆سلک کے کپڑے دھونے کے بعد انہیں ایک بالٹی پانی میں ایک چمچا بیسن ملاکر اچھی طرح ملالیں اور سلک کے کپڑے اس میں بھگودیں۔ ایسا کرنے سے سلک کے کپڑوں کی چمک ماند نہیں پڑے گی اور بالکل نئے محسوس ہوں گے۔

☆تولیے دھونے کا سب سے بڑا مسئلہ یہ کہ دھونے کے دوران یہ سخت ہوجاتے ہیں ایسے میں اگر واشنگ مشین میں واشنگ پاؤڈر کے ساتھ تھوڑا سا بورک پاؤڈر بھی ڈال لیا جائے تو یہ نرم رہے گا۔ بالکل اسی طرح گرم کپڑوں کی دھلائی کرتے ہوئے اگر گرم پانی میں ایک چمچا بورک پاؤڈر ملالیا جائے تو گرم کپڑوں پر رواں نہیں آئے گا۔

☆جینز اور اسی قسم کے دوسرے کپڑوں کو دھونے سے بعض اوقات ان کا رنگ ہلکا ہوجاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دھونے سے پہلے جینز وغیرہ کو ٹھنڈے پانی میں کچھ دیر کے لیے بھگوکر رکھ دیں۔ اس کے بعد ہاتھ سے یا پھر واشنگ مشین میں دھوئیں۔

☆رنگین کپڑوں کو ٹھنڈے پانی اور سفید کپڑوں کو گرم پانی میں دھوئیں۔ موزوں کو دھونے سے پہلے انہیں سرکہ ملے پانی میں کچھ دیر کے لیے بھگوکر رکھ دیں۔

☆ کپڑوں لگے مختلف داغ دھبے کیسے صاف کیے جائیں۔ خون کے دھبے صاف کرنے کے لیے پہلے ان کپڑوں کو خوب ٹھنڈے پانی میں بھگوکر رکھ دیں، پھر دھبے کے اوپر بورک پاؤڈر یا امونیا اور گلیسرین لگا کر دس منٹ بعد دھولیں اور استری کرلیں، دھبے ایک دم غائب ہوجائیں گے۔

☆ چائے، کافی یا جوس کے داغ مٹانے کے لیے ان دھبوں پر نمک ڈال کر برف ملیں اور دھوکر استری کرلیں۔ اس سے داغ صاف ہوجائیں گے۔ آئس کریم کے نشان صاف کرنے کے لیے بورک پاؤڈر لگا کر دھوئیں۔

☆ کپڑوں پر لگ جانے والے چکنائی کے داغ دھبوں کو دور کرنے کے لیے ان پر دہی لگا کر ہلکا سا رگڑیں اور پھر دھولیں۔ دہی کپڑے کی چکنائی اپنے اندر جذب کرلے گا۔ ہیئر ڈائی کے نشان بعض اوقات کپڑوں پر بھی آجاتے ہیں۔ اس کے لیے تھوڑی سی گلیسرین داغ پر لگ کر کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیں۔ پندرہ منٹ بعد اسے واشنگ مشین میں ڈال کر اچھی طرح رگڑ کر دھولیں۔ زنگ کا داغ چھٹانے کے لیے ان پر تھوڑی دیر کے لیے لیموں یا سرکہ لگا کر چھوڑ دیں۔ داغ صاف ہوجائیں گے۔ ☆☆☆

’ترقی یافتہ ہندوستان کے سفر کے مرکز میں ہے ملک کی نوجوان طاقت‘

پی ایم مودی نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 20 ویں روزگار میلے میں مختلف سرکاری تنظیموں میں نومنتخب ملازمین میں 51,000 سے زائد تقررنامے تقسیم کیے

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 20 ویں روزگار میلے میں مختلف سرکاری تنظیموں میں نومنتخب ملازمین میں 51,000 سے زائد تقررنامے تقسیم کیے اور کہا کہ ملک کی نوجوان طاقت ترقی یافتہ ہندوستان کے سفر کے مرکز میں ہے۔ مسٹر مودی نے نوجوان ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ روزگار میلہ نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کے حکومت کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کی صلاحیت اور ہنر نے دنیا کا اعتماد حاصل کیا ہے اور دنیا کو ملک کی توانائی بخش نوجوان طاقت سے بڑی امیدیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آزاد تجارت کے معاہدے نوجوانوں کے لیے مواقع کے نئے راستے کھول رہے ہیں، معاہدے ہمارے تاجروں کے لیے نئی شراکت داریوں اور منڈیوں کا راستہ بناتے ہیں، ساتھ ہی ہمارے نوجوانوں کے لیے کریئر کے نئے امکانات بھی پیدا کرتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان ابھی دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اسٹارٹ اپ نظام ہے۔ اس کے علاوہ، ہندوستان کی اسٹارٹ اپ کہانی اب صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں ہے۔ آج تقریباً آدھے تسلیم شدہ اسٹارٹ اپ ٹیئر-2 اور ٹیئر-3 شہروں میں واقع ہیں۔

مسٹر مودی نے کہا، ”روزگار سے جڑی کامیابی ہزاروں خاندانوں کے لیے بڑی خوشی لے کر آتی ہے۔ یہ امیدواروں کی ذاتی محنت اور ان کے والدین کی طرف سے کی گئی بڑی قربانیوں، دونوں کو عزت دینے کا موقع ہے۔ میں زندگی کی اس نئی شروعات کے لیے آپ سب کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔“ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کے بڑے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس میں نئے مقرر ہونے والے نوجوانوں کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر انتظامی فیصلے کے ذریعے نوجوانوں کو مسلسل ترقی یافتہ اور خودکفیل ہندوستان کی دونوں مہمات کو مضبوط کرنا ہے۔

حال ہی میں ختم ہوئے برکس سربراہ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ حکومت کی حکمت عملی بین الاقوامی تعاون کو صرف روایتی حکومت سے حکومت کے تعلقات سے بہت آگے لے جانے کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برکس کنیکٹ اور برکس ایم ایس ایم ای تعاون پورٹل جیسے اقدامات تاجروں، کسانوں، خواتین اور نوجوانوں کو براہ راست عالمی شراکت داریوں سے جوڑنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ”ہر شخص کو اس شراکت داری میں سرگرم حصہ دار بننا چاہیے۔“ گزشتہ کچھ برسوں کی اقتصادی سفارت کاری کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ تقریباً 40 ممالک کے ساتھ کیے گئے آزادانہ تجارت کے معاہدے روزگار اور کریئر کے نئے امکانات کھول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدے ملک کے تاجروں کے لیے نئی منڈیاں اور نئی شراکت داریاں بنا رہے ہیں اور نوجوانوں کے لیے کریئر کے مواقع کو وسعت دے رہے ہیں۔

مستقبل کی ضروریات کے مطابق نوجوانوں کو ہنرمند بنانے پر حکومت کی مسلسل توجہ کے بارے میں بتاتے ہوئے وزیراعظم نے قومی تعلیمی پالیسی، اسکل انڈیا مشن، پی ایم کوشل وکاس یوجنا اور اپرنٹس شپ کو فروغ دینے کی کوششوں جیسے اہم اقدامات کا ذکر کیا۔ انہوں نے پی ایم سیتو یوجنا کا بھی ذکر کیا، جس کے تحت 60,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ 1,000 سرکاری آئی ٹی آئیز کو جدید بنایا جا رہا ہے اور اس میں صنعتوں کی براہ راست شرکت بھی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ نوجوانوں کی تعلیم اور ہنر بدلتی معیشت کی ضروریات کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں۔ ملک میں اسٹارٹ اپ کے تیز تر نظام کی تعریف کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اسٹارٹ اپ مرکز بن چکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تقریباً آدھے تسلیم شدہ اسٹارٹ اپ ٹیئر-2 اور ٹیئر-3 شہروں سے ہیں۔

انہوں نے چھوٹے شہروں کے نوجوانوں کی بھی تعریف کی، جو اپنے خیالات پر سرگرمی سے کام کر رہے ہیں، کمپنیاں بنا رہے ہیں اور اپنے ساتھیوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ نجی شعبے میں روزگار بڑھانے کی حکمت عملی بتاتے ہوئے وزیراعظم نے پردھان منتری وکست بھارت روزگار یوجنا کا ذکر کیا۔ یہ ایک لاکھ کروڑ روپے کا بڑا اقدام ہے، جس کا ہدف دو کروڑ نوجوانوں کو پہلی بار باضابطہ روزگار کے نظام میں شامل کرنا ہے۔ روزگار کی تخلیق کو معیشت کی مضبوط صورتحال سے جوڑتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے نئے مواقع تب ہی پیدا ہوتے ہیں جب معیشت بڑھتی ہے، سرمایہ کاری بڑھتی ہے اور نئی صنعتوں کی توسیع ہوتی ہے۔ نئے حکام کو مسلسل انتظامی تبدیلیوں کے دور کو اپنانے کی ہدایت دیتے ہوئے وزیراعظم نے ٹیکس قوانین کی تعمیل کو آسان بنانے، کاروبار کو آسان بنانے، تعلیم اور ہنرمندی کے شعبے میں اصلاحات نافذ کرنے اور نئے شعبوں کو جدت طرازی کے لیے کھولنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے نوجوان حکام کو ذمہ داری دی کہ ان کے دورِ ملازمت کے دوران حکومت میں اصلاحات کی رفتار رکنی نہیں چاہیے۔ مسٹر مودی نے کہا، ”یہ ضروری ہے کہ ملک میں اصلاحات کی ایکسپریس مسلسل پوری رفتار سے چلتی رہے۔“

’خواتین کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں‘

دھلی میں 17 سالہ لڑکی سے اجتماعی زیادتی پر پرینکا گاندھی کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی میں نابالغ لڑکی سے عصمت دری اور قتل کے بعد کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے خواتین کی حفاظت کو لے کر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خواتین کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار ہی نہیں ہے۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے ہفتہ کی صبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”دہلی میں 17 سالہ بچی کے ساتھ ظلم کی تمام حدیں پار کردی گئیں اور اس کے بعد اسے بے رحمی سے قتل کردیا گیا۔ چند ہی روز قبل ایک اور نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کی گئی۔“ اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں پرینکا گاندھی نے مزید لکھا کہ ”ملک میں خواتین کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار ہی نہیں ہے۔ خواتین کی ترقی کی صرف کھوکھلی باتیں کی جاتی ہیں۔ سینکڑوں خواتین پر مظالم ہوتے ہیں، تشدد کیا جاتا ہے، لیکن وہ مجرموں کے خلاف ٹھوس کارروائی کی امید نہیں کرسکتیں، ایف آئی آر تک درج نہیں کی جاتی۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”معاشرہ اور حکومت دونوں خواتین کو تحفظ، آزادی اور مساوات کا حق دینے میں پوری طرح ناکام ہیں۔“

قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ 13 ستمبر کو سامنے آیا، جب شمالی دہلی کے سروپ نگر علاقے میں کشک روڈ پر جے پال رانا کے کھیت کے قریب ایک بری طرح سڑی گلی لاش ملی۔ حالت ایسی تھی کہ شروع میں پولیس یہ بھی طے نہیں کر پائی کہ لاش لڑکے کی ہے یا لڑکی کی۔ خبر رساں ایجنسی ’آئی اے این ایس‘ کے مطابق تحقیقات کے بعد متاثرہ کی شناخت کی گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس واردات کو 4 لوگوں نے انجام دیا، جن میں 3 نابالغ ہیں۔ ملزمان نے بعد میں لڑکی کی لاش کو کھلے علاقے میں پھینک دیا تھا۔ پولیس کے مطابق متاثرہ ملزمان کو جانتی تھی اور ان کے ساتھ ٹیمپو میں سفر کر رہی تھی۔ سفر کے دوران سبھی نے شراب پی اور پھر لڑکی کے ساتھ عصمت دری کی گئی۔ اس کے بعد چاقو سے وار کر کے اس کا قتل کر دیا گیا اور لاش کھلے کھیت میں پھینک دی گئی۔

ضمنی انتخابات سے امیدواروں کی دستبرداری پر سکانت مجمدار کی ترنمول پر تنقید

کولکاتا، (یواین آئی) مرکزی وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما سکانت مجمدار نے ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے نندی گرام اور ربجی نگر میں ہونے والے ضمنی انتخابات سے پارٹی کے امیدواروں کے نام واپس لیے جانے کے معاملے پر کہا کہ پارٹی کی ”ایکسپائری ڈیٹ“ گزر چکی ہے۔ مسٹر مجمدار نے ہفتہ کو کولکاتا کی نیشنل لائبریری میں منعقدہ روزگار میلے کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بی جے پی ترنمول کے دفاتر پر حملہ کرسکتی تھی، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ان کی پارٹی ایسی سیاسی ثقافت پر یقین نہیں رکھتی۔ مسٹر مجمدار نے کہا کہ ”ہم ترنمول پارٹی کے تمام دفاتر کو اسی طرح توڑ پھوڑ سکتے تھے، جیسا کہ انہوں نے (ممتا بنرجی نے) کیا تھا۔“ انہوں نے ترنمول حکومت کے دوران بی جے پی کے دفاتر پر مبینہ حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ 2021 کے اسمبلی انتخابات کے بعد بھوانی پور میں بی جے پی کے ایک دفتر کو آگ لگادی گئی تھی، جو محترمہ بنرجی کا اسمبلی حلقہ ہے۔ ضمنی انتخابات سے ترنمول کے امیدواروں کے نام واپس لیے جانے پر مسٹر مجمدار نے کہا کہ پارٹی کی ”ایکسپائری ڈیٹ“ گزر چکی ہے۔ ترنمول امیدوار سنچیتا پردھان ڈے نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری سے ملاقات کے بعد نندی گرام سے اپنا نامزدگی واپس لے لیا۔ اس کے بعد ترنمول قیادت نے قومی سطح پر انڈیا اتحاد کو مضبوط بنانے کی ضرورت کا حوالہ دیتے ہوئے اس حلقے میں کانگریس امیدوار کی حمایت کرنے کا اعلان کیا۔

دہلی ایس آئی آر: کیجریوال اور ان کی فیملی سمیت 32 لاکھ ووٹرس کو نوٹس، 47 لاکھ ووٹرس ’اے ایس ڈی ڈی‘ زمرہ میں شامل

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی ’ایس آئی آر‘ کے تحت سابق وزیراعلیٰ اروند کیجریوال اور ان کے خاندان کے 4 افراد سمیت تقریباً 32 لاکھ ووٹرس کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ یہ نوٹس ان ووٹرس کے زمرے میں آتے ہیں جن کا گزشتہ ایس آئی آر سے میپ نہیں ہوسکا، یعنی ان کی معلومات گزشتہ ایس آئی آر کے دوران تیار کی گئی ووٹر لسٹ سے ملائی نہیں جاسکیں۔ علاوہ ازیں بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر کیے گئے تصدیق کے عمل کے دوران ’اے ایس ڈی ڈی‘ (غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ) زمرے کے تحت 47,56,722 ووٹرس کی شناخت کی گئی ہے۔ انتخابی حکام کے مطابق اروند کیجریوال کے علاوہ ان کی اہلیہ سنیتا کیجریوال، والد گووند رام کیجریوال، والدہ گیتا دیوی اور بیٹے پلکت کیجریوال کو بھی نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ وہیں دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا کو بھی ان کے والدین کی عمر سے متعلق تضاد کا حوالہ دیتے ہوئے نوٹس بھیجا گیا ہے۔ دہلی چیف الیکٹورل افسر کے دفتر کی جانب سے جاری پریس نوٹ کے مطابق اب تک 31 لاکھ 63 ہزار 930 نوٹس تیار کیے جاچکے ہیں اور انہیں متعلقہ ووٹرس تک پہنچایا جارہا ہے۔ یہ نوٹس ان ووٹرس کو جاری کیے گئے ہیں جن کا گزشتہ ایس آئی آر کی ووٹر لسٹ سے لنک نہیں ہو سکا ہے یا لنکنگ میں منطقی تضادات پائے گئے ہیں۔ ایس آئی آر کے تحت دہلی کی مسودہ ووٹر لسٹ 31 اگست 2026 کو شائع کی جا چکی ہے۔ مسودہ ووٹر لسٹ میں مجموعی طور پر 97 لاکھ 53 ہزار 577 ووٹرس ہیں۔ ان میں 49 لاکھ 88 ہزار 993 مرد، 47 لاکھ 64 ہزار 137 خواتین اور 447 تھرڈ جینڈر ووٹرس شامل ہیں۔ بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر کیے گئے تصدیقی عمل کے دوران 47 لاکھ 56 ہزار 722 ووٹروں کو غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ یعنی ’اے ایس ڈی ڈی‘ زمرہ میں نشان زد کیا گیا ہے۔ ان میں 43 لاکھ 32 ہزار 775 مستقل طور پر منتقل شدہ اور غیر حاضر یا دیگر زمرے میں شامل ووٹرس ہیں، جبکہ 2 لاکھ 82 ہزار 412 فوت شدہ ووٹرس اور 1 لاکھ 41 ہزار 535 ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات پر درج یا ڈپلیکیٹ پائے گئے ہیں۔ انتخابی حکام نے واضح کیا ہے کہ مسودہ ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ووٹر نااہل ہے یا اس کا نام حذف کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اہل افراد مقررہ طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے اپنا دعویٰ پیش کر سکتے ہیں۔

طلبا کی خودکشی، پیپر لیک، اچ-1 بی ویزا سمیت کئی اہم ایشوز پر کانگریس نے مودی حکومت کو گھیرا

پون کھیڑا نے کہا کہ ”جیسے جیسے چھاتروں کی گونج شہر بہ شہر آگے بڑھ رہی ہے، ویسے ویسے بی جے پی حکومت کے بہانے، دھمکیاں اور اسے روکنے کے لیے اختیار کیے جانے والے ہتھکنڈے بھی بڑھ رہے ہیں

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس میڈیا شعبہ کے قومی صدر اور راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے آئی آئی ٹی بامبے اور جھانسی میں طلبا کی خودکشی، پیپر لیک، مغربی بنگال میں کانگریس امیدوار کی گرفتاری اور امریکہ میں اچ-1 بی ویزا کے لیے ایک لاکھ ڈالر کی فیس معاملوں پر مرکز کی مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے مودی حکومت کو خاص طور سے طلبا کے لیے انتہائی مضر قرار دیا اور کہا کہ اس کی پالیسیاں بہت نقصان پہنچانے والی ہیں۔ یہ تبصرہ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری ایک پوسٹ میں کیا ہے۔ اس پوسٹ میں پون کھیڑا نے راہل گاندھی کے پروگرام ’چھاتروں کی گونج‘ سے متعلق کچھ اہم معلومات بھی سامنے رکھیں۔ یہ پروگرام اندور میں منعقد ہو رہا ہے، جس کے بارے میں حریفوں کے ذریعہ غلط تشہیر کیے جانے پر انھوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ لوگ اندور میں پوسٹر بازی کرتے رہیں گے۔ ہم اصل مسائل اٹھا کر آگے نکل جائیں گے۔ ہم نوجوانوں کے لیے انصاف کی بات کر رہے ہیں۔“ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ’ان کو کرسی چھوڑنی پڑے گی۔ نوجوانوں کے ساتھ اس وقت کئی بڑے مسائل ہیں۔ نوجوان نسل کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے۔“

پون کھیڑا نے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ”جیسے جیسے چھاتروں کی گونج شہر بہ شہر آگے بڑھ رہی ہے، ویسے ویسے بی جے پی حکومت کے بہانے، دھمکیاں اور اسے روکنے کے لیے اختیار کیے جانے والے ہتھکنڈے بھی بڑھ رہے ہیں، جس میں اب مدھیہ پردیش حکومت کی باری ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ”راجیو گاندھی کے قتل کا حوالہ دینے سے لے کر کوچنگ سنٹرس پر حلف نامے پر دستخط کرنے کا دباؤ بنانے تک (جس میں پروگرام میں شامل ہونے والے طلبا کی حفاظت کے لیے انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جائے) بی جے پی جو بھی کر رہی ہے، اس میں گھبراہٹ دکھائی دے رہی ہے۔ وہ گھبرائی ہوئی ہے کہ طلبا اکٹھا ہو کر اپنی آواز اٹھائیں گے، لیکن ڈرانے دھمکانے سے ان کی آواز دبائی نہیں جاسکے گی۔“

کانگریس لیڈر نے ویاپم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”پیپر لیک کی جننی بی جے پی ہے۔ سب سے پہلا تجربہ ’ویاپم‘ کے ذریعے مدھیہ پردیش میں کیا تھا۔ اب انہوں نے ویاپم ماڈل پورے ملک میں نافذ کردیا ہے۔ آج بھی 2 خودکشیاں ہوئی ہیں۔ ایک ممبئی آئی آئی ٹی میں ہوئی ہے، دوسری جھانسی میں ہوئی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”ایک کے بعد ایک نوجوان مایوسی کا شکار ہو کر خودکشی کر رہا ہے، کیونکہ اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آرہا ہے اور راہل گاندھی نوجوانوں کو روشنی دکھانے کا کام کر رہے ہیں۔“ اچ-1 بی ویزا معاملہ پر پون کھیڑا نے کہا کہ ”مودی جی نے سب کچھ ٹرمپ کے کہنے پر کیا۔ ٹرمپ کے کہنے پر ایم آئی ڈی لگایا، پھر بھی ہر روز چوٹ لگ رہی ہے۔ اچ-1 بی ویزا کی فیس ایک سال کے لیے بڑھادی گئی ہے۔ ہندوستان میں نوجوانوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ یہ خارجہ پالیسی کی مکمل طور پر ناکامی ہے۔“ وہ مغربی بنگال میں جاری سیاسی ہلچل کا بھی ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”بی جے پی مغربی بنگال میں کسی بھی طرح سے الیکشن جیتنا چاہتی ہے۔ وہ الیکشن ہار جاتے ہیں تو رکن پارلیمنٹ اور رکن اسمبلی کو چرا لیتے ہیں، بی جے پی چوری اور ڈاکے کی ماہر ہے۔“

پرمیشور: سدارامیا کی باتوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ جی پرمیشور نے ہفتہ کو کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا کی باتوں کو بے اثر سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار ان کے مشوروں کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاستی حکومت چلا رہے ہیں۔ ایک روز قبل سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے اشارہ دیا تھا کہ حکومت پر ان کے اثرورسوخ کی بھی ایک حد ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگرچہ وہ اپنے مطالبات کو نافذ کرانے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں، لیکن وہ جانتے ہیں کہ ”کتنا ہوگا اور کتنا نہیں ہوگا“، کیونکہ اب وہ وزیر اعلیٰ نہیں ہیں اور کسی بھی فیصلے پر عمل درآمد کی حتمی ذمہ داری موجودہ حکومت کی ہے۔ ان کے یہ تبصرے کانگریس کے اندر حکومت کے کام کاج اور مختلف معاملات، بشمول ذات پر مبنی مردم شماری، کے نفاذ کے حوالے سے جاری بحث کے درمیان سامنے آئے تھے۔ ان کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے پرمیشور نے کہا کہ سدارامیا کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ان کی باتوں کا حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے یہاں اپنی رہائش گاہ کے قریب نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ”سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ان کی باتوں پر عمل نہیں ہوتا۔ وہ اس طرح کام نہیں کرتے۔ وہ ایک سینئر رہنما ہیں اور انہوں نے وزارتِ اعلیٰ کا عہدہ چھوڑا ہے۔ ڈی کے شیوکمار ان کے مشوروں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت چلا رہے ہیں۔“ یہ بیان حکمراں کانگریس کے اندر طاقت کے توازن کے حوالے سے جاری قیاس آرائیوں کے پس منظر میں آیا ہے، جہاں سدارامیا، شیوکمار اور دیگر سینئر رہنما حکمرانی اور پارٹی امور کے بارے میں کھل کر اپنی آرا کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ مجوزہ خصوصی اسمبلی اجلاس کے بارے میں پرمیشور نے کہا کہ حکومت نے خشک سالی کی صورت حال، کسانوں کے مسائل اور مغربی گھاٹ سے متعلق کستوری رنگن رپورٹ پر بحث کے لیے یہ اجلاس طلب کیا ہے۔

کینیڈا کے ہائی کمشنر نے نبین سے کی ملاقات

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان میں کینیڈا کے ہائی کمشنر کرسٹوفر کوٹر نے ہفتہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین سے یہاں بی جے پی ہیڈکوارٹر میں ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران مسٹر نبین نے انہیں بی جے پی کے تنظیمی ڈھانچے، زمینی سطح پر اس کی موجودگی اور ملک بھر میں لوگوں کے ساتھ مسلسل رابطہ بنائے رکھنے میں کارکنوں، مورچوں اور شعبوں کے کردار کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس دوران مسٹر نبین نے مسٹر کوٹر کو 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک منعقد کیے جا رہے سیوا سنکلپ ابھیان کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کا مرکز عوام کی خدمت، عوام کی شرکت، وکست بھارت 2047، ڈیجیٹل نظام اور انتودیہ پر ہے۔

طالب علم کی خودکشی کے بعد آئی آئی ٹی بمبئی کے کیمپس میں طلباء کا احتجاج

ممبئی (ایجنسی) آئی آئی ٹی بمبئی، ممبئی کے طلباء دوسرے سال کے طالب علم کی موت کے بعد کیمپس میں احتجاج کر رہے ہیں۔ طالب علم شعبہ انرجی سائنس اینڈ انجینئرنگ میں زیر تعلیم تھا۔ ادارے کے مطابق وہ جمعہ کو امتحان کے دوران امتحانی ہال میں موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے پایا گیا۔ نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع خبر کے مطابق آئی آئی ٹی بمبئی نے بتایا کہ طالب علم نے جوابات تک رسائی کے لیے امتحان کا سوالیہ پیپر چیٹ جی پی ٹی پر اپ لوڈ کیا تھا۔ واقعے کے بعد طالب علم کے خلاف فوری طور پر کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی گئی۔ امتحان کے انسٹرکٹر اور محکمہ کے سربراہ نے بھی اس معاملے پر ان سے بات کی۔ ادارے کے مطابق بات چیت کے دوران طالب علم کی کونسلنگ کی گئی اور یقین دلایا گیا کہ اس واقعے سے اس کے تعلیمی مستقبل پر کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے بعد طالب علم اپنے ہاسٹل کے کمرے میں واپس آگیا۔ طالب علم اس شام کے بعد اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ آئی آئی ٹی بمبئی نے طالب علم کی موت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ یعنی ادارے نے کہا کہ طالب علم کے دوستوں، ہم جماعتوں، اساتذہ اور واقعے سے متاثرہ دیگر افراد کو ضروری مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے یہ بھی کہا کہ متعلقہ حکام موت کے اردگرد کے حالات کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ فی الحال تفتیش جاری ہے۔ ادھر طالب علم کی موت کے بعد آئی آئی ٹی بمبئی کیمپس میں طلبہ کا احتجاج جاری ہے۔ طالب علم کی موت کی خبر سننے ہونے کے بعد انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ نے تشویش اور غصے کا اظہار کیا۔ احتجاج کے دوران طلبہ پورے واقعہ پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ ایک بیان میں، آئی آئی ٹی بمبئی نے کہا کہ وہ اس المناک واقعہ سے بہت دکھی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے متاثرہ طلباء، ہم جماعت اور اساتذہ کو مدد فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کانگریس نے بڑھتی ہوئی مہنگائی پر پھر مودی حکومت حملہ کیا

عام آدمی کی تھالی مہنگی، حکومت اعداد و شمار کی بازیگری سے مہنگائی پر قابو پانے کا دعویٰ کرنا چاہتی ہے: جے رام رمیش

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”ایسا لگتا ہے کہ مودی حکومت نے عام آدمی کی رسوئی پر چوطرفہ حملہ بول دیا ہے۔ رسوئی کا بجٹ پوری طرح تباہ ہو چکا ہے۔ مودی حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کی وجہ سے آٹے-دال سے لے کر تیل تک، رسوئی کا بجٹ مسلسل بگڑ رہا ہے اور مہنگائی آسمان پر ہے۔“

اپنی ایکس پوسٹ میں جے رام رمیش مزید لکھتے ہیں کہ ”صرف چند دوست سرمایہ دار ہی عیش کر رہے ہیں، لیکن کروڑوں خاندان بہت پریشان ہیں۔ لیکن لیکن حکومت مہنگائی پر قابو پانے کے بجائے صرف سچائی چھپانے میں مصروف ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”عام آدمی کی تھالی مہنگی ہوتی جا رہی ہے، لیکن حکومت اعداد و شمار کی بازیگری سے مہنگائی پر قابو پانے کا دعویٰ کرنا چاہتی ہے۔“ پوسٹ کے آخر میں انہوں نے لکھا کہ ”مودی جی، یہ جو پبلک ہے، سب جانتی ہے۔ مہنگائی سے پریشان اتر پردیش، اتراکھنڈ، پنجاب، منی پور اور گوا کی عوام انتخابات میں آپ کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم کرا دے گی۔“ واضح رہے کہ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں ایک اخبار کا تراشا بھی شیئر کیا، جس کی سرخی ہے ’رسوئی کا بجٹ بگڑا: آٹا، دال سے لیموں تک کی قیمتیں آسمان پر‘۔ اس میں ذکر ہے کہ ”مہنگائی کی مار سے عام آدمی کی رسوئی کا بجٹ بگڑ گیا ہے۔ خوردہ بازار میں روزمرہ کے راشن سے لے کر ہری سبزیوں تک کی قیمتوں میں تیزی درج کی گئی ہے۔ عالم باغ، فتح گنج اور نشات گنج کے خوردہ بازاروں میں گزشتہ 2 ہفتوں کے دوران آٹا، میدہ، مونگ دال سمیت دیگر غذائی اشیاء کی قیمتیں تیزی سے بڑھی ہیں۔ دوسری جانب سبزی بازار میں سب سے بڑا اضافہ لیموں کی قیمتوں میں ہوا ہے، جو 150 روپے سے بڑھ کر 200-220 روپے فی کلو ہوگیا ہے۔“

اے آئی اے ڈی ایم کے کو دھچکا

اہم این ڈی اے اتحادی پی ایم کے کا ضمنی انتخابات میں کسی جماعت کی حمایت نہ کرنے کا فیصلہ

چنئی، (یواین آئی) تمل ناڈو میں اے آئی اے ڈی ایم کے کی قیادت والے این ڈی اے کی اہم اتحادی اور او بی سی-ونیار برادری میں نمایاں حمایت رکھنے والی پٹالی مکل کچی (پی ایم کے) نے اچانک فیصلہ کرتے ہوئے 6 اکتوبر کو ہونے والے مدورانتکم اور دھاراپورم اسمبلی حلقوں کے ضمنی انتخابات میں کسی بھی سیاسی جماعت کی حمایت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان دونوں محفوظ نشستوں پر پانچ فریقوں کے درمیان سخت مقابلہ متوقع ہے۔ پی ایم کے کے صدر اور راجیہ سبھا رکن انبومنی رام داس نے گزشتہ رات پارٹی کے سینئر رہنماؤں اور عہدیداروں کے ساتھ تفصیلی مشاورت کے بعد یہ فیصلہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی غیر جانب دار موقف برقرار رکھے گی اور ضمنی انتخابات میں کسی بھی جماعت کی حمایت نہیں کرے گی، حالانکہ مدورانتکم شمالی اضلاع میں واقع ہے جہاں پی ایم کے کو ونیار برادری کی قابل ذکر حمایت حاصل ہے۔ سابق مرکزی وزیر انبومنی نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ”یہ پہلے ہی فیصلہ کیا جاچکا ہے اور اعلان بھی کیا گیا ہے کہ پی ایم کے ان انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ریاستی عہدیداروں اور دونوں حلقوں کی ضلعی اکائیوں کے ساتھ مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ضمنی انتخابات میں کسی بھی جماعت کی حمایت نہیں کی جائے گی۔“ رپورٹ کے مطابق پی ایم کے مبینہ طور پر اے آئی اے ڈی ایم کے سے ناخوش تھی کیونکہ اس نے پارٹی سے مشاورت کیے بغیر ضمنی انتخابات کے لیے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا تھا۔ سمجھا جاتا ہے کہ پارٹی کی جانب سے اپنا موقف واضح کرنے میں تاخیر کی یہ بھی ایک وجہ تھی۔

یو پی آئی چارج کا پٹرول پمپوں پر منفی اثر، آن لائن ادائیگی نہ کی جائے، نقد ادائیگی کے لگے پوسٹر

نئی دہلی (ایجنسی) مودی حکومت نے 2000 روپے سے زیادہ کے یو پی آئی لین دین پر 0.4 فیصد کا ’مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ‘ (یو پی آئی ایم ڈی آر) نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ اگلے ماہ 15 اکتوبر سے نافذ ہونے والا ہے۔ لیکن یو پی آئی ایم ڈی آر چارج نافذ ہونے سے قبل ہی اس کے منفی اثرات نظر آنے لگے ہیں۔ جہاں دکانداروں سے لے کر تاجروں تک میں مارجن کم ہونے کی تشویش بڑھ گئی ہے، وہیں خصوصاً پٹرول پمپوں پر اب الگ ہی منظر ہے۔ راجستھان کے الور میں کئی پٹرول پمپوں پر نقد ادائیگی کے پوسٹر لگا دیے گئے ہیں اور یہاں پٹرول-ڈیزل بھروانے کے لیے پہنچنے والے صارفین سے صاف کہا جارہا ہے کہ 2000 روپے سے زیادہ کی ادائیگی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تیل کی آن لائن ادائیگی لینے سے بھی گریز کیا جارہا ہے۔

مودی حکومت یو پی آئی پر 2000 روپے سے زیادہ کے لین دین پر ایم ڈی آر ٹیکس وصول کرنے کی تیاری میں ہے اور اکتوبر سے یہ نیا ضابطہ (یو پی آئی ایم ڈی آر چارج رول) نافذ کیا جائے گا۔ ہندی نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع ایک خبر کے مطابق الور میں پٹرول پمپوں پر اس معاملے کو لے کر ملک میں جاری اختلافات کے درمیان پٹرول پمپوں اور سی این جی اسٹیشنوں پر اب نقد ادائیگی کے پوسٹر لگ چکے ہیں۔ پٹرول پمپ آپریٹروں نے کہا ہے کہ اکتوبر سے ٹیکس کا عمل نافذ ہوگا۔ اس لیے فی الحال وہ لوگ یو پی آئی ادائیگی لے رہے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے لوگوں کو اس کے بارے میں اطلاع مل رہی ہے، وہ اس سے زیادہ کی یو پی آئی ادائیگی سے گریز کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لوگوں میں بھی یو پی آئی ادائیگی کو لے کر کنفیوژن کی کیفیت ہے۔

پٹرول پمپ آپریٹروں نے یو پی آئی پر لگنے والے ٹیکس کے حوالے سے بتایا کہ اکتوبر سے نافذ ہونے والے یو پی آئی ایم ڈی آر سے متعلق ابھی تک کوئی واضح ہدایات نہیں ملی ہیں۔ حالانکہ کچھ پمپوں نے نقد ادائیگی لینی شروع بھی کر دی ہیں اور لوگوں کو نقد ادائیگی کے بارے میں اطلاع بھی دی جا رہی ہیں۔ دوسری جانب پٹرول پمپ پر پٹرول-ڈیزل بھروانے کے لیے آنے والے صارفین نے بتایا کہ اب تک لوگوں میں پس وپیش کی صورتحال ہے۔ انہیں صحیح اطلاع نہیں مل پا رہی ہیں۔ حالانکہ لوگ 2000 روپے سے زیادہ آن لائن ٹرانزیکشن سے گریز کر رہے ہیں۔ اگر انہیں 2000 روپے سے زیادہ کی ادائیگی کسی کو کرنی ہے تو وہ رقم کو 2 سے 3 حصوں میں منتقل کر رہے ہیں۔

لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر تاجروں پر کوئی اثر پڑے گا تو اس کا اثر عام آدمی کی جیب پر پڑنا بھی لازمی ہے، کیونکہ تاجر کوئی بھی ٹیکس اپنی جیب سے ادا نہیں کرتا۔ انہوں نے بتایا کہ آنے والے وقت میں کھانے پینے کی اشیا کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت کو اچانک اس طرح ٹیکس نہیں لگانا چاہیے۔ اس سلسلے میں حکومت کو دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ ’این پی سی آئی‘ کے سرکلر میں کہا گیا ہے کہ یو پی آئی ایم ڈی آر چارج صرف 4 فیصد منتخب تاجروں کو ہی متاثر کرے گا۔

علماء نوجوان نسل کو ملک وملت کی خدمت کے لیے تیار کریں: آیۃ اللہ حکیم الٰہی

مدرسہ حسینیہ گھوسی میں مجمع علماء وواعظین پوروانچل کے زیر اہتمام ایک روزہ تعلیمی وتربیتی واصلاحی عظیم الشان جلسہ منعقد، گھوسی مئو میں نمائندہ رہبر معظم برائے ہند حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر حکیم الٰہی کا شاندار والہانہ استقبال

بڑاگاوں گھوسی مئو: اصلاح معاشرہ کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مفکر اسلام، مفسر قرآن، مدافع ولایت حضرت علامہ سید عقیل الغروی کی نگرانی و رہنمائی میں بتاریخ ۱۸ ستمبر بروز جمعہ بوقت ۳ بجے سہ پہر تا ۹ بجے شب مدرسہ حسینیہ گھوسی میں مجمع علماؤ واعظین پوروانچل اور مدرسہ حسینیہ گھوسی کے اشتراک وتعاون سے ایک روزہ تعلیمی وتربیتی و اصلاحی عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مہمان ذی وقار، خطیب خصوصی حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نمائندہ ولی فقیہ برائے ہند نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ نوجوان نسل کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اپنے ملک وملت کی بہترین خدمت کے لائق بن سکیں۔ انھوں نے شیعہ معاشرہ کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ معاشرہ کو اتنے بیش بہا سرمایے حاصل ہیں جن سے اکثر سماج محروم ہیں قران سرمایہ ہے، اہل بیت سرمایہ ہیں، فاطمہ زہرا سرمایہ ہیں، حضرت ابوالفضل العباس سرمایہ ہیں، حضرت زینب سرمایہ ہیں۔ سکینہ بنت الحسین سرمایہ ہیں، معصومہ قم سرمایہ ہیں،، امام زمانہ سرمایہ ہیں ان سب کی ہم سب کو قدر کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ گھوسی مئو میں نمائندہ رہبر معظم برائے ہند حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر حکیم الٰہی کا گھوسی پہونچنے پر پوروانچل کے علماء ومومنین نے زبردست شاندار والہانہ استقبال کیا۔

جلسہ کو لندن سے آنلائن خطاب کرتے ہوئے مفکر اسلام ومفسر قرآن، مدافع ولایت آیۃ اللہ علامہ عقیل الغروی نے فرمایا کہ جب تک دنیا میں انسانی سماج کا وجود رہے گا اصلاح کی ضرورت بھی جاری رہے گی۔ جب تک خیر وشر باقی رہیں گے اصلاح کی ضرورت بھی باقی رہے گی۔ علامہ نے مولا علی علیہ السلام کا معروف قول پیش کیا کہ ''اللہ نے جاہلوں سے سیکھنے کا عہد بعد میں لیا، پہلے علماء سے یہ عہد لیا کہ وہ جاہلوں کو علم سکھائیں'' لہٰذا جاہل تو شرارت کریں گے مگر علماء کا فرض ہے کہ صبر کے ساتھ ان کو علم سکھائیں۔ علامہ نے مزید فرمایا کہ عزاداری امام حسین علیہ السلام خود مشعر اسلام ہے۔ یعنی عزاداری بذات خود اسلام کی ایسی علامت اور نشانی ہے جو اسلام کے وجود وبقا اور حقیقی پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ علامہ نے قریب نصف گھنٹہ تک خطاب فرمایا جو جلسہ گاہ میں نصب کی گئی ایل سی ڈی بڑی سائز کی اسکرین پر مکمل خطاب لائیو نشر کیا گیا۔ جسے تمام حاضرین وسامعین نے بخوبی بغور دیکھا بھی اور سنا بھی۔ ان کے علاوہ متعدد علماء نے مختلف موضوعات پر خطاب کئے جن میں مولانا ناظم علی واعظ، دور حاضر میں علماء کی ذمہ داریاں۔ مولانا سید تقی حیدر نقوی دہلی، اصلاح معاشرہ۔ مولانا عرفان عباس، معاشرہ میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فقدان۔ مولانا مظاہر حسین تحریفات عزاداری اور ہماری ذمہ داریاں۔ مولانا منہال رضا خیرآبادی، غیر ضروری رسم ورواج کا فوری حل۔ مولانا حسن رضا، دور حاضر میں عزاداری اور عزادار۔ مولانا رئیس حیدر واعظ، قوم کی ترقی بغیر علم کے ممکن نہیں۔ مولانا محمد مہدی حسینی، تعلیم دور حاضر میں ہمارے معاشرہ کی اہم ضرورت۔ مولانا نسیم الحسن، عزاداری ہماری وراثت اور اس کا تحفظ کے موضوع پر ایمان افروز وپر بصیرت شاندار تقریریں کیں۔ پروگرام کے کنوینر الحاج مولانا ابن حسن املوی واعظ سربراہ مجمع علماء وواعظین پوروانچل نے جلسہ میں ۱۲ رنکات پر مشتمل منظور شدہ تجاویز پیش کیں۔ پروگرام کے سرگرم کارکن مولانا کاظم حسین مظہری منیجر مدرسہ حسینیہ بڑاگاوں گھوسی نے ہدیہ امتنان وتشکر پیش کئے۔ پروگرام کی صدارت مولانا ناظم علی واعظ خیرآبادی سربراہ جامعہ حیدریہ خیرآباد نے فرمائی۔ مولانا شفقت تقی قمی نے بحسن وخوبی نظامت کے فرائض انجام دئے۔

دونوں نشستوں کے آغاز میں مولانا فیض عسکری نے بہترین لحن ولہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور مدرسہ حسینیہ کے طلبہ وطالبات نے اجتماعی طور پر مذہبی ترانہ (تواشی) پیش کیا۔ مولانا محمد وسیم قمی نے منقبت خوانی کی۔ یہ پروگرام ۹ بجے شب انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر پوروانچل علاقے کے قریب ڈھائی سو سے زیادہ علماء وواعظین اور خطباؤ ذاکرین ودانشوران نے جلسہ میں شرکت کی۔ پروگرام کے انتظامی امور کے سلسلہ میں تمام علماء ودانشور اور مہمانوں کے استقبال، قیام وطعام، وضیافت وغیرہ کی تمام تر خدمات مدرسہ حسینیہ گھوسی کے اساتذہ وطلبہ نے نہایت محنت، لگن اور عمدگی و تندہی سے انجام دئے۔ اس موقع پر مدرسہ حسینیہ گھوسی کی شاندار سہ منزلہ عمارت خوبصورت اور برقی آرائش وزیبائش سے بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ آخر میں پروگرام کے کنوینر مولانا ابن حسن املوی واعظ نے بارہ نکاتی تجاویز پیش کیں جو شرکائے جلسہ نے اتفاق رائے سے پاس کی ہیں اور مولانا کاظم حسین مظہری نے جملہ علماء ودانشوران اور مومنین کا پرخلوص شکریہ ادا کیا۔

محمد علی جوہر عظیم مجاہدِ آزادی تھے، تاریخ پڑھیں یوگی، تزمین فاطمہ کا وزیر اعلی کو جواب

رامپور: 19 ستمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کی رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ تزمین فاطمہ نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے مبینہ حالیہ بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر کو ایک عظیم مجاہدِ آزادی اور ممتاز قومی رہنما قرار دیا ہے۔ تزمین فاطمہ نے کہا کہ جن لوگوں کو محمد علی جوہر کے بارے میں غلط فہمی ہے، انہیں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ رامپور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کے یومِ تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تزمین فاطمہ نے کہا کہ یونیورسٹی کا نام مولانا محمد علی جوہر کے نام پر رکھا گیا ہے اور ان کی تاریخی حیثیت کو سمجھنے کے لیے پرانی تاریخ اور آزادی کی جدوجہد کا مطالعہ ضروری ہے۔

ان کے مطابق مولانا محمد علی جوہر نہ صرف ایک بڑے آزادی پسند رہنما تھے بلکہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ان کا نمایاں مقام ہے۔ تزمین فاطمہ محمد علی جوہر یونیورسٹی اور اس کے بانی ٹرسٹ کی سکریٹری بھی رہ چکی ہیں۔ تزمین فاطمہ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب یوگی آدتیہ ناتھ کے بارے میں یہ رپورٹ کیا گیا کہ انہوں نے محمد علی جوہر یونیورسٹی کے نام پر اعتراض کرتے ہوئے محمد علی جوہر کو ملک کی تقسیم کا ذمہ دار قرار دینے والا تبصرہ کیا تھا۔ اسی کے جواب میں تزمین فاطمہ نے محمد علی جوہر کی جدوجہدِ آزادی اور قومی سیاست میں کردار کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جوہر کے بارے میں کسی بھی قسم کی غلط فہمی رکھنے والوں کو تاریخ پڑھنی چاہیے۔ انہوں نے آزادی کے حوالے سے جوہر کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ مکمل آزادی کے خواہاں تھے اور غلام ملک میں دفن ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ مولانا محمد علی جوہر برطانوی دورِ حکومت میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد سے وابستہ اہم مسلم رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ خلافت تحریک کے نمایاں رہنماؤں میں تھے اور صحافت وسیاست میں بھی سرگرم رہے۔ 1923 میں وہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی قیادت میں بھی اہم کردار ادا کر چکے تھے۔ محمد علی جوہر نے ہندوستان کی آزادی کے مطالبے کو اپنی سیاسی سرگرمیوں کا اہم حصہ بنایا۔ ان کا انتقال 1931 میں لندن میں ہوا اور ان کی تدفین بیت المقدس میں کی گئی۔ ان کی سیاسی زندگی اور آزادی کی جدوجہد ہندوستان کی جدید سیاسی تاریخ کا حصہ ہے۔ تزمین فاطمہ نے اپنے خطاب میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کی موجودہ مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں سے متعلق حالیہ انہدامی کارروائی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ طلبا نے یونیورسٹی کی حفاظت کیلئے احتجاج کیا اور انتظامیہ و پولیس کے دباؤ کا سامنا کیا۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے جولائی 2026 میں یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو مبینہ طور پر منظور شدہ نقشوں کے بغیر تعمیر کیے جانے کی بنیاد پر انہدام کا حکم جاری کیا تھا۔ اتھارٹی کے مطابق میڈیکل کالج کی عمارت اور ایک اکیڈمک بلاک کے علاوہ باقی 38 عمارتوں کے لیے مطلوبہ منظوری موجود نہیں تھی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس وقت یہ عمارتیں تعمیر کی گئیں، اس وقت متعلقہ علاقہ آر ڈی اے کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا۔ بعد ازاں مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی عدالت نے 38 عمارتوں کے انہدام کے حکم پر عبوری روک لگا دی تھی، جس کے باعث فی الحال انہدامی کارروائی رک گئی۔ معاملہ اپیل کی سطح پر زیرِ غور ہے۔ تزمین فاطمہ نے کہا کہ طلبہ نے یہ عزم ظاہر کیا تھا کہ اگر یونیورسٹی کی عمارتیں بھی منہدم کر دی جائیں تو وہ درختوں کے نیچے یا زمین پر بیٹھ کر اپنی تعلیم جاری رکھیں گے۔ انہوں نے طلبہ اور اساتذہ کو مشکلات کا سامنا کرنے پر مبارکباد دی اور یونیورسٹی کے قیام کے بعد سے پیش آنے والے مختلف مسائل کا ذکر کیا۔

ادبی تنظیم "بزمِ شامِ غزل" کا سالانہ نعتیہ طرحی مشاعرہ منعقد

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم ''بزمِ شامِ غزل'' کا سالانہ نعتیہ طرحی مشاعرہ صغیر نزیر مارکیٹ (مرحوم حاجی محمد یسین منزل) محلہ بانو گنج قصبہ کرنیل گنج میں منعقد ہوا۔ الحاج نصیر انصاری بارہ بنکوی کی سرپرستی میں مشاعرے کی صدارت بالترتیب مختار فاروقی (دیویٰ شریف) اور معید رہبر لکھنوی نے کی۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر صوفی حبیب الدین خاں قادری (لکھنؤ) اور بطورِ مہمانِ اعزازی نجمی کمال خاں (سینیئر ریاستی نائب صدر ٹریژری یونین یوپی، مقیم سیدھارتھ نگر) نے شرکت فرمائی۔ آغاز حافظ کوثر سلمانی کی تلاوتِ قرآن سے ہوا، بعدہ محمد عرفان مسعودی ومعراج انور قادری نے نعت پیش کی۔ جنرل سکریٹری مجیب احمد صدیقی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے مہمانانِ گرامی و شعراء کا خیر مقدم کیا۔ سرپرست گنیش تیواری نیش کی ''ہجرتِ رسول'' نامی کتابچہ کی رسمِ اجراء بھی ہوئی۔ گنیش تیواری نے اپنے خطاب میں اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لانے والے لوگوں پر قریش کے ظلم وستم کا ذکر کیا۔ محمد یعقوب عزم گونڈوی کی نظامت میں مصرعِ طرح'' جب کہا صلی علیٰ آقا کی مدحت ہوگئی'' پر شعراء نے طبع آزمائی کی۔ منتخب اشعار حسبِ ذیل ہیں۔

ورنہ اپنا اک عمل بھی قابلِ بخشش نہ تھا۔
وہ تو کہئے حشر میں اُن کی عنایت ہوگئی۔
نصیر انصاری بارہ بنکوی

ارضِ طیبہ میں ملے مختار گر دو گز زمیں۔
تب میں سمجھوں گا مری مٹی سوارت ہوگئی۔
مختار فاروقی

حضرتِ آدم سے پہلے جب کہ تھا اُن کا وجود۔
مصطفیٰ کی ذات فخرِ آدمیت ہوگئی۔
معید رہبر لکھنوی

آؤ چل کر دامنِ سرکار پھر سے تھام لیں۔
اس کا گر احساس زندہ ہے کہ ذلت ہوگئی۔
مجیب احمد صدیقی

تیرے حصّے میں شہنشاہِ دو عالم آ گئے۔
سب پہ بھاری اے حلیمہ تیری قسمت ہوگئی۔
صغیر نوری بارہ بنکوی

میں رسول اللہ کی توصیف جب لکھنے لگا۔
تھک گیا میرا قلم لفظوں کی قلت ہوگئی۔
عبدالقیوم کیف جرولی

اللہ اللہ رونقِ گلہائے باغِ مصطفیٰ۔
مرحبا کہتے ہوئے قربان جنّت ہوگئی۔
انیس خاں عارفی

جس کو کرنا تھا یہاں پر خیر کے ہی کام کو۔
ہائے کیسی تھی یہ اُمت، کیسی اُمت ہوگئی۔
نجمی کمال گونڈوی

اب قیامت تک کوئی سلطان آسکتا نہیں۔
دونوں عالم میں نبی کی بادشاہت ہوگئی۔

ڈاکٹر اسلم ہاشمی

ساتھ ہی ڈاکٹر شاد بلرامپوری، الحاج نیاز قمر، شبیر احمد شاد، مبین منصوری، عبدالمنان راز جرولی، کوثر سلمانی، معراج شیو پوری، ریاض سحر وارثی، ساحر بہرائچی، صابر علی عزیزی، نظام الدین شمس، تنویر نوری جرولی، صغیر احمد صدیقی، قاری شکیل اشرفی، سلیم بیدل، الطاف حسین راعینی، عمران مسعودی، قاری آزاد اشرفی، ذاکر اشرفی و ابھیشیک شریواستو نے نعتیہ کلام پیش کئے۔ مقصود بیگ رہبر (مقیم مسقط) کی طرحی نعت بھی پڑھی گئی۔ مہمان ذی وقار شیخ شمس (انقلاب بیورو) نے اردو زبان وادب کی خدمات کے لئے تنظیم کی ستائش کی۔

اس موقع پر حاجی ظہیر وارثی، عبدالقیوم صدیقی، تاج محمد قربان، محمد ادریس، ڈاکٹر حبیب اللہ، حاجی وسیم راعینی، حافظ حسام الدین، نصرت علی وارثی، احمد علی انصاری، ماسٹر شفیق، مشتاق احمد، حنیف خاں، ارشاد احمد، ماسٹر اکرم جرولی، حافظ رضوان، عاشق رسول، آزاد عارفی، عادل اسلم خاں، شکیل موذن، ساجد سبھاسد، عامر انصاری، ماسٹر اقبال، اخلاق وارث، افضال احمد، گڈو عباسی، معراج الدین، مسعود عالم، راجہ بابو، سیف سمیت دیگر سامعین موجود رہے۔ صغیر صدیقی نے کلماتِ تشکر پیش کئے۔ بزم کے سرپرست عبدالغفار ٹھیکیدار کی شفایابی کی دعا کی گئی۔

ماحولیات ہماری زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے: پروفیسر پی کے شرما

شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی پروفیسر ارتضیٰ کریم کی نئی کتاب ''ماحولیاتی ادبی تنقید'' کی رسم اجراء ومذاکرہ

میرٹھ 19 / ستمبر 2026ء کسی بھی کتاب کا اجراء کتاب کی اہمیت میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ ''ماحولیاتی ادبی تنقید'' بہت اہم کتاب ہے۔ بغیر انوائیر مینٹ کے ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ موضوع بہت ہی عمدہ اور افادیت سے بھرپور ہے اور اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ہونا چاہئے۔ ماحولیات ہماری زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ آج ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ کتاب کا ترجمہ کرنا بھی بہت آسان ہے۔ ارتضیٰ کریم صاحب سے میری درخواست ہے کہ اس کا دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کرائیں تاکہ یہ دیگر زبانوں کے طالب علموں اور ریسرچ اسکالرز تک پہنچے۔ یہ الفاظ تھے سابق شیخ الجامعہ سہیل دیو یونیورسٹی، اعظم گڑھ پروفیسر پی کے شرما کے جو مہمان خصوصی کی حیثیت سے شعبۂ اردو میں منعقد پروفیسر ارتضیٰ کریم کی کتاب ''ماحولیاتی ادبی تنقید'' کی رسم اجراء و مذکراہ کے دوران اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز محمد عیسیٰ رانا نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت ایم اے اردو کی طالبہ مہوش نے پیش کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض معروف ادیب وناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور سابق شیخ الجامعہ سہیل دیو یونیورسٹی، اعظم گڑھ پروفیسر پی کے شرما نے شرکت فرمائی۔ مہمانانِ اعزازی کے بطور معروف فکشن نگار ومنفرد شاعر پروفیسر شفق سوپوری، پروفیسر اے۔ کے۔ چوبے] سابق صدر شعبہ زو لوجی[اور پروفیسر کویتا تیاگی] سابق صدر شعبۂ ہندی، میرٹھ کالج[نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر شاداب علیم، نظامت کے فرائض ڈاکٹر آصف علی اور شکریے کی رسم ڈاکٹر الکا وششٹھ نے ادا کی۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ نئی صدی میں نئے موضوع پر لکھی گئی نئی کتاب کا نام ''ماحولیاتی ادبی تنقید'' ہے۔ جس کو بڑی جانفشانی کے ساتھ پروفیسر ارتضیٰ کریم نے ترتیب دی ہے۔ نئی صدی میں ماحولیات ایک اہم اور نیا موضوع جس سے اردو والے ذرا کم ہی واقفیت رکھتے ہیں۔ اردو ادب میں ماحولیات ہمارے ادبا وشعرا سے اچھوتا نہیں رہا ہے۔ جب بھی ہم اردو ادب میں ماحولیاتی ادبی تنقید کی بات کرتے ہیں تو یہاں ماحولیاتی تنقید پر زیادہ سرمایہ نظر نہیں آتا۔ ابھی ماحولیاتی ادبی تنقید پر اردو میں کوئی مستند اور معتبر کتاب منظر عام پر نہیں آئی تھی۔ یہ سعادت باری تعالیٰ نے پروفیسر ارتضیٰ کریم کو بخشی، جنہوں نے ماحولیات کو براہِ راست ادبی تنقید کا موضوع بنایا۔ پروفیسر کویتا تیاگی نے کہا کہ یہ موضوع آج ہندوستان کے لیے بہت ضروری ہے۔ جب کوئی مصنف لکھتا ہے تو وہ کتاب اس کی پرچھائی ہوتی ہے۔ کتاب کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو اور ہندی میں بھی ترجمہ ہونا چاہئے تاکہ ان زبانوں کے قارئین تک بھی اس کتاب کا میسیج پہنچے۔ روایت سے ہٹ کر آج کے مصنفین ایسے موضوعات کو برت رہے ہیں جن کی آج سماج کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پروفیسر اے۔ کے چوبے نے کہا کہ ماحولیات کے تعلق سے جو چیزیں سامنے آرہی ہیں ان پر بات کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں اپنے اپنی حفاظت کرتے ہوئے ترقی کی جانب بھی گامزن ہونا ہے۔ اس لیے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے ماحول کو سمجھیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ آج جو نیچر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے اس پر بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ بہترین کتاب کے لیے ارتضیٰ کریم صاحب کو مبارک باد! پروفیسر شفق سوپوری نے کہا کہ ابھی تک بہت سے اسکالرز ماحولیاتی تنقید کو پورے طور پر نہیں سمجھ پائے۔ سب سے پہلے ماحولیاتی ادب کی شناخت ضروری ہے۔

بھارتیہ کسان یونین نے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کو میمورنڈم دیا

دیوبند، 19 / اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بھارتیہ کسان یونین (رکھشک) نے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک میمورنڈم ارسال کر کسانوں کو درپیش مختلف مسائل کے حل کا مطالبہ کیا۔ تنظیم کے صدر چودھری وریندر سنگھ اوہلان کی قیادت میں کارکنان ایس ڈی ایم دفتر پہنچے اور ایس ڈی ایم دیوبند وجے سنگھ کے توسط سے وزیر اعلی کو ایک آٹھ نکاتی میمورنڈم ارسال کیا۔ میمورنڈم میں ناگل میں ریاستی شاہراہ پر ایک انڈر پاس کی تعمیر، بجاج شوگر مل سے کسانوں کو گنے کے بقایاجات کی ادائیگی اور سہارنپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کمپلیکس میں کسانوں کے ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں چھٹمل پور میں لینڈ مافیا کی طرف سے پلاٹوں کو فروخت کرنے کے بہانے دیہی لوگوں سے بٹوری گئی رقم کی واپسی، گاؤں لاکھنور میں زمین کے جعلی ریکارڈ کے ذریعے پاور گرڈ سے کروڑوں روپے کا معاوضہ حاصل کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور کاتلا خورد چلکانہ روڈ پر موبائل ٹاور لگوائے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ میمورنڈم میں تمام مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کا انتباہ بھی دیا گیا ہے۔ اس دوران تنظیم کے ضلع صدر نیمپال، سنیل کمار، بلو تیاگی، ستار، ڈاکٹر سریندر سنگھ، اور مونس وغیرہ موجود تھے۔

عام لوگوں کی شکایات کا مقررہ مدت میں ازالہ حکومت کی اعلیٰ ترجیحات میں شامل: موریہ

بلندشہر پہنچے نائب وزیر اعلی نے ترقیاتی اور عوامی فلاحی اسکیموں کی محکمہ وار پیش رفت کا جائزہ لیا

بلندشہر 19 ستمبر (پریس ریلیز) آج ہفتہ کو یو پی کے نائب وزیر اعلی کیشو پرساد موریہ کی صدارت میں پی ڈبلیو ڈی گیسٹ ہاؤس بلندشہر میں ضلع کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ترقیاتی کاموں اور حکومت کی ترجیحات کے سلسلے میں اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں نائب وزیر اعلی نے ضلع میں جاری مختلف ترقیاتی اور عوامی فلاحی اسکیموں کی محکمہ وار پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ حکومت کی منشا کے مطابق تمام ترقیاتی کام مقررہ مدت میں معیاری طریقے سے مکمل کرائے جائیں اور اسکیموں کا فائدہ مستحق افراد تک شفاف اور مؤثر انداز میں پہنچایا جائے۔ انہوں نے ضلع میں امن وقانون، ترقیاتی کاموں، سڑک وتعمیراتی منصوبوں، تعلیم، صحت، بجلی، پینے کے پانی، صفائی، زراعت، آبپاشی، روزگار، سماجی تحفظ اور عوامی فلاحی اسکیموں کی پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ عام لوگوں کی شکایات کا مقررہ مدت میں معیاری طریقے سے ازالہ حکومت کی اعلیٰ ترجیحات میں شامل ہے۔ نائب وزیر اعلی نے افسران کو ہدایت دی کہ عوامی سماعت اور شکایات کے ازالے میں کسی بھی طرح کی لاپروائی نہ برتی جائے۔ عوام کے مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان کا ضابطے کے مطابق جلد از جلد ازالہ یقینی بنایا جائے۔ افسران باقاعدگی سے علاقوں کا دورہ کرکے ترقیاتی کاموں کا موقع پر معائنہ کریں اور کام کے معیار پر خصوصی توجہ دیں۔

ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زیر تعمیر منصوبوں کو بلاوجہ زیر التوا نہ رکھا جائے۔ متعلقہ محکموں کے افسران اور تعمیراتی ادارے باہمی تال میل قائم کر کے منصوبوں کو مقررہ وقت میں مکمل کرائیں۔ انہوں نے سرکاری اسکیموں کے نفاذ میں شفافیت، جواب دہی اور معیار کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا۔ میٹنگ میں ضلع کے سینئر افسران نے مختلف محکموں کی پیش رفت اور جاری اسکیموں کے بارے میں نائب وزیر اعلی کو تفصیلات فراہم کیں۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے نائب وزیر اعلی کو یقین دلایا کہ ان کی جانب سے دی گئی ہدایات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔ قبل ازیں نائب وزیر اعلی نے شکارپور پہنچ کر مرحوم ایم ایل اے انل شرما کی تصویر پر گل پوشی کرکے انھیں خراج عقیدت پیش کیا اور اہل خانہ سے ملاقات کر کے انھیں ہمت سے کام لینے کی اپیل کی۔ میٹنگ میں رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر بھولا سنگھ، ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر انتل تیوتیا، ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش، ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ، سی ڈی او نشا گریوال، اراکین اسمبلی لکشمی راج سنگھ، سنجے شرما، میناکشی سنگھ، پردیپ چودھری، چندر پال سنگھ، دیویندر سنگھ لودھی، بی جے پی ضلع صدر وکاس چوہان سمیت متعلقہ محکموں کے سینئر افسران موجود رہے۔

ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کتاب 'فنِ کالم نگاری' کی رسم اجرا کی تقریب اتوار کو

صحافت اور ادب کی دنیا سے تعلق رکھنے والی متعدد اہم شخصیات کی شرکت کی منظوری

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) شہر میں واقع نایاب عباسی ڈگری کالج نفیس عباسی (کیلسہ روڈ) میں فن کالم نگاری پر مبنی ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کتاب ''فنِ کالم نگاری اور کچھ میرے کالم'' کی رسم اجرا کی تقریب اتوار ۲۰ ستمبر منعقد کی جائے گی۔ یہ تقریب انجمن ترقی اردو، اتر پردیش کے زیر اہتمام منعقد کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی، نائب صدر، انجمن ترقی اردو، اتر پردیش تقریب کی صدارت کریں گے۔ امروہہ کے ایم ایل اے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اتر پردیش کے چیئرمین، سابق کابینہ وزیر اتر پردیش حاجی محبوب علی مہمان خصوصی ہوں گے۔ روزنامہ انقلاب نئی دہلی کے چیف ایڈیٹر عبدالودود ساجد، سنسر بورڈ آف انڈیا کے سابق ممبر ڈاکٹر معراج حسین اور ایم ایل سی (استاد) کے عہدے کے امیدوار حاجی دانش اختر بطور مہمان ذی وقار شرکت کریں گے۔ مفتی سید محمد عفان منصوری صدر جمعیۃ علماء ہند اتر پردیش خصوصی مقرر ہوں گے۔ پنجابی یونیورسٹی، پٹیالہ کے سابق پروفیسر، شعبہ (اردو، فارسی) کے سربراہ پروفیسر ناشر نقوی کلیدی خطبہ دیں گے۔ ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، شان حیدر بیباک، ڈاکٹر جمشید کمال، سید محبوب زیدی، کوثر علی عباسی، اور ڈاکٹر ناصر امروہوی سمیت دیگر مقررین اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ تقریب کے سرپرست فیروز کمال عباسی صدر نایاب عباسی ڈگری کالج امروہہ ہیں۔ کالج کی پرنسپل ڈاکٹر لبنیٰ حمید خطبہ استقبالیہ پیش کریں گی۔ ڈاکٹر مبارک امروہوی نعت پاک پیش کریں گے جبکہ پروگرام کی نظامت سید شیبان قادری کریں گے۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر مہتاب امروہوی نے کتاب کے بارے میں بتایا کہ تقریباً پانچ سال میں لکھی گئی اس کتاب میں خبروں کے انتخاب، اس کی زبان، کس خبر کو کس مقام پر مرتب کیا جائے، اس خبر کا معاشرے کے مختلف طبقوں پر کیا اثر پڑتا ہے، ادارتی صفحہ پر چھپنے والے کالم کا انتخاب کس بنیاد پر کیا جائے، اس کی زبان، اس کے موضوع، اہمیت، حالات حاضرہ سے تعلق وغیرہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ منتظمین کے مطابق ادب وصحافت سے متعلق اس پروگرام میں ادیبوں، ماہرین تعلیم، سماجی کارکنان اور ادب سے محبت کرنے والوں کی بڑی تعداد شرکت کرے گی۔

سپا لیڈر گلّو قتل معاملہ: عبیدُ الرحمٰن کو عمر قید

عدالت کا اہم فیصلہ، 20 ہزار روپے جرمانہ؛ عدم ادائیگی پر مزید پانچ ماہ قید

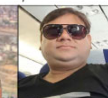

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) امبیڈکر نگر ضلع کے ٹانڈہ میں معروف سماج وادی پارٹی (سپا) لیڈر محمد ایاز عرف گلّو کے قتل کے معاملے میں عدالت نے 19 ستمبر 2026 کو اہم فیصلہ سناتے ہوئے ملزم عبیدُ الرحمٰن کو قصوروار قرار دیا اور عمر قید کی سزا سنائی۔ ایڈیشنل سیشن جج اول پون کمار شکلا کی عدالت نے مجرم پر 20 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں اسے مزید پانچ ماہ قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اطلاعات کے مطابق 16 مئی 2019 کو ٹانڈہ میں سماج وادی پارٹی کے لیڈر محمد ایاز عرف گلّو کو گولی ماردی گئی تھی۔ شدید زخمی حالت میں انہیں علاج کے لیے دہلی کے میڈانتا اسپتال لے جایا گیا۔ جہاں تقریباً 20 دن بعد ان کی موت ہوگئی تھی۔ مقتول کے اہلِ خانہ نے عبیدُ الرحمٰن کو قتل کا اہم ملزم نامزد کیا تھا۔ مقتول محمد ایاز عرف گلّو کی اہلیہ شبانہ ناز اس وقت ٹانڈہ نگر پالیکا کی چیئرپرسن ہیں۔ اس وجہ سے اس مشہور قتل معاملے اور عدالتی کارروائی پر پورے علاقے کی نگاہیں مرکوز رہی ہیں۔ عدالت کے فیصلے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر مقامی سطح پر زیرِ بحث آ گیا ہے۔

گینگسٹر ایکٹ میں مطلوب 25 ہزار کا انعامی بدمعاش مڈبھیڑ میں گرفتار

ملزم کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ، کارتوس اور بغیر نمبر پلیٹ کی موٹر سائیکل برآمد

بلندشہر 19 ستمبر (پریس ریلیز) تھانہ نرورہ علاقہ میں جمعہ کی دیر رات پولیس اور 25 ہزار روپے کے انعامی گینگسٹر کے درمیان مڈبھیڑ ہوگئی۔ پولیس کے مطابق واجد پور بمبے کے قریب چیکنگ کے دوران پولیس کو دیکھ کر موٹر سائیکل سوار بدمعاش فرار ہونے لگا۔ پولیس ٹیم نے گھیرابندی کر کے اسے روکنے کی کوشش کی تو ملزم نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کردی۔ جوابی کارروائی میں ٹانگ میں گولی لگنے سے بدمعاش زخمی ہوگیا۔ پولیس نے زخمی ملزم کو گرفتار کر کے علاج کے لیے سی ایچ سی ڈبائی بھیجا ہے۔ سی او ڈبائی مدھوپ کمار سنگھ نے بتایا کہ زخمی بدمعاش کی شناخت دھنیش ولد شیوراج سنگھ ساکن گاؤں روانی کٹیری تھانہ نرسینہ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق دھنیش تھانہ نرورہ میں درج گینگسٹر ایکٹ کے مقدمے میں مطلوب تھا اور اس کی گرفتاری پر ایس ایس پی بلندشہر کی جانب سے 25 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ مڈبھیڑ کے بعد پولیس نے ملزم کے قبضے سے ایک غیر قانونی طمنچہ، دو زندہ کارتوس، ایک خالی کارتوس اور بغیر نمبر پلیٹ کی اسپلینڈر موٹر سائیکل برآمد کی ہے۔ پولیس کے مطابق دھنیش کے خلاف مختلف تھانوں میں تقریباً 21 مقدمات درج ہیں، جن میں آرمس ایکٹ، گینگسٹر ایکٹ، غنڈہ ایکٹ، سمیت دیگر دفعات کے مقدمات شامل ہیں۔

یوپی میں 15 لاکھ سے زائد کسانوں کی سمان ندھی پر لٹکتی تلوار

وقت پر تصدیق نہ ہوئی تو 24ویں قسط رک سکتی ہے

لکھنؤ۔ پردھان منتری کسان سمان ندھی (PM-KISAN) اسکیم کے مستفیدین کے مشتبہ اور نامکمل ریکارڈ کے معاملے میں اترپردیش حکومت نے سختی بڑھادی ہے۔ محکمہ زراعت نے ریاست میں زیرالتوا 15,35,858 معاملات کی سو فیصد تصدیق اور ڈیٹا کی درستگی کرانے کی ہدایات دی ہیں۔ اس کے لیے ستمبر کے آخر تک مائیکرو پلان تیار کرکے اسے جاری فارمر رجسٹری مہم سے جوڑنے کو کہا گیا ہے۔ محکمہ زراعت کے پرنسپل سیکریٹری رویندر نے جمعہ کو جاری حکمنامے میں افسران کو ہدایت دی ہے کہ تمام مشتبہ اور نامکمل ریکارڈ کی بروقت تصدیق کرائی جائے۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ تصدیق میں تاخیر ہونے کی صورت میں آئندہ قسط جاری ہونے سے پہلے متعلقہ معاملات منسوخ کیے جاسکتے ہیں۔ ایسے میں اہل کسانوں کو بھی اسکیم کا فائدہ حاصل کرنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ محکمہ زراعت کے اعداد وشمار کے مطابق زیرالتوا معاملات میں سب سے بڑی تعداد سابق زمین مالک کی نامکمل شناخت سے متعلق معاملات کی ہے۔ ایسے کل 10,19,117 معاملات سامنے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ 2,74,742 معاملات میں وراثت کے علاوہ دیگر وجوہات کی بنیاد پر انتقالِ اراضی یعنی میوٹیشن ہوا ہے۔ وہیں 2,41,999 معاملات میں سابق اور موجودہ دونوں زمین مالکان کا ڈیٹا درج ہے۔ ان ریکارڈ کی تصدیق کرکے اہل مستفیدین کا ڈیٹا درست کیا جانا ہے۔ محکمہ کو 8,422 مشتبہ نابالغ مستفیدین کے ریکارڈ ملے ہیں۔ اس کے علاوہ 31,133 معاملات ایسے ہیں، جن میں ایک ہی خاندان کے ایک سے زیادہ افراد کے مستفید ہونے کا شبہ ہے۔

PM-KISAN کے سرکاری پورٹل کے مطابق، ایسے معاملات میں فائدہ عارضی طور پر روکا جاسکتا ہے اور اہلیت یقینی بنانے کے لیے فزیکل ویری فکیشن یعنی موقع پر تصدیق کی جاسکتی ہے۔ حکومت نے ستمبر کے آخر تک ان معاملات کی تصدیق کے لیے مائیکرو پلان تیار کرنے کو کہا ہے۔ اسے فارمر رجسٹری مہم کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے مہم چلائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی مالی سال 2022-23 اور 2023-24 کے پانچ فیصد فزیکل ویری فکیشن کے لیے منتخب کیے گئے گاؤں کے 3,70,069 مستفیدین کی تصدیق 30 ستمبر تک مکمل کرکے پورٹل پر اپ لوڈ کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اوپن سورس کے 64,528 معاملات، مشتبہ نابالغ مستفیدین اور ایک ہی خاندان کے متعدد افراد سے متعلق معاملات کا بھی فوری طور پر تصفیہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ PM-KISAN کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق، 23ویں قسط 20 جون 2026 کو جاری کی گئی تھی۔ اسکیم کے تحت اہل کسان خاندانوں کو سالانہ 6,000 روپے تین مساوی قسطوں میں دیے جاتے ہیں۔ فی الحال 24ویں قسط کی سرکاری تاریخ جاری نہیں کی گئی ہے۔ گزشتہ قسطوں کے درمیان وقفے کو دیکھتے ہوئے اکتوبر 2026 کے آس پاس قسط آنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے، لیکن اسے سرکاری تاریخ نہیں مانا جاسکتا۔ کسانوں کو قسط کی تاریخ اور اپنی ادائیگی کی صورتحال جاننے کے لیے PM-KISAN پورٹل پر موجود Know Your Status آپشن پر نظر رکھنی چاہیے۔ جن کسانوں کے ریکارڈ میں زمین کے مالک، میوٹیشن، خاندان کے افراد یا عمر سے متعلق کوئی غلطی ہے، انہیں متعلقہ محکمہ زراعت کے ذریعے اپنا ریکارڈ درست کرانا ضروری ہو سکتا ہے۔ PM-KISAN پورٹل پر ای-کے وائی سی بھی لازمی ہے۔

سال 2027 میں ایس پی کو پھر ہرائیں گے عوام

اترپردیش میں ہر طرف کنول کھلے گا: کیشو موریہ

لکھنؤ، 19 ستمبر (یواین آئی) اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس کی سیاست اب صرف 'راستہ ناپنے' تک محدود رہ گئی ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں ایس پی کا 'فرضی پی ڈی اے' نعرہ بھی عوام کو متاثر نہیں کر پائے گا۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ ایس پی کا رتھ بھی وہی ہے اور اترپردیش کا راستہ بھی وہی ہے۔ انتخابی مہم کے دوران اگر کچھ بدلے گا تو وہ اس کا 'فرضی پی ڈی اے' نعرہ ہوگا۔ مسٹر موریہ نے الزام لگایا کہ ایس پی اس نعرے کے سہارے عوام کو جھوٹے خواب دکھانے کی کوشش کرے گی، لیکن ریاست کی باشعور عوام اس کے بہکاوے میں آنے والی نہیں ہے۔ 2012 سے 2017 کے درمیان ایس پی کے دور حکومت میں عوام اس کے کام کاج کو دیکھ چکی ہے۔ ان کے مطابق، 2017 اور 2022 کے اسمبلی انتخابات کی طرح 2027 میں بھی عوام ایس پی کو ہرائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ غنڈہ گردی اور جرائم پیشہ افراد کو تحفظ دینے والی ایس پی کے رہنما انتخابات کے دوران صرف سڑکیں ناپتے رہ جائیں گے اور عوام کے دل تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ موریہ نے اعتماد ظاہر کیا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں ریاست کی عوام بی جے پی کی حمایت کرکے ایک بار پھر کنول کھلائے گی اور ریاست میں بی جے پی کی حکومت بنے گی۔

مشاعروں نے ملک کی تعمیر اور مشترکہ تہذیب کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا ہے: ڈاکٹر عمار رضوی

گومتی بک فیسٹیول 2026 میں قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام مشاعرے کا انعقاد

لکھنؤ/دہلی: گومتی بک فیسٹیول (12 تا 20 ستمبر 2026) میں آج شام چار بجے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مشاعرے میں ڈاکٹر عمار رضوی (صدر، آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی) نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی جبکہ شعرا میں جناب حسن کاظمی، جناب چودھری چرن سنگھ بشر، جناب ملک زادہ جاوید، جناب منیش شکلا، جناب پچپلو لکھنوی اور محترمہ تارا اقبال نے اپنے کلام سے نوازا۔ مشاعرے کی صدارت جناب حسن کاظمی نے اور نظامت ڈاکٹر فیضان الحق (ریسرچ اسسٹنٹ، این سی پی یو ایل) نے کی۔ فیضان الحق نے قومی اردو کونسل کی جانب سے تمام مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کونسل کی مختلف علمی و ادبی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور کتاب کلچر کے فروغ میں ادارے کے موجودہ ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال کی کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی کونسل چنار بک فیسٹیول، علی گڑھ کتاب میلہ، گومتی بک فیسٹیول اور عالمی اردو کانفرنس میں مختلف ادبی و ثقافتی تقاریب اور مشاعروں کا انعقاد کرچکی ہے۔ یہ مشاعرہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قومی اردو کونسل مختلف پروگراموں اور کتابوں کی اشاعت کے ذریعے اردو کو فروغ دے رہی ہے۔ مشاعروں کا انعقاد بھی اس لیے اہم ہے کیونکہ مشاعروں نے ملک کی تعمیر و ترقی اور مشترکہ تہذیب کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے اردو زبان اور لکھنوی تہذیب کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو کا لکھنؤ سے گہرا رشتہ ہے اور یہاں کے شعرا کا ایک الگ مقام ہے۔ مشاعرے میں تمام شعرا نے نہایت عمدہ کلام پیش کیا، جس پر سامعین نے بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ بطور نمونہ شعرا کی غزلوں کا ایک ایک شعر یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

اپنا چہرا کوئی کتنا بھی چھپائے لیکن
وقت ہر شخص کو آئینہ دکھا دیتا ہے
(حسن کاظمی)

کس قدر آج برا حال ہے ہم لوگوں کا
حادثے آ کے جگاتے ہیں تو ہم جاگتے ہیں
(چرن سنگھ بشر)

دھوپ کے ساتھ چھاؤں بھی روئی
آج اک پیڑ سوکھ جانے پر
(ملک زادہ جاوید)

ہماری جان کے دشمن نے، ہم نے اور رب نے
ہماری چیخ سنی صرف تین لوگوں نے
(منیش شکلا)

یقین سبزہ نہیں تھا جو خود بخود اگتا
یقیں وہ فصل ہے جو دیکھ بھال چاہتی ہے
(تارا اقبال)

کوئی بھی روک نہ پاتا گزر گیا ہوتا
مرا نصیب محبت سنور گیا ہوتا
نہ آئیں ہوتی جو بیگم مری عیادت کو
میں اسپتال کی نرسوں پہ مر گیا ہوتا
(پچپلو لکھنوی)

تقدسِ حرمین شریفین پر لکھنؤ میں علمی وفکری مذاکرہ

علماء، دانشوروں اور سماجی شخصیات کی شرکت

لکھنؤ، 19 ستمبر: آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام ممتاز پی جی کالج کے پروفیسر محمد یونس نگرامی کمیٹی روم میں ''تقدسِ حرمین شریفین و دیگر مقدسات کی حرمت'' کے عنوان سے علمی و فکری مذاکرہ منعقد ہوا، جس میں علماء، دانشوروں، شعراء، صحافیوں، سماجی کارکنوں اور مختلف تنظیموں کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ مذاکرے کا مقصد حرمین شریفین اور دیگر مقدس مقامات کے تقدس، ان کے تحفظ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی ان سے وابستہ مذہبی و روحانی عقیدت کے حوالے سے موجودہ حالات پر غور وخوض کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ اس کے بعد سوسائٹی کے نائب صدر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے نظامت کے فرائض انجام دیے، جبکہ سوسائٹی کے کنوینر احمد اویس نگرامی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔

احمد اویس نگرامی نے کہا کہ مقدس مقامات اور عبادت گاہوں کو ہر قسم کے تشدد، دھمکی اور جنگ سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے حرمین شریفین اور دیگر مقدس مقامات کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے کہا کہ دنیا بھر کی عبادت گاہوں کے تقدس اور امن کا تحفظ مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مقدس مقامات اور وہاں آنے والے زائرین کے تحفظ کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ امام عیدگاہ لکھنؤ اور چیئرمین اسلامک سینٹر آف انڈیا مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے حرمین شریفین کے حفاظتی انتظامات کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مسلمانوں کے لیے خصوصی مذہبی و روحانی اہمیت رکھتے ہیں اور وہاں آنے والے حجاج و معتمرین کی سلامتی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مذاکرے کے انعقاد کو بھی قابلِ قدر قرار دیا۔ سنی مجلسِ عمل کے صدر مولانا یاسر فاروقی نے کہا کہ مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے نفرت کے بجائے علم، مکالمے، سفارت کاری اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عبادت گاہوں اور ان میں آنے والے افراد کے تحفظ کے لیے حکومتوں، بین الاقوامی اداروں اور سول سوسائٹی کی مشترکہ کوششوں پر زور دیا۔ ندوۃ العلماء کے استاذِ تفسیر اور مسجدِ ندوہ کے امام مولانا ڈاکٹر فرمان ندوی نے صدارتی خطاب میں حرمین شریفین کے تقدس اور تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مقدس مقامات کے احترام اور ان کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔ مذاکرے میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے بھی شرکت کی، جن میں سینئر صحافی مسعود الحسن، حماد انیس، مولانا یوسف بھٹکلی، محمد خالد ایشو، حسن متین اور علی انیس سمیت متعدد علماء، دانشور، صحافی اور سماجی کارکن شامل تھے۔ آخر میں ممتاز پی جی کالج کے شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر یاسر جمال نے اظہارِ تشکر کیا۔ پروگرام کا اختتام حرمین شریفین کے تحفظ، سعودی عرب میں امن وسلامتی اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے خیر وعافیت کی دعا کے ساتھ ہوا۔

شاہ میناشاہ کی درگاہ سے نکالا جائے گا روایتی جلوسِ غوثیہ: مفتی ابوالعرفان

جلوسِ غوثیہ کے انتظامات کے سلسلے میں آل انڈیا محمدی مشن کے ذمہ داران کا اہم اجلاس

لکھنؤ 19 ستمبر: آل انڈیا محمدی مشن کی ایگزیکٹو کمیٹی اور اس سے وابستہ تنظیموں کے قائدین و ذمہ داران کا ایک اہم اجلاس مشن کے ہیڈ آفس فرنگی محل میں منعقد ہوا، جس میں روایتی جشنِ غوث الوریٰ اور جلوسِ غوثیہ کے انتظامات، نظم وضبط اور دیگر امور پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس کا آغاز قاری اقبال قادری کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ قاری شاہ جہاں اور محمد منیر نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا محمدی مشن کے سرپرست، مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی، قاضیِ شہر لکھنؤ نے گیارہویں شریف کی فضیلت اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت اس قدر بلند ہے کہ اسے مکمل طور پر بیان کرنا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ ہمیں آپؒ کی سیرت و تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنی زندگیوں میں دینی تعلیمات، عبادات اور نیک اعمال کو اختیار کریں اور اولیائے کرام کی پاکیزہ زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔ آل انڈیا محمدی مشن کے قومی صدر سید اقبال ہاشمی نے بتایا کہ روایتی جشنِ غوث الوریٰ اور جلوسِ غوثیہ ان شاء اللہ 24 ستمبر 2026 کو منعقد ہوگا۔ صبح 10 بجے درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہ، واقع تھانہ چوک، لکھنؤ میں جشنِ غوث الوریٰ کا اہتمام کیا جائے گا، جبکہ دوپہر 12:30 بجے درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہ سے روایتی جلوسِ غوثیہ برآمد ہوگا، جو مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا درگاہ حاجی الحرمین، میڈیکل کالج پہنچے گا، جہاں صلوٰۃ وسلام اور دعا کے ساتھ جلوس کا اختتام ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ جلوس کے بعد درگاہ حضرت شاہ میناشاہ پر شیخ شاکر علی مینائی، نائب صدر آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے شرکائے جلوس کے لیے لنگر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ سید اقبال ہاشمی نے تمام انجمنوں اور تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ مقررہ وقت کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہ پہنچیں اور مکمل نظم و ضبط کے ساتھ جلوسِ غوثیہ میں شرکت کریں۔ انہوں نے شرکائے جلوس سے اپیل کی کہ جلوس کے دوران ڈی جے کے بجائے مناسب اور مختصر ساؤنڈ سسٹم کا استعمال کیا جائے۔ شرکاء صاف ستھرے لباس زیبِ تن کریں، وضو کریں اور خوشبو لگائیں، نیز نعت، منقبت، درود وصلوٰۃ وسلام اور ''یا غوث المدد'' کا ورد کرتے ہوئے جلوس میں شرکت کریں۔ انہوں نے کہا کہ جلوس کے دوران ٹریفک کے نظم ونسق کو برقرار رکھنے میں انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ راستے میں ایمبولینس، مریضوں اور دیگر ضرورت مند افراد کا خصوصی خیال رکھا جائے اور کسی بھی ناخوشگوار صورتِ حال کی صورت میں فوری طور پر مشن کے ذمہ داران یا متعلقہ پولیس افسران سے رابطہ کیا جائے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید انصار نے اہلِ بیتِ اطہار اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت وفضیلت، ان کی حیاتِ مبارکہ اور اسلام کے لیے ان کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مشن کے سرپرستِ اعلیٰ حضرت مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی اور قومی صدر سید اقبال ہاشمی نے گزشتہ جلوسِ محمدی میں گراں قدر تعاون کرنے والی مختلف تنظیموں اور انجمنوں کے ذمہ داران کو شیلڈ پیش کرکے اعزاز سے نوازا۔

یوپی بی جے پی میں بڑے پیمانے پر تنظیمی ردوبدل

لکھنؤ، نوئیڈا سمیت کئی اضلاع کے نئے انچارج مقرر

لکھنؤ۔ اترپردیش میں آئندہ انتخابات کے پیش نظر بھارتیہ جنتا پارٹی نے ہفتے کے روز ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری نے ریاست کے اضلاع اور عظیم شہروں کے لیے نئے ضلعی انچارجوں کا اعلان کردیا ہے۔ اودھ خطے کے لیے جاری کی گئی نئی فہرست کے مطابق دارالحکومت لکھنؤ عظیم شہر کی کمان تریامبک ترپاٹھی کو سونپی گئی ہے، جبکہ لکھنؤ ضلع کا انچارج سوربھ مشرا کو بنایا گیا ہے۔ ہائی پروفائل سیٹ رائے بریلی کی کمان ڈاکٹر نیرج سنگھ کو سونپی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سیتاپور کی کمان بھی نیرج سنگھ سنبھالیں گے۔ لکھیم پور میں وجے بہادر پاٹھک کو ضلعی انچارج کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ ہردوئی میں کملیش مشرا کو ضلعی انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ امبیڈکر نگر کی کمان اودھیش شریواستو کو ملی ہے، جبکہ بارہ بنکی کا ضلعی انچارج نیرج ورما کو بنایا گیا ہے۔ بلرام پور کی کمان رام کشور موریہ سنبھالیں گے۔ بہرائچ میں ارچنا مشرا کو مقرر کیا گیا ہے۔ گونڈا میں راہل راج رستوگی کو کمان سونپی گئی ہے، جبکہ شراوستی میں تریامبک تیواری کو ضلعی انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ ایودھیا ضلع کی ذمہ داری انوپ گپتا سنبھالیں گے، جبکہ ایودھیا عظیم شہر سے شیو بھوشن سنگھ کو مقرر کیا گیا ہے۔ نوئیڈا عظیم شہر کی ذمہ داری ڈی کے شرما کو ملی ہے، جبکہ گوتم بدھ نگر کا ضلعی انچارج کانتا کردم کو بنایا گیا ہے۔ وہیں بلند شہر میں سابق وزیر سریش رانا کو کمان سونپی گئی ہے۔ مظفر نگر میں ہری اوم شرما کو یہ اہم ذمہ داری دی گئی ہے۔ میرٹھ عظیم شہر میں اشوک مونگا اور میرٹھ ضلع میں بھارت بھوشن گپتا کو انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ غازی آباد عظیم شہر کی کمان اشوک کٹاریہ کو، جبکہ غازی آباد ضلع کی ذمہ داری سنجیو گوئل سکہ کو دی گئی ہے۔ کاشی خطے کے تنظیمی اضلاع اور عظیم شہروں کے نئے ضلعی انچارجوں میں ارون پاٹھک کو سب سے اہم ذمہ داری دی گئی ہے۔ انہیں وارانسی عظیم شہر اور وارانسی ضلع، دونوں کا مشترکہ انچارج بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بینا چوبے کو چندولی ضلع کی کمان سونپی گئی ہے۔ غازی پور کا انچارج اجیت چوبے کو بنایا گیا ہے، جبکہ پرتاپ گڑھ کی ذمہ داری اودھیش گپتا سنبھالیں گے۔ بھدوہی سے سمیر سنگھ کو ضلعی انچارج مقرر کیا گیا ہے، جبکہ جونپور کی کمان شنکر گری کو سونپی گئی ہے۔ مچھلی شہر کی ذمہ داری دنیش موریہ اور سلطان پور کی کمان برج بھوشن سنگھ کو دی گئی ہے۔ امیٹھی کا ضلعی انچارج سنیل سنگھ کو بنایا گیا ہے۔ پریاگ راج عظیم شہر کی کمان راکیش ترویدی اور پریاگ راج یمنا پار کی ذمہ داری انیل سنگھ کو ملی ہے۔ پریاگ راج گنگا پار کا انچارج اشوک مشرا کو بنایا گیا ہے۔ کوشامبی سے امرناتھ یادو کو مقرر کیا گیا ہے۔ وہیں مرزاپور کی ذمہ داری بھانو پرتاپ سنگھ اور سون بھدر کی ذمہ داری کو شیلیندر پٹیل سنبھالیں گے۔

لوکو پائلٹ کی مستعدی سے ریلوے ٹریک پر جان بچی

لکھنؤ۔ صبح تقریباً 03:50 بجے ٹرین نمبر 14308 کے لوکو پائلٹ نے لال گوپال گنج-رام چورا روڈ ریلوے سیکشن کے درمیان کلومیٹر نمبر 23/05 کے قریب ریلوے ٹریک پر ایک شخص کو پڑا ہوا دیکھا۔ لوکو پائلٹ نے فوری طور پر مستعدی اور سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہنگامی بریک لگا کر ٹرین روک دی۔ لوکو پائلٹ کی مستعدی سے ریلوے ٹریک پر پڑے شخص کی جان بچ گئی۔ مذکورہ شخص کی شناخت ونود کمار کے طور پر ہوئی۔ واقعے کی اطلاع فوری طور پر ریلوے پروٹیکشن فورس کنٹرول کو دی گئی۔ شخص کو رام چورا روڈ اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر دفتر لایا گیا۔ اس کے بعد طبی امداد کے لیے ایمبولینس بلا کر اسے اسپتال بھیجا گیا۔ لوکو پائلٹ کی چوکسی اور فوری کارروائی سے ایک شخص کی جان بچائی جاسکی۔

غریبوں کی سیاست پر سنجے نشاد کا اکھلیش پر حملہ

پی ڈی اے یاترا اور عیش وآرام کی گاڑیوں پر طنز

لکھنؤ، 19 ستمبر (یواین آئی) یوگی حکومت میں کابینی وزیر اور نشاد پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر سنجے نشاد نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو کی پی ڈی اے سیاست اور عیش وآرام کی گاڑیوں والی یاترا پر براہ راست حملہ کیا ہے۔ مسٹر نشاد نے کہا کہ ملک نظریے سے چلتا ہے۔ سیاست کی شروعات اس سوچ کے ساتھ ہوئی تھی کہ غریب آدمی بھی راجا بنے۔ غریب، بے زمین، بے گھر اور اجڑے ہوئے لوگوں کے لیے سیاست آئی تھی۔ لوک سبھا اور جمہوریت غریبوں کے لیے آئی تھی، عیش وآرام کے لیے نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے غریبوں کے ووٹ اور غریبوں کے پیسوں پر پلنے والے رہنما ہی آج غریبوں کو بھول گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ طبقات کے نام پر سیاست کرنے والوں نے 27 فیصد ریزرویشن پر اکیلے قبضہ کرلیا۔ 'دوسرے لوگ' کہاں چلے گئے، اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ نعرہ دیا گیا تھا کہ جس کی جتنی تعداد زیادہ، اس کی اتنی ہی حصہ داری، لیکن کچھ لوگ سب پر بھاری ہوگئے اور باقی بے چارے رہ گئے۔ اکھلیش یادو کی پی ڈی اے یاترا اور 20 کروڑ روپے کی عیش وآرام کی گاڑی پر طنز کرتے ہوئے سنجے نشاد نے کہا کہ یاترا نکالنا ہر شخص کا حق ہے، لیکن یہ بھی طے ہونا چاہیے کہ یاترا کس کی ہے اور کس طرح نکالی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یاترا غریبوں کے پاس جارہی ہے تو اسے غریب کی گلی اور گاؤں میں بھی جانا چاہیے۔ جب تک رہنما غریب کی گلی میں نہیں رہے گا، وہ غریب کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے گا۔ صرف سڑک پر نکلنے والی یاترا سے کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف سائیکل کی بات ہوتی ہے، دوسری طرف بڑی بڑی عیش وآرام کی گاڑیوں کا قافلہ چلتا ہے۔ منہ پر پی ڈی اے اور دل میں عیش وآرام کا رتھ ہے۔ جب قول وفعل میں اتنا فرق ہوگا تو عوام یقینی طور پر دور ہوجائیں گے۔ عوام سب کچھ طے کرتی ہے اور عوام نے ہی ایسے لوگوں کو اقتدار سے باہر کیا ہے۔

گنیش اتسو پر طالبات نے گنیش کی دلکش مورتیاں بنائیں

لکھنؤ۔ شوا فاطمہ گرلز انٹر کالج میں گنیش اتسو کے موقع پر مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر طالبات نے اپنی تخلیقی صلاحیت اور تخیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھگوان گنیش کی دلکش اور شاندار مورتیاں بنائیں۔ بہترین مورتیاں بنانے والی طالبات کو انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ پروگرام میں کالج کے منیجر جناب حسین اسکر کاظمی نے کہا کہ تمام تہوار ہماری زندگی میں خوشیاں لانے کے ساتھ ساتھ ہمیں کثرت میں وحدت کا پیغام بھی دیتے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں باہمی محبت، بھائی چارے اور ثقافتی ہم آہنگی کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔ کالج کے سکریٹری جناب عاصم رضا نے کہا کہ یہی ہمارے ملک کی گنگا جمنی تہذیب ہے، جس کی وجہ سے مختلف مذاہب اور برادریوں کے لوگ ایک دوسرے کے تہوار محبت اور خیرسگالی کے ساتھ مل کر مناتے ہیں۔ پرنسپل میرا ترپاٹھی نے طالبات اور اساتذہ کو پروگرام کے کامیاب انعقاد اور ان کی تخلیقی پہل کے لیے شکریہ ادا کیا اور طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کے دوران اسکول کا ماحول جوش، ولولے اور باہمی خیرسگالی سے سرشار رہا۔

اسکولی بس کے انجن میں لگی آگ، 5 سالہ بچہ جھلسا

لکھنؤ: 19 ستمبر (پی این ایس) یہاں کے اٹونجہ تھانہ علاقے میں ہفتہ کی صبح تقریباً ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ جمکھنوا گاؤں سے تقریباً 25 بچوں کو لے کر شارپ گلوبل اسکول مان پور اٹونجہ جارہی اسکول بس کے انجن میں اچانک آگ لگ گئی۔ بس فورس ٹریولر تھی جس کا رجسٹریشن نمبر یوپی 81 بی ٹی 6203 بتایا گیا ہے۔ یہ واقعہ بگھا پوروا کے قریب پیش آیا۔ انجن میں آگ لگتے ہی بچوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ بعد میں انہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔ اسی دوران 5 سالہ بچے کا ہاتھ گرم بونٹ کو چھو گیا جس کے نتیجے میں وہ جھلس گیا۔ حادثے کے بعد بچے کو فوری طور پر اٹونجہ کے پرائمری ہیلتھ سنٹر لے جایا گیا اور علاج کیا گیا۔ علاج کے بعد گھر والے بچے کو گھر لے گئے۔ کسی شدید زخمی کی اطلاع نہیں ہے۔ بس میں سوار دیگر تمام بچے محفوظ بتائے جاتے ہیں۔ دیگر بچوں کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ بس کے انجن میں لگی آگ کو موقع پر ہی بجھا دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے بھی جائے وقوعہ پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔

پانچوں تحصیلوں میں 549 شکایات پہنچیں، موقع پر ہی 122 کا ہوا نپٹارا

لکھنؤ۔ ہفتہ کے روز ضلع کی پانچوں تحصیلوں میں سمپورن سمادھان دیوس کا انعقاد کیا گیا، جس میں ضلع مجسٹریٹ خود تحصیل سروجنی نگر پہنچے اور عام لوگوں کے مسائل سنے۔ اس دوران ضلع مجسٹریٹ نے واضح طور پر کہا کہ لوگوں کی شکایات کا مقامی سطح پر ہی نپٹارا کرنا حکومت کی ترجیح ہے، اسی لیے تحصیلوں میں یہ پلیٹ فارم لگایا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو بار بار دفاتر کے چکر نہ کاٹنے پڑیں۔ تحصیل سروجنی نگر میں ہفتہ کے روز کل 165 معاملات سامنے آئے، جن میں سے ضلع مجسٹریٹ اور ان کی ٹیموں نے موقع پر ہی 62 معاملات کا نپٹارا کردیا۔ باقی معاملات متعلقہ محکموں کو بھیجے گئے، ساتھ ہی سخت ہدایت بھی دی گئی کہ انہیں ایک ہفتے کے اندر ہر حال میں حل کیا جائے۔ باقی تحصیلوں کی بات کریں تو صدر تحصیل میں 35 میں سے 3، ملیح آباد میں 97 میں سے 8، بی کے ٹی میں 135 میں سے 31 اور موہن لال گنج میں 117 میں سے 18 معاملات کا موقع پر ہی نپٹارا ہوا۔ پورے ضلع میں ہفتہ کے روز کل 549 شکایات درج ہوئیں، جن میں سے 122 کا فوری طور پر ازالہ کردیا گیا۔ ان میں سب سے زیادہ شکایات محصولات سے متعلق رہیں۔